مناظرہ مالیگاؤں

مناظرہ مابین اہل سنت و جماعت و اہل دیابنہ

○ موضوع: کفریات دیوبند

○ مناظر اہل سنت: شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلی حضرت ابوالفتح صاحب قبلہ

○ مناظر اہل دیابنہ: مولوی مرتضی حسن دربھنگی

شمار نمبر	مشمولات	صفحہ نمبر
۱	فیض شہ دو عالم یعنی مناظرۂ مالیگاؤں، بمبئی	۱۸۹
۲	عجیب حقیقتوں کی رنگینیاں	۲۰۱
۳	سفید سچ	۲۰۱
۴	پیلا سچ	۲۰۲
۵	لال سچ	۲۰۲
۶	نیلا سچ	۲۰۳
۷	ہرا سچ	۲۰۴
۸	اُودا سچ	۲۰۵
۹	کالا سچ	۲۰۵
۱۰	چتکبرا سچ	۲۰۷
۱۱	فتح مبین	۲۱۲
۱۲	وہابیہ و دیوبندیہ کے مختصر عقائد و اباطیل	۲۱۳
۱۳	تقیہ بازی	۲۱۳
۱۴	امکانِ کذبِ باری (سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون)	۲۱۵
۱۵	اللہ عزوجل کو بھی غیب کا علم نہیں	۲۱۵
۱۶	زمان ومکان جہت باری سب از قبیل بدعاتِ حقیقیہ ہیں	۲۱۵
۱۷	ختم نبوت کا انکار	۲۱۶
۱۸	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مثل ونظیر ممکن الوجود ہے	۲۱۷

۱۹ انبیا علیہم السلام کو بڑا بھائی کہنا ۲۱۷
۲۰ اعمالِ انبیا علیہم السلام کو امت سے کم بتانا ۲۱۷
۲۱ علم اقدس کو بچوں، پاگلوں، چوپایوں کے علم سے تشبیہ دینا ۲۱۸
۲۲ رسولِ کریم کو دیوبند سے اردو بولنا آ گئی ۲۱۸
۲۳ ہر مخلوق اللہ عزوجل کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل ہے ۲۱۸
۲۴ انبیا علیہم السلام مر کر مٹی میں مل گئے ۲۱۸
۲۵ نماز میں حضور علیہ السلام کی طرف خیال جانا بدتر ہے ۲۱۹
۲۶ اپنے پیروں کی نسبت وہابیہ دیابنہ کی تعلیاں ۲۱۹ ۱۹۴
۲۷ پیر یا استاذ کو نبی یا رسول یا ان کا ثانی بتانا ۲۱۹
۲۸ تھانوی کا ایک مشہور واقعہ ۲۱۹
۲۹ ام المؤمنین سیدہ عائشہ حمیرہ کی شان میں گستاخی ۲۲۲
۳۰ تذکرۃ الرشید کا ایک غلط واقعہ ۲۲۳
۳۱ چار مصلے ۲۲۳
۳۲ دنیا میں کوئی مومن نہیں ۲۲۳
۳۳ نذر و نیاز اور انبیا کو اپنا شفیع سمجھنا ابو جہل کے برابر شرک ۲۲۳
۳۴ انبیا علیہم السلام کو بے حواس کہنا ۲۲۴
۳۵ امام حسین کی نیاز کا شربت حرام ۲۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کو سجود، نبی پر درود، وہ خدا ایسا خدا جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی ذات وصفات کا آئینہ بنایا، وہ نبی ایسا نبی جس نے اپنی صورت زیبا میں اپنے پیارے خدا کا جلوہ دکھایا، وہ خدا ایسا خدا جس نے اپنے کلام پاک میں: ”نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ“ کا وعدہ اپنے بندوں سے فرمایا، وہ نبی ایسا نبی جس نے اپنے غلاموں کو ”اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَوْلیٰ مَنْ لَا مَوْلیٰ لَہٗ“ کا مژدہ سنایا، وہ خدا ایسا خدا جس نے حق ۱۹۵ کی مدد فرمائی، وہ نبی ایسا نبی جس نے باطل کی جھوٹی شوکت مٹائی، وہ خدا ایسا خدا جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماتھے پر شفاعت کا جگمگاتا ہوا سہرا باندھ کر سر مبارک پر اپنی خلافت کا تاج رکھ کر ان کے جسم پاک میں محبوبیت کی خلعت پہنائی، وہ نبی ایسا نبی جس نے اپنے رب سے افضلیت ابوبکر صدیق کو، عدالت عمر فاروق کو، حیا عثمان غنی کو، شوکت وحشمت علی مرتضیٰ کو اور شہادت حسن وحسین کو دلوائی

جل جلالہٗ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم وآلہ واصحابہ وبارک وسلم .

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت، حامی سنیت، ماحی کفر وضلالت مولانا مولوی حافظ قاری شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم العالی کی مبارک ہستی سے گجرات، کاٹھیاواڑ اور صوبۂ ممبئی کے بہت کم سنی مسلمان ناواقف رہے ہوں گے۔ 8 آپ ہی کے حقانی نعروں سے گجرات، کاٹھیاواڑ کے مقامات گونج اٹھے ہیں۔ مالیگاؤں کے سنی بھائیوں کو مدت دراز سے حضرت شیر بیشۂ سنت کے مواعظ سننے کا اشتیاق بے قرار کر رہا تھا۔ بالآخر خدا ورسول کے فضل وکرم سے ہماری مراد برآئی اور حضرت شیر بیشۂ اہل سنت ہماری درخواست پر امروہہ سے مالیگاؤں میں تشریف لائے۔

مالیگاؤں کے اہل سنت اس شمع محمدی پر پروانوں کی طرح نثار ہونے لگے۔ آپ کے مواعظ کی لذت اور جلسوں کی کیفیت وہی سمجھ سکتا ہے جو وہاں موجود تھا ورنہ بیان کے لیے الفاظ نہیں ملتے۔ جلسوں میں چار چار ہزار پانچ پانچ ہزار سنی مسلمانوں کا مجمع ہوا کرتا تھا۔ درود شریف اور یارسول اللہ یا غوث یا علی المدد، اللہ اکبر کے نعروں سے گلی کوچے گونج گونج اٹھا کرتے تھے۔ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ برس کے بزرگوں کی زبانی یہی سننے میں آیا کہ ایسا جلیل القدر فاضل ہمارے سامنے اب تک مالیگاؤں میں نہیں آیا۔ مسلمان اپنے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل سن کر جھوم جھوم جاتے تھے۔ سنیوں کے ایمان تازے ہوتے تھے۔ جلسہ میں لوگوں کا مجمع ۱۹۶
روز افزوں بڑھتا چلا جاتا تھا۔ حضرت شیر بیشہٴ اہل سنت نے مذہب اہل سنت کی حقانیت اور بدمذہبوں، بے دینوں، بالخصوص وہابیوں، دیوبندیوں، نجدیوں، غیر مقلدوں کے ناپاک کفری عقیدوں پر اس دل کشی کے ساتھ روشنی ڈالی کہ تمام مالیگاؤں کے بچہ بچہ پر مذہب اہل سنت کی سچائی اور وہابیہ دیوبندیہ کے عقائد کی ناپاکی اور برائی ظاہر ہوگئی۔ اور مدتوں سے مالیگاؤں کے بھولے مسلمانوں کی مسلمانی اور سیدھے سادے سنیوں کی سنیت کو پھانسنے کے لیے وہابیت دیوبندیت کے جو جال بچھائے جارہے تھے، ان کے پرخچے اڑ گئے۔ وللہ الحمد.

باوجودے کہ حضرت شیر بیشہٴ اہل سنت نے امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی اور اشرفعلی تھانوی کے اقوال خبیثہ کا رد فرمایا تھا اور مالیگاؤں کے کسی شخص یا کسی مدرسہ کا نام بھی نہیں لیا تھا، لیکن مالیگاؤں کے وہ جلیل القدر فاضل جنھوں نے درسی کتابوں کے ستر، ستر ورق ایک، ایک دن میں پڑھے ہوں، جنھوں 9
نے کتابوں کو نہ صرف پڑھا ہو بلکہ پھانک لیا ہو، جن کو مولوی بنے ہوئے ایک سال کا عرصہ بھی نہ گزرا ہو، جن کے سروں پر فضیلت کی پگڑی، دیوبندی دھرم کے پرچارک شبیر احمد دیوبندی نے آکر لپیٹی ہو، ان کی نئی نویلی انوکھی اچھوتی کمسن نازک مولویت

کیوں کر اس کو برداشت کر سکتی تھی، مثل مشہور ہے کہ جہاں گڑھا ہوتا ہے پانی وہیں بھرتا
ہے۔ وہ وہابیت جو برسوں سے سنیت کے پردہ میں بیٹھی تھی، وہ دیوبندیت جو مدتوں
سے تقیہ کے گھونگھٹ میں چھپی تھی، روکے نہ رکی، سنبھالے نہ سنبھلی، تھامے نہ تھمی
، چھپائے نہ چھپی، فوراً پردہ اٹھا کر، گھونگھٹ اٹھا کر سامنے آ گئی۔ مالیگاؤں کے ایک
مدرسہ کے نیے مولویوں نے علی الاعلان اپنے جلسوں میں صاف کہنا شروع کر دیا کہ
”ہاں، ہاں ہم وہابی ہیں، ہم وہابی ہیں، کوئی ہمارا کیا کر سکتا ہے،۔ جسے ہزار دفعہ غرض
ہو وہ ہمارے مدرسہ میں اپنے بچوں کو پڑھنے کے لیے بھیجے۔“ الحمد للہ حق وہ جو سر پر
چڑھ کر بولے یہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی کرامت نہیں تو اور کیا ہے کہ مدتوں کے ۱۹۷
چھپے ہوئے وہابیوں سے قبلوا کر چھوڑا، والحمد للہ.

جب وہابیہ کی وہابیت کا پردہ فاش ہو گیا، تو اس کے چھپانے کی کوشش کرنی
چاہی۔ مبلغ وہابیہ ایڈیٹر ”انجم“ ملکی شیخ جی عبدالشکور کاکوروی، مرتضیٰ حسن دربھنگی، شبیر احمد
دیوبندی، محمد حسین راندیری کو، لکھنؤ، دیوبند، ڈابھیل، راندیر، تار بھیجے گئے کہ جلدی
ہماری مدد کو دوڑو! حشمت علی کے اعتراضات کا بوجھ ہماری پیٹھ پر سے اٹھاؤ! شیر بیشۂ
سنت کے حملوں سے ہماری جان بچاؤ! مگر افسوس! مالیگاؤں کے وہابیہ جن پیشواؤں پر
پھولے تھے، ان میں سے کوئی ان کی مشکل کشائی کے لیے نہ آیا۔ کسی نے جواب دیا
”میری اماں مر گئی ہیں“۔ کسی نے کہا ”میری خالہ بیمار ہیں“۔ کسی نے کہا ”میں خود بیمار
ہوں“۔ کسی نے کہا ”مجھے فرصت نہیں“۔ غرض شیر بیشۂ اہل سنت کے سامنے آنے کی
کسی میں تاب نہ ہوئی، والحمد للہ بالآخر جب اس طرح بھی مجبور ہوئے تو اپنے
دیوبندی پیشواؤں کی سنت پکڑ لی یعنی وہابی دھرم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 10
سے مدد مانگنی شرک ہے، لیکن ایک ہندو فوج دار سے مدد مانگنی فرض ہے۔ غرض فوج دار
صاحب کو بیسیوں درخواستیں دے دی گئیں کہ مولانا حشمت علی کے بیانات بند کر دیئے
جائیں ورنہ فساد ہو جائے گا۔ خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ فوجدار صاحب نے

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کو بلوایا۔ حضرت مولانا حشمت علی تشریف لے گئے۔ فوجدار
صاحب کو وہابیوں، دیوبندیوں کی کتابیں ”تقویت الایمان، حفظ الایمان، تحذیر الناس“
وغیرہ دکھائیں اور بتایا کہ دیوبندی وہابیوں نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
شان میں گندی گندی گستاخیاں کی ہیں۔ ہم یہ باتیں اپنے سنی بھائیوں کو بتاتے ہیں اور
اپنے سنیوں کو وہابی دھرم سے بچاتے ہیں۔ فوجدار صاحب نے وہ عبارتیں صفحہ وسطر کے
حوالوں کے ساتھ لکھ لیں۔ پھر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے آریوں کا پرچہ ”آریہ پتر“
جسے ایک آریہ ”دھوم سنگھ“ بریلی سے ہفتہ وار شائع کرتا ہے اس کا ۷؍اگست ۱۹۲۷ء کا
پرچہ دکھایا جس میں پنڈت پرمانند ساکن محلّہ گنج مرادآباد کا ایک ناپاک مضمون ہے جس ١٩٨
میں پرمانند نے اسماعیل دہلوی، اشرفعلی تھانوی وغیرہ کی کفری عبارتیں ”تقویت
الایمان، حفظ الایمان“ وغیرہ کے صفحہ وسطر کے حوالوں کے ساتھ نقل کی ہیں، اس نے
اپنے مضمون کی سرخی یہ لکھی ہے: ”مسلمان مولوی محمد صاحب کی خود توہین کرتے ہیں اور
غریب راج پال پر بیجا الزام لگاتے ہیں“۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے فوجدار سے فرمایا
کہ دیکھیے! ان دیوبندی مولویوں کی ناپاک عبارتوں کو سند بنا کر آریہ لوگ ہمارے آقا
پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اور اعتراض کیے جاتے ہیں، تو
جواب دیتے ہیں کہ جب تمھارے مولوی لوگ تمھارے پیغمبر کی توہین کرتے ہیں، تم ان
سے کچھ نہیں کہتے، ان پر مقدمہ نہیں چلاتے، ان کی کتابیں ضبط نہیں کراتے، اور آریہ
لوگ جو مسلمان نہیں، تمھارے پیغمبر کا کلمہ نہیں پڑھتے، جب وہ کچھ کہتے ہیں تو شور
مچاتے ہو، پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو پھر ہم سے کچھ کہنے کا حق ہوگا۔

11 حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے یہ بھی فرمایا کہ جس طرح آپ کے ہندو دھرم میں
آریہ لوگ ہیں، اسی طرح مسلمانوں کے اندر آریہ دیوبندی وہابی لوگ ہیں۔ فوجدار
صاحب نے حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کا بیان مفصل لکھا اور وہابیہ دیوبندیہ پر بہت
افسوس ظاہر کر کے کہا کہ آپ اچھی طرح ان آریوں کا جو مسلمان میں پیدا ہوگئے خوب

رد کریں اور اپنا وعظ کہیں۔ ہمیں معلوم ہوگیا کہ جو عرضیاں آپ کے لیے دی گئیں ہیں وہ سب غلط ہیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت کو وعظ کی اجازت مل گئی۔ غرض اکیس روز مالیگاؤں میں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت تشریف فرما رہے۔ اظہار حق کا فرض ادا کر دیا۔ حق کا حق باطل کا باطل، دودھ کا دودھ پانی کا پانی دکھا دیا۔ اس کے بعد حضرت شیر بیشۂ اہل سنت احمد آباد تشریف لے گئے۔ ۲۱/ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۶ھ بروز جمعہ مالیگاؤں سے رخصت ہوئے۔ اس روز موٹروں کے اڈے پر ہزارہا سنی مسلمانوں کا ہجوم تھا ہر طرف لوگ بِلک بِلک کر رو رہے تھے، اپنے مذہب کے عالم کو رخصت کر رہے تھے۔ اور آپ کو صحت وسلامت اور دوبارہ پھر مالیگاؤں میں تشریف لانے کی دعائیں دے رہے تھے۔

الغرض بحمدہٖ تعالیٰ مالیگاؤں میں حق کا بول بالا، اہل حق کا چہرہ اجالا، اہل باطل کا منہ کالا ہوا۔ اسلام کے سکے جمے، سنیت کے جھنڈے گڑے، اور حقانیت کے ڈنکے بجے، اور مالیگاؤں میں خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بندوں سنی مسلمانوں کو فتح مبین بخشی، اور وہابیہ دیوبندیہ پر شکست مہین بھیجی، وللّٰہ الحمد۔

آسمان کذب وافترا کے سات کوکب
یعنی
سات رنگ کے سات سچ

۴۰۰

آج ۱۳؍ جون ۱۹۲۸ء کا پرچۂ خلافت ممبئی ہماری نظر سے گذرا، جس میں مالیگاؤں کے ایک سچائی کے پتلے کی تحریر چھپی ہے، چوں کہ اس سے بیرونجات کے مسلمانوں کے غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے، اس لیے ہم مختصر الفاظ میں اس کی نقاب کشائی کرتے ہیں۔

13

(۱)...... نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں ”جناب مولانا حشمت علی صاحب بریلوی تشریف لائے ہیں“۔ میں کہتا ہوں یہ نامہ نگار صاحب کا **سفید سچ** ہے۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت لکھنوی ہیں بریلوی نہیں؟ ان کا مکان اور اعزہ واقربا سب لکھنؤ میں ہیں، مگر آستانہ بریلی شریف سے وہابیوں دیوبندیوں کی ایسی چاند ماری اور سرکوبی و دنداں شکنی کی گئی ہے کہ تمام وہابیہ دیوبندیہ بریلوی کا نام سن کر لرز جاتے ہیں، کانپ اٹھتے ہیں۔ دار العلوم اہل سنت وجماعت بریلی شریف کا ایک ایک ادنیٰ طالب علم بھی بحمدہ تعالیٰ وہابیت کا سرشکن اور بدمذہبی کا مٹانے والا ہے۔ اسی لیے نامہ نگار صاحب حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کو بھی بریلوی لکھ رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے نامہ نگار صاحب بھی بریلی شریف کے نام سے اس قدر خوف زدہ ہیں کہ جہاں کسی شیر بیشۂ اہل سنت کو دیکھا، سمجھے یہ بھی بریلوی ہوگا؟ تعجب نہیں کہ نامہ نگار صاحب خواب میں بھی رضوی کچھار کے شیروں کو دیکھ کر چونک پڑتے ہوں گے۔

(۲)...... نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں ”یہاں دیوبندی اور بریلوی دونوں عقیدہ کے لوگ بکثرت موجود ہیں“ یہ نامہ نگار صاحب کا **پیلا سچ** ہے۔ مالیگاؤں میں اگر تحقیق کی جائے، تو دیوبندی مذہب کے لوگ سو ڈیڑھ سو بھی مشکل سے نکلیں گے، باقی ۱۷ر ہزار کے قریب مسلمان سب بحمدہٖ تعالیٰ دیوبندیوں کے کفریہ عقیدوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اب تک بحمدہٖ تعالیٰ مالیگاؤں میں ۹۹ر فیصدی مسلمان انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نذر و فاتحہ کرنے، اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نیاز دلانے، یارسول اللہ یاغوث کہنے، پہلوان اکھاڑوں میں اترتے وقت یاعلی مشکل کشا پکارنے شب برات میں حلوہ، عید میں سویاں، محرم میں کھچڑا پکانے، عشرہ میں حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کا شربت پلانے کو جائز بلکہ ثواب جانتے ہیں۔ میلاد شریف پڑھتے اور سنتے ہیں، کھڑے ہو کر ادب سے صلاۃ و سلام عرض کرتے ہیں۔ اولیاے کرام کے عرسوں میں شریک ہوتے، ان کے مزاروں پر چادر چڑھاتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خدا کا دیا ہوا ساری دنیا کے ذرہ، ذرہ کا علم غیب مانتے ہیں۔ باجود اس کے نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں، یہاں دونوں کے لوگ بکثرت ہیں۔ یعنی گویا نامہ نگار صاحب کے نزدیک مالیگاؤں کے آدھے لوگ دیوبندی مذہب رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ مالیگاؤں کے لوگوں پر بہتان عظیم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

(۳)...... نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں ”آپ (یعنی حضرت شیر بیشۂ اہل سنت) نے فرمایا میں تو وہابیوں دیوبندیوں کا سر پھوڑنے آیا ہوں“ یہ نامہ نگار صاحب کا **لال سچ** ہے۔ واقعہ صرف اتنا ہے کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا تھا، میں حق کو باطل سے جدا کرنے، وہابی دیوبندی دھرم کی اصلی حقیقت جو سنیت کے پردہ میں، تقیے کے برقع میں چھپی ہے، اسے ظاہر کرنے، اور اپنے سنی بھائیوں کے ایمان کو گمراہی سے بچانے کے لیے آیا ہوں، اور کامیابی عطا فرمانا خدا اور رسول کے ہاتھ میں ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ان مبارک لفظوں کو نامہ نگار صاحب نے یوں بنا دیا کہ ”سر

پھوڑنے آیا ہوں‘‘ مقصد یہ ہے کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کو کسی طرح سنی عوام میں بدنام کیا جائے اس لیے یہ کاروائی کی گئی۔ ولا حول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم.

(۴)......نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں: (حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا) ’’اگر آپ کو اتفاق واتحاد کی ضرورت ہے تو خدا سے شکوہ کیجیے؟ اگر اس کو منظور ہوگا تو اتحاد کرادے گا‘‘ یہ نامہ نگار صاحب کا **نیلا سچ** ہے۔ جب منشی عبدالرزاق، ولی محمد اور ناطق صاحبان وغیرہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی خدمت میں آئے اور کہا کہ دیوبندی لوگوں سے آپ اتحاد واتفاق کرلیں کیوں کہ آپ بھی مسلمان اور وہ بھی مسلمان، وہ بھی عالم اور آپ بھی عالم ہیں، آخر اس جھگڑے سے کیا فائدہ ہے۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا کہ دیوبندیوں وہابیوں نے خدا اور رسول جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گندی گالیاں بکی ہیں، ناپاک گستاخیاں لکھی ہیں اور خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی اور بے ادبی کرنے والا ہرگز مسلمان نہیں، بلکہ کافر و مرتد ہے اور کافروں سے اتحاد ہرگز جائز نہیں، قطعاً حرام ہے۔ ہاں اگر یہ لوگ اپنے کفریات سے توبہ کرلیں تو ہم ضرور ان سے سچا اتحاد کرلیں گے، بلکہ ہم ان کو اپنا پیشوا ومقتدا بنانے کے لیے تیار ہیں اور ایسے علم کا کچھ اعتبار نہیں جو خدا اور رسول جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و بے ادبی سکھائے، ایسا علم تو ابلیس کو بھی تھا پھر مسلمان اس کے علم کی کیا قدر کرتے ہیں۔ اور مسلمان بھائیوں کو گمراہی سے بچانے کی کوشش کرنا جھگڑا نہیں، بلکہ دین کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ اس پر کوکب صاحب بولے کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے، مصلحت کو دیکھیے، اس وقت توبہ کا بہانہ نہ کیجیے جتنے کلمہ گو ہیں سب سے اتحاد کرلیجیے۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا کہ ہم قرآن عظیم کے احکام کو ماننے والے ہیں۔ قرآن پاک میں تمام بدمذہبوں سے ملنے، اتحاد کرنے کو حرام بتایا ہے، خواہ وہ کلمہ گو ہوں یا نہ ہوں، آپ سے اگر ہوسکتا ہے خدا سے عرض کیجیے کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے اس وقت تمام کلمہ پڑھنے والے بدمذہبوں بے دینوں سے اتحاد

ضروری ہے۔ لہٰذا اے خدا! تو مصلحت پر نظر فرما کر اس وقت قرآن کی ان آیات کو اٹھا لے جن میں بدمذہبوں سے اتحاد کو حرام فرمایا ہے اور ایسی جدید آیتیں نازل کر دے جن میں تمام کلمہ گو بدمذہبوں سے اتحاد کو ضرور قرار دیا گیا ہو اور جب یہ بات ناممکن ہے، تو بدمذہبوں کے ساتھ اتحاد کا جائز ہونا بھی ناممکن ہے۔ اس پر کوکب صاحب اور ان کے ہمراہی سب بالکل خاموش اور لاجواب ہو گئے۔ لیکن نامہ نگار صاحب نے کمال بہادری کے ساتھ لفظوں کو بدل کر واقعہ کو چھپا کر بہتان جڑ دیا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم.

۲۰۳ (۵)......نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں: ’’پہلے آپ (یعنی حضرت شیر بیشۂ اہل سنت)
وعظ میں اعلان فرمایا کرتے تھے کہ حضرات دیوبند میں سے کسی بڑے عالم کو بلاؤ تمام
خرچ میرے ذمہ ہوگا‘‘۔ یہ نامہ نگار صاحب کا **ہرا سچ** ہے۔ جب حضرت شیر بیشۂ اہل
سنت کے وعظوں پر دیوبندی مولویوں سے صبر نہ ہو سکا، تو مناظرہ کی جھوٹی خواہش ظاہر
کی۔ جب حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کو ان کی یہ خواہش معلوم ہوئی، تو محلہ نئے پورہ کے
وعظ میں فرمایا کہ بحمدہٖ تعالیٰ میں تو ان مولویوں کے بڑوں کا خصم ہوں اور ان کے بڑے
میرے آگے نہیں آتے۔ لیکن ممکن ہے کہ یہاں کے ان مولویوں کو یہ شکایت رہ جائے
کہ ان کم سن اچھوتی مولویت کو منہ نہ لگایا، اس لیے بعونہٖ تعالیٰ میں ان مولوی صاحبوں
کی ہوس کو پورا کرنے کے لیے تیار ہوں، لیکن ایسے مناظرے تو ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں
۔ ان سے کوئی اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا اس لیے اگر ایک فیصلہ کن مناظرہ ہو جائے تو بہت بہتر
ہوگا اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اہل سنت کے سب سے بڑے عالم دین جو اس وقت
16 ہیں ان کو بلایا جائے اور دیوبندیوں کی طرف سے ان سب کے بڑے پیشوا مولوی
اشرفعلی صاحب تھانوی تشریف لائیں۔ اہل سنت کا پیشوا باہم بیٹھ کر فیصلہ کر لیں اور
فیصلہ کو ہندوستان بھر کے تمام سنی اور سب وہابی تسلیم کر لیں، تاکہ ہمیشہ کے لیے سنی وہابی
کا جھگڑا امٹ جائے اور اگر مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب تشریف لے آئیں، تو ان کا

سارا خرچ میرے ذمہ ہوگا۔ مگر نامہ نگار صاحب نے تھانوی صاحب کا نام نکال کر کسی بڑے عالم کا لگا لیا، تا کہ در بھنگی صاحب کا شمول بھی ہو سکے اور نامہ نگار صاحب کو وہ جیتا، جاگتا، بہتان باندھنے کا موقع ملے، جو آگے آتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ۔

(۶)...... نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں: ''جب مولانا مرتضیٰ حسن صاحب (در بھنگی) کا خط آیا اور مولانا موصوف نے آمادگی ظاہر فرمائی''۔ یہ نامہ نگار صاحب کا **اُودا سچ** ہے۔ نہ در بھنگی صاحب کا کوئی خط حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کے نام آیا اور نہ ۲۰۴ در بھنگی صاحب نے مناظرہ پر آمادگی ظاہر فرمائی۔ بات صرف یہ ہے کہ کوکب و ناطق و ولی محمد صاحبان ایک خط کی نقل لائے تھے، جو مالیگاؤں کے ایک دیوبندی مولوی کے نام تھا، اس میں حبیب الرحمٰن دیوبندی نے یہ لکھا تھا کہ:

> ''مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کی والدہ مرگئی ہیں، اس لیے وہ مناظرہ کے لیے مالیگاؤں نہیں آسکتے۔ ہاں مولوی حشمت علی سے کہو وہ مولانا حامد رضا خاں صاحب کو بلائیں تو مرتضیٰ حسن در بھنگی ان سے مناظرہ کے لیے تیار ہیں۔''

سبحان اللہ! وہی مثل ہوئی کہ اکڑتے کیوں ہو! شیر سے لڑیں گے۔ کانپتے کیوں ہو! ڈر لگتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم.

(۷)...... نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں: ''تو آپ (یعنی حضرت شیر بیشۂ اہل سنت) فرماتے ہیں کہ مولوی اشرفعلی صاحب کا خط میرے نام آنا چاہیے تو میں قبول کروں گا'' 17 یہ نامہ نگار صاحب کا **کالا سچ** ہے۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے اس خط کے جواب میں فرمایا تھا کہ اول تو یہ خط میرے نام نہیں ہے۔ بلکہ یہاں کے ایک دیوبندی مذہب کے مولوی کے نام لکھا گیا ہے، مجھ سے اس کا جواب مانگنا بالکل بے قاعدہ ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ اس خط کی نقل مجھ کو دے کر مجھ سے جواب مانگتے ہیں اور خوف کی یہ

حالت کہ اصل تحریر بھی مجھے آپ لوگ دینا نہیں چاہتے، پھر جواب کس بات کا مانگتے ہیں؟ اور اصل جواب ہماری طرف سے یہ ہے کہ ہم تمام اہل سنت کے پیشوا و مقتدا اس وقت حضرت حجۃ السلام شیخ الانام مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی دام ظلہم القدسیہ ہیں۔ اگر انھیں کے تشریف لانے پر اصرار ہے؟ تو ہم اس پر بھی تیار ہیں۔ آپ تمام دیوبندیوں کے پیشوا اشرفعلی تھانوی کو بلائیے۔ ہم تمام اہل سنت کے پیشوا حضرت حجۃ السلام کو بلاتے ہیں۔ لیکن در بھنگی صاحب تو بحمدہٖ تعالیٰ ان کے ادنیٰ کفش بردار کے سامنے آنے سے ہمیشہ مجبور رہے اور اب بھی مجبور ہیں والدہ کی موت کو بہانہ بنا رہے ہیں۔ حضرت حجۃ السلام دام ظلہم القدسیہ کے سامنے آنے کے لیے ان کا کیا منہ ہے؟ پہلے مجھے تو اپنی صورت دکھائیں، اس کے بعد حضرت حجۃ السلام کا نام پاک لیں۔ اس پر کوکب صاحب بولے مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مولوی اشرفعلی صاحب کے وکیل ہیں۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا کہ در بھنگی صاحب تو در بھنگی صاحب ہیں۔ اگر تھانوی صاحب کسی بھنگی کو اپنا وکیل بنا دیں تو ہمارے آقائے نعمت حضرت حجۃ السلام دام ظلہم القدسیہ اس سے مناظرے کے لیے تیار ہیں۔ بسم اللہ آپ تھانوی صاحب کا ایک وکالت نامہ لائیں جس میں وہ صاف صاف لکھیں کہ در بھنگی صاحب ہمارے وکیل مطلق ہیں، ان کا قبول و عدول نکول، فرار، قرار، انکار، اقرار سب ہمارا قبول، عدول، عدول نکول، فرار، قرار، انکار، اقرار ہوگا، اس وکالت نامہ پر تھانوی صاحب کے مہر و دستخط ہوں جب اس طرح کی تحریر آجائے گی، ہم حضرت حجۃ السلام کو در بھنگی صاحب کے مقابلہ میں بلاتے ہیں۔ اب تو سب کے سب گھبرا گئے اور بولے کہ در بھنگی و تھانوی دونوں کی باتیں جانے دیجیے آپ یہاں کے مولویوں سے مناظرہ کے لیے تیار ہیں یا نہیں؟ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے فرمایا مجھے اس سے بھی انکار نہیں مگر سب سے پہلے مناظرہ کفر و اسلام پر ہوگا۔ پہلے یہ دیوبندی مولوی اپنے اور اپنے پیشواؤں کے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں یا اپنے کفریات سے توبہ کرلیں پھر ہم

اور وہ بھائی بھائی ہوکر آپس کے سارے اختلافات کو محبت کے ساتھ بیٹھ کر طے کرلیں
گے۔ دوسرے یہ کہ مناظرہ کی شکل یہ ہوگی کہ جو مجھے اعتراض ہوا سے مہذب الفاظ میں
لکھ کر اپنے دستخط و مہر کر کے مجمع میں کھڑے ہوکر سنا دوں اور پھر آپ کے مولوی
صاحبوں کے ہاتھوں میں دے دوں۔ مولوی صاحبان اس کا مہذب جواب لکھ کر دستخط
و مہر کر کے مجمع کو سنا کر مجھے دے دیں، اسی طرح ہوتا رہے۔ یہاں تک کہ حق کا مالک
حقِ واضح کو واضح تر فرمادے۔ اب تو بہت گھبرائے مگر انھیں میں کے بعض لوگوں نے یہ
کہا کہ یہ شرائط بالکل درست ہیں، ان کو منظور کرلیا جائے۔ مجبوراً اس وقت اقرار کر کے
اٹھے کہ آپ اسی قسم کے مضمون کی ایک تحریر لکھ دیں ہم اپنے مولویوں کی تحریر لاتے ہیں ۲۰۶
ان کی تحریر ہم آپ کو دے کر آپ کا خط لے جائیں گے۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے
منظور فرمالیا۔ سب صاحبان چلے گئے سنا گیا کہ جب اپنے مولویوں کے پاس پہنچے، تو وہ
لوگ ان صاحبوں پر بہت ناراض ہوئے کہ تم نے کیوں تحریری مناظرہ منظور کرلیا ہم ہر
گز تحریری مناظرہ نہیں کرسکتے، نہ ہم اس کی منظوری کے لیے تحریر لکھ سکتے ہیں۔ بالآخر وہ
صاحبان نہ اپنے مولوی صاحبان کی تحریر لائے، نہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کا مضمون
لے گئے۔ یہ ہوا مالیگاؤں کے مناظرہ کا انجام۔

والحمد للہ الملک المنعام، والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبی
وآلہ الکرام، وصحبہ العظام، وجمیع امتہ بالدوام.

(۸)...... انھیں ساتوں سچوں کا بچہ وہ **چتکبرا سچ** ہے کہ نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں:

19

> ”آپ بڑے شد و مد سے مناظرہ کا چیلنج دیا کرتے تھے، مگر جب مقامی علما خصوصاً مولوی یوسف اور مولوی عبد الحمید نے مناظرہ کا اعلان کیا، تو آپ کو سانپ سونگھ گیا اور باوجود بار بار کے اصرار اور مطالبہ کے طرح طرح کے حیلے

تراشتے ہیں''۔

معلوم ہوتا ہے نامہ نگار صاحب فلکِ دروغ گوئی کے کوکبِ منیر ہیں۔ سچ ہے ذرا مالیگاؤں کے مسلمانوں سے پوچھیے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کسے سانپ سونگھ گیا تھا؟ کس کی والدہ مرگئی تھیں؟ کس کی خالہ بیمار ہوگئی تھیں؟ کس کو فرصت نہیں تھی؟ کون فوجدار صاحب کے پاس عرضیاں لے کر گیا تھا؟ یا فوج دار المدد! اور یا پولیس الغیاث! کے وظیفے کس نے پڑھے تھے؟ اس قدر غصہ کیوں ہے؟ ذرا آئینہ میں صورت دیکھیے! گریبان میں منہ ڈالیے! شرم! شرم!! شرم!!! غیرت! غیرت!! غیرت!!! مگر سچ ہے وہابی دھرم میں خدا جھوٹ بول سکتا ہے تو جھوٹے خدا کے بندے کیوں کر سچ بولیں؟ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

(۹)...... نامہ نگار صاحب نے اپنے مضمون کی سرخی لکھی ہے ''مالیگاؤں میں نفاق و شقاق کی چنگاری'' اس سے نامہ نگار صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گویا حضرت شیر بیشۂ اہل سنت فساد انگیز تقریریں فرماتے ہیں اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتے ہیں حالاں کہ ہر انصاف والا جانتا ہے کہ آج سے ڈیڑھ سو برس پیش تر ہندوستان میں سب سنی مسلمان تھے اور سوائے رافضیوں کے سنیوں کے علاوہ کوئی دوسرا فرقہ نہیں تھا۔ سب لوگ یارسول اللہ، یا علی مشکل کشا اور یا غوث اعظم دستگیر کہتے تھے، میلاد شریف پڑھتے، پڑھواتے تھے، اور گیارھویں شریف، محرم شریف وغیرہ کی نذر و نیاز کرتے تھے، عرسوں میں جاتے تھے، چادریں چڑھاتے تھے، مزارات اولیا پر روشنی کرتے تھے، اللہ عزوجل کو سچا جانتے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خدا کا دیا ہوا علم غیب مانتے تھے، کوئی خدا و رسول جلّ جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی نہیں کرتا تھا، غرض تمام ہندوستان کے سنی مسلمانوں کا ایک عقیدہ ایک مذہب تھا آپس میں اتحاد و اتفاق تھا۔ پھر اسماعیل دہلوی پیدا ہوا، اس نے ''تقویت الایمان'' لکھی اس میں نذر و نیاز کرنے والوں، حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر ایمان رکھنے والوں، غرض تمام سنی مسلمانوں کو مشرک کافر کہا اور لکھا پھر نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی وغیرہ نے اس کا مذہب قبول کیا ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں مسلمانوں کو مشرک لکھا، اللہ ورسول جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخیاں کیں، یہ ناپاک کتابیں پھیلیں، لوگ گمراہ ہونے لگے اور آج انھیں ناپاک کتابوں کی بدولت ہر جگہ سنی وہابی کے جھگڑے ہیں، آریہ مسلمانوں پر ہنس رہے ہیں، جہاں دیوبندی دھرم کے مولویوں کے قدم پہنچ گئے وہاں گھر گھر میں جھگڑے پڑے ہوئے ہیں، بیٹا باپ کو مشرک کہتا ہے، باپ بیٹے کو وہابی سمجھتا ہے، بیوی شوہر کو بدعتی سمجھتی ہے، شوہر بیوی کو دیوبندیہ سمجھ کر اس سے نفرت کر رہا ہے، غرض ۲۰۸ ہندوستان میں جو کچھ فتنے فساد ہو رہے ہیں، وہ سب دیوبندیہ وغیر مقلدین وہابیہ کرا رہے ہیں۔ بڑے مزے کی بات ہے کہ دیوبندی دھرم کے مولوی خدا ورسول جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبیاں کریں، مسلمانوں کے ایمان برباد کریں، سنیوں میں فتنے برپا کریں، اور فسادی نہ ٹھہریں۔ اور اہل سنت کے علما جو اپنے سنی بھائیوں کے ایمان کی حفاظت کریں، انھیں گمراہی سے بچانے کی کوشش کریں، تو فسادی کہلائیں، ایمان کے چور اور دین کے ڈاکو، تو فسادی نہیں کہلاتے؟ لیکن دولت ایمان کو چوروں سے بچانے والے فسادی ہو جائیں کیا انصاف اسی کو کہتے ہیں کیا دیانت اسی کا نام ہے۔

(۱۰)...... آگے نامہ نگار صاحب کو غصہ آجاتا ہے تو گالیوں کوسنوں کے ساتھ منہ بھی چڑانے لگتے ہیں فرماتے ہیں ”مولانا حشمت علی صاحب کی حشمت فرعونی اور غرور نمرودی کی کشتی دریائے فنا میں غرق ہونا چاہتی ہے“ 21 حضرت شیر بیشۂ اہل سنت تو اپنے آپ کو آستانہ سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ کتا کہتے اور سمجھتے ہیں۔ فرعون ونمرود نے اللہ کے کلیم اور خلیل کی بے ادبی کی اور اپنے نتیجہ کو پہنچ گئے۔ آج کل کے فرعون اور نمرود نے خود حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کرتے

ہیں، انھیں اپنا بڑا بھائی بتایا، دیوبندی ملانوں سے انھیں اردو سکھائی، ان سے گنگوہی جی
کی روٹی پکوائی، اپنے نام پر ”اشرفعلی رسول اللّٰہ اور نبینا اشرفعلی“ کا کلمہ
و درود پڑھوایا، نماز میں ان کا خیال آنے کو بیل اور گدھے کے خیال سے بدتر بتایا، ان
گالیوں کا مزہ تو ان شاء اللہ محشر میں معلوم ہوگا، جب اس زمانے کے فرعون و نمرود اگلے
زمانے کے فرعون نمرود کے ساتھ ایک ہی رسی میں باندھے جائیں گے۔ لیکن ہم نامہ
نگار اور ان کے سارے دیوبندی مولویوں کو اچھی طرح خوب کھول کر یہ دکھائے دیتے
ہیں کہ ہاں ہاں اے وہابیو! دیوبندیو! تم فرعون، نمرود، شداد، ہامان وغیرہ وغیرہ سب
کچھ کہو، گالیاں جتنی چاہو ہم کو دو، دل کھول کر دو، مجمع میں دو، تنہائی میں دو، سامنے آ کر ۲۰۹
دو، پردہ کے اندر دو، اخباروں میں دو، اشتہاروں میں دو، ماں بہن کی دو، بہو بیٹی کی دو،
جتنی تمہارے گھر میں ہوں، جتنی تمھیں یاد ہوں، سب دو، وہ ختم ہو جائیں تو اپنے
مقتداؤں کے یہاں سے منگا کر دو یا درکھو تمہاری ان گالیوں اور ان جیسی ہزار گالیوں کا
ہمارے پاس کچھ جواب نہ ہوگا ہم بہت خوش ہیں کہ گالیاں جتنی دیر تم ہمیں دیتے
رہو گے اتنی دیر خدا ورسول جلّ جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے
سے تو باز رہو گے۔ پھر سن لو کہ ہم تمہاری گالیوں سے ڈرنے والے نہیں ان شاء اللہ
تعالیٰ ہم حق کہتے رہیں گے اور تمہاری گالیاں سنتے رہیں گے اور تمھیں حق کی طرف
دعوت کرتے رہیں گے۔ ؎

فَاِنَّ اَبِی وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِی
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وَقَاءٗ

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین آمین۔ 22

اب ناظرین کی ضیافت طبع کے لیے ہم ایک غزل سنا کر رخصت ہوتے ہیں۔

آخر میں نمونہ کے طور پر وہابیہ دیوبندیہ کے چوبیس ناپاک عقیدے دکھاتے ہیں اور فیصلہ اپنے مسلمان بھائیوں پر رکھتے ہیں۔ مسلمان بھائی دیکھیں اور خود فیصلہ فرمائیں کہ

جن لوگوں کے ایسے گندے عقیدے ہوں کیا وہ مسلمان کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ کیا اسلام معاذ اللہ خدا اور رسول جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہینیں، بے ادبیاں اور گستاخیاں سکھاتا ہے؟ میرے سنی بھائیو! دیکھو! اور غور کرو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں حق پر عمل کرنے کی توفیق بخشے، آمین! چوں کہ مالیگاؤں میں سنیوں کو جو فتح مبین ہوئی یہ حضور شاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ اور فیض ہے۔ اس لیے ہم اس مختصر رسالہ کا تاریخی نام ''فیض شہ دو عالم'' رکھتے ہیں۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

۲۱۰

فقیر قادری حاجی نصیر الدین غفرلہٗ
محلّہ اسلام پورہ، مالیگاؤں، ضلع ناسک
۲۸؍ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ بروز یک شنبہ۔

فتح مبین

خوب چمکا مصطفیٰ کا نور مالیگاؤں میں   کفر کی ظلمت ہوئی کافور مالیگاؤں میں
دیکھا شیر بیشۂ اہل سنت کا جلوہ جب یہاں   دیو کے بندے ہوئے مستور مالیگاؤں میں
اپنے آقا شاہ طیبہ کے فضائل سن کے سب   اہل سنت ہوگئے مسرور مالیگاؤں میں
قادری انوار چمکے جگمگایا حق کا چاند   کوچہ کوچہ ہوگیا معمور مالیگاؤں میں
نجدیت کے چہرہ سے گھونگھٹ تقیہ کا اٹھا   دیوبندی ہوگئے مشہور مالیگاؤں میں
تھی وہابیت جو سنیت کے پردہ میں چھپی   دیکھ لی سب نے یہ تھا منظور مالیگاؤں میں
بحث کرتے کفر کو اپنے اٹھاتے نجدیہ   تھا نہیں اس بات کا مقدور مالیگاؤں میں
تھانوی، دربھنگی و راندیری کو بھجوائے تار   سمجھے آجائیں گے یہ مغرور مالیگاؤں میں
تھانوی، دربھنگی و راندیری، کاکوروی   ایک بھی آیا نہیں مثبور مالیگاؤں میں
بن گئے مشرک پکار ا المدد یا فوج دار   بحث سے جب ہوگئے مجبور مالیگاؤں میں
مصطفیٰ پیار کے بندے نے کیا اظہار حق   دیو کے بندے ہوئے مفرور مالیگاؤں میں
عرضیاں چھپیں دیں کہ ہونے والا ہے فساد   وعظ ان کا کردو نامنظور مالیگاؤں میں
شیر سنت کو اجازت وعظ کی جب مل گئی   ہر وہابی ہوگیا رنجور مالیگاؤں میں
چھا گئی ہیبت وہابیہ پہ ساکت ہوگئے   ہر وہابی ہوگیا مقبور مالیگاؤں میں
شیر سنت کے مقابل کیسے گیدڑ آسکے   سارے نجدی ہوگئے مستور مالیگاؤں میں
پڑگئی ہل چل وہابیو قیامت آگئی   اہل سنت نے ہے پھونکا صور مالیگاؤں میں
تیغ حق کی ضرب کا زخم اب بھرے گا ہی نہیں   نجدیوں کو ہوگیا ناسور مالیگاؤں میں
جو خدا و مصطفیٰ کی کرتے ہیں گستاخیاں   ان سے ہر سنی رہے گا دور مالیگاؤں میں
فتح بخشی قادری سرکار نے بوالفتح کو   شیر سنت ہوگیا منصور مالیگاؤں میں
بول بالا حق کا باطل کا منہ کالا ہوا   ہر زباں پر ہے یہی مذکور مالیگاؤں میں
اے محبّ سنی کے ناصر جب ہیں پیر دستگر   کیوں نہ سنی ہوتے پھر منصور مالیگاؤں میں

وہابیہ دیوبندیہ کے مختصر عقائد واباطیل

حضرات اہل سنت و جماعت ہوشیار! عیار وہابیوں اور چالاک دیوبندیوں کے دام تزویر سے بچو اور اپنے دین و مذہب کو محفوظ رکھنے کے لیے یہ مختصر عقائدِ فاسدہ اور خیالاتِ باطلہ پیش نظر رکھو، جو تمہاری واقفیت کے لیے صحیح حوالوں کے ساتھ نقل کیے جاتے ہیں۔ دیوبندیوں، وہابیوں کی گمراہی پر عرب و عجم کے علماے کرام فتوے دے چکے ہیں، ان کے پیچھے نماز جائز نہیں، نہ ان پر مسلمانوں کے احکام نافذ ہوں گے۔ دیکھو! حسام الحرمین مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت بریلی

(۱)...... **تقیہ:** یعنی اپنے مذہب کو چھپانا اور سنیوں کو مغالطہ دینے کے لیے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرنا، یہ وہابیہ کے طرز عمل سے پائے ثبوت کو پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیے:

(۱)...... وہابیہ کی کتاب "التلبیسات لدفع التصدیقات" مطبوعہ عزیز المطابع میرٹھ جس کے صفحہ ۱۲/ میں اہل سنت کو دھوکہ دینے کے لیے یہ ظاہر کیا ہے کہ عبد الوہاب نجدی خارجی ہے باوجود یہ کہ وہابی اس کو اچھا سمجھتے ہیں۔ چنانچہ "فتاویٰ رشیدیہ" جلد اول صفحہ ۸/ "محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ہیں، ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے"۔ مسلمانو! خود انصاف کر لو کہ دیوبندی اور وہابی میں فرق ہے جب کہ مفتی صاحب نے خود یہ فیصلہ کیا ہے جو نہایت مشہور و معروف سرگروہ علماے دیوبند ہیں۔

(۲)...... ''التلبیسات'' کے صفحہ ۲۴ر میں مولود شریف کو جائز و مستحب ظاہر کیا ہے اور درحقیقت وہابی دیوبندی اس کے منکر ہیں ''فتاویٰ رشیدیہ'' جلد ا صفحہ ۵۰ر میں لکھا ہے'' **سوال** مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو جیسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے، آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟ اور شاہ صاحب واقعی مولود اور عرس کرتے تھے یا نہیں؟

الجواب: عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام وتداعی اس میں بھی موجود ہے۔ لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں'' اسی ''فتاویٰ رشیدیہ'' جلد دوم صفحہ ۱۴۵ر میں ہے۔ ۲۱۳

مسئلہ: محفل میلاد میں جس میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہو شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے۔ بہ سبب اور وجوہ کے''۔ اسی جلد کے صفحہ ۱۰۱ر میں ہے ''فقط انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے'' جلد ۳ر صفحہ ۱۴۳ر میں ہے ''کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔''

(۳)...... اسی ''التلبیسات'' کے صفحہ ۶۴ر میں قیامِ مولود شریف کا اقرار اور اس قیام کو جائز قرار دیا ہے، اور صفحہ ۶۲ر میں لکھا ہے کہ ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں، کیوں کہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا برسر غلطی بھی نہ سمجھا جائے گا'' یہاں یہ ظاہر کر کے سنی بنے اور پردہ اٹھا کر حقیقت حال دیکھیے تو قیامِ مولود شریف کے پورے دشمن ہیں ''براہین قاطعہ'' 26 مطبوعہ ساڈھورا صفحہ ۱۴۸ر میں لکھتے ہیں: ''الحاصل یہ قیام صورتِ اولیٰ میں بدعت منکر۔ اور دوسری صورت میں حرام و فسق۔ اور تیسری صورت میں کفر و شرک چوتھی صورت میں اتباع ہوا و کبیرہ ہوتا ہے۔ پس کسی وجہ سے مشروع و جائز نہیں'' آہ! بلفظہٖ

اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ ”خود یہ مجلس (میلاد شریف) ہمارے زمانہ کی بدعت ومنکر ہے اور شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں ہوسکتی“ آہ! بلفظہٖ اسی صفحہ میں روح اقدس کے تشریف لانے کی نسبت لکھا ہے کہ ”یہ عقیدہ محض اتباع ہوا وکید شیطان ہے“ آہ! بلفظہٖ اہل نظر غور فرمائیں کہ وہابیہ کے عقائد کیا ہیں اور مطلب کے موقع پر انھیں چھپا کر اپنے آپ کو کیسا خالص سنی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ چند مثالیں نمونہ کے طور پر پیش کی گئیں۔ اگر وہابیوں کی ایسی ایسی چالاکیاں جمع کی جائیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ بہر حال اہل انصاف کو ان کی تقیہ بازی کا حال معلوم کرنے کے لیے اس قدر کافی ہے۔

(۲)......**امکان کذب**: یعنی خداے تعالیٰ کے جھوٹ بول دینے کو ۴۱۴
(معاذ اللہ) جائز اور ممکن سمجھنا۔ عبارت ”امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں؟“ براہین قاطعہ مؤلفہٖ خلیل احمد انبیٹھوی صفحہ ۲۔ اور رشید احمد گنگوہی نے وقوعِ کذبِ باری کے قائل کو ضال اور فاسق و کافر کہنے سے منع کیا اور وقوع کذب کے معنیٰ درست ہونے کی تصریح کردی اس کا مہری فتوی اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہٗ الاقدس کے یہاں موجود ہے اور اس کے فوٹو اکثر علماے اہل سنت کے پاس ہیں۔

(۳)......**خداے تعالیٰ کو بھی وہابیہ کے نزدیک غیب کا علم نہیں**، البتہ چاہے تو دریافت کرسکتا ہے۔ عبارت: ”سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کرلیجیے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے، کسی ولی و نبی کو جن فرشتہ کو پیر و شہید کو و امام زادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی“ تقویۃ 27
الایمان صفحہ ۲۰ مطبوعہ افتخار دہلی۔

(۴)......**زمان ومکان وجہت** سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ اور اس کی رویت کا بلا جہت ومحاذات اثبات (جو مسلمانوں کے اعتقادات میں سے ہے) سب من قبیل

بدعات حقیقیہ ہیں، عبارت: ’’تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و ماہیت و ترکیب عقلی و مبحث عینیت و زیادت صفات و تاویل متشابہات و اثبات رویت بلا جہت و محاذات و اثباتِ جوہر فرد و ابطال ہیولہ و صورت و نفوس و عقول یا بالعکس و کلام در مسئلہ تقدیر و کلام و در قول بصدور عالم و امثال آں از مباحثِ فنِ کلام و الٰہیات و فلاسفہ ہمہ از قبیلِ بدعاتِ حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد‘‘ ایضاح الحق مصنفہ، مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی، مطبوعہ فاروقی صفحہ ۳۵ و ۳۶/ اس پر تو وہابیہ دیوبندیہ نے بھی نادانستگی میں مولوی محمد اسماعیل صاحب کی خوب تکفیر و تفسیق و تجہیل و تضلیل کی ہے۔ دیکھو دیوبندی مولویوں کا ایمان، مطبوع مطبع اہل سنت و جماعت بریلی۔

(۵)......**انکار خاتمیت بمعنیٰ آخریت**: یعنی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے خاتم الانبیا ہونے کا انکار کرنا اور آیہ کریمہ: ”وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ“ کے ایک نئے معنی اپنے دل سے تمام تفاسیر معتبرہ کے خلاف تراشنا۔ **عبارت**:

> ’’عوام کے خیال میں تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیا سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ”وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ“ فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے‘‘۔ الخ تحذیر الناس مطبع مجتبائی ۱۳۰۹ھ صفحہ ۳/ مصنفہ، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسۂ دیوبند۔ اسی مضمون کی دوسری عبارت: ’’بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے‘‘۔ تحذیر الناس صفحہ ۱۴۔ اسی مضمون کی تیسری عبارت: ’’بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی

پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے''۔ تحذیر الناس صفحہ ۲۸۔

(۶)...... **حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کا مثل و نظیر** ممکن جاننا: عبارت: ''پس قول بامکان وجود مثل اصلاً منجر بتکذیب نصی از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن است''۔ یک روزہ، مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ مطبع فاروقی صفحہ ۱۴۴۔

(۷)...... **انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو بڑا بھائی کہنا عبارت:** ''انسان آپس ۲۱۶
میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے، سو اس کے بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے'' ''تقویت الایمان'' صفحہ ۶۰/ دوسری عبارت: ''پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے''۔ براہین قاطعہ صفحہ ۳/ تیسری عبارت: ''اولیا، انبیا، امام، امام زادے، پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی''۔ (تقویت الایمان صفحہ ۶۰) مطبوعہ مطبع افتخار دہلی۔

(۸)...... **انبیا علیہم السلام کے عمل کو امت سے کم بتانا عبارت:** ''انبیا امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں''۔ (تحذیر الناس صفحہ ۸)۔

(۹)...... **حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے علم کو شیطان سے کم جاننا۔**

عبارت: ''شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعتِ علم 29
کی کون سی نصِ قطعی ہے، جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے'' (براہین قاطعہ صفحہ ۵) دوسری عبارت: ''اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ

جائے کہ زیادہ''۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۲)

(۱۰)...... **حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے علم کو** بچوں اور پاگلوں اور چوپایوں کے علم سے تشبیہ دینا (والعیاذ باللہ) عبارت: ''پھر یہ ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہیں یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔'' (حفظ الایمان مطبع مجتبائی مصنفہ اشرفعلی تھانوی صفحہ ۷و۸)۔

۲۱۷ (۱۱)...... **مدرسۂ دیوبند کے تعلق سے فخر عالم علیہ السلام کو اردو بولنا آ گیا۔** (معاذ اللہ) عبارت: ''ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کے زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں؟ فرمایا کہ جب سے علماے دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔'' (براہین قاطعہ صفحہ ۲۶)

(۱۲)...... ''**ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا** اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے''۔ بلفظہٖ (تقویت لایمان صفحہ ۱۴)۔ ہم تو بڑا مخلوق انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو جانتے ہیں۔ اگر وہابیہ بھی انھیں بڑا مخلوق کہتے ہیں جب تو یہ انبیا کی کھلی توہین ہے۔ اگر انھیں بڑا مخلوق نہیں کہتے تو کس کو بڑا مانتے ہیں۔ اس سے انبیا دوسرے سے چھوٹے ٹھہریں گے یہ بھی توہین ہے۔

30 (۱۳)...... ''تقویت الایمان'' میں حضور سید عالم علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت ان الفاظ میں افترا کیا ہے۔ عبارت: ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں'' (تقویت الایمان صفحہ ۶۰)

(۱۴)......نماز میں حضرت کی طرف خیال لے جانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے کئی درجہ بدتر ہے (معاذ اللہ) عبارت: ”وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو کہ جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درسورت گاؤ خر خود است“ (صراط مستقیم صفحہ ۹۵)

(۱۵)...... **اپنے پیروں کی نسبت وہابیہ کی تعلیاں**: مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی نے اپنے پیر کی نسبت لکھا ہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دست قدرت میں پکڑ کر امور قدسیہ سے بہت بلند اور نادر چیزیں ان کے سامنے پیش کیں اور فرمایا کہ تمھیں میں نے اتنا دیا ہے اور بہت کچھ دوں گا۔ دیکھو! ۲۱۸ صراط مستقیم، مطبع ضیائی صفحہ ۱۷۵ ار۔ مسلمانو! شفا شریف میں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم نشینی، اس تک صعود، اس سے باتیں کرنے کا مدعی ہو وہ کافر ہے ”وکذلک (ای یکفر) من ادعی مجالسة اللّٰہ تعالیٰ والعروج الیه ومکالمته“ اھ مخلصاً۔

(۱۶)......اپنے پیر یا استاذ کو نبی یا رسول یا ان کا ثانی بتانا اور اس کے غلام کو کسی رسول کا ثانی کہنا:

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہُبُل
شاید اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی
قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ رشید احمد گنگوہی مصنفہ محمود حسن دیوبندی صفحہ ۶/۱۱) 31

(۱۷)......اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنے خواب اور بے داری کا واقعہ ان لفظوں میں لکھا ہے:

”کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کلمۂ شریف ”لاالـٰہ اِلاالـلّٰـہ
مـحـمـد رسول اللّٰـه “ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا
ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے
پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں
دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے، لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرفعلی نکل جاتا ہے۔ حالاں کہ مجھ کو اس بات کا
علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔
دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند ۲۱۹
شخص حضور کے پاس تھے، لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا
بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک
چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں
بندہ خواب سے بیدار ہوگیا، لیکن بدستور بے حسی تھی اور اثر ناطاقتی بدستور تھا۔
لیکن حالت خواب اور بے داری میں حضور ہی کا خیال تھا، لیکن حالت بیداری
میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو
دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال
بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں، لیکن پھر بھی یہی
کہتا ہوں ”اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرفعلی
“ حالاں کہ اب بے دار ہوں خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان 32
اپنے قابو میں نہیں، اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا، تو دوسرے روز بیداری میں
رقت رہی اور خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ
باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں“۔ الجواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ

جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔“

۲۴؍شوال ۱۳۲۵ھ از رسالہ ”الامداد“

بابت صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۶

اہل اسلام اپنے قلوب سے فتویٰ لیں، کیا کسی کامل الایمان کی زبان سے سوتے جاگتے کسی حال میں کلمۂ شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نام پاک کی جگہ کسی دوسرے کا نام نکل سکتا ہے۔ یا ایسا وہم بھی ہو سکتا ہے چہ جائے کہ دوسرے کی محبت اس قدر غالب ہو کہ بار بار کی کوششوں پر بھی زبان سے حضور کا نام نہ ۲۲۰ نکلے اور اشرفعلی ہی کا نام خواب کیا بے داری میں ”نبیـــنا“ کہہ کر لیتا جائے اور اس روز ایسا ہی کچھ حال رہے اور حضور کا نام لینے سے مجبور ہو جائے۔ اگر خدا نہ کرے کسی کی ایسی حالت ہوئی تو یہ سخت قہر الٰہی اور شیطان کا زبردست تسلط تھا۔ اگر اسی حالت میں موت آجاتی تو دنیا سے بے ایمان جاتا، والعیاذ باللہ۔ یہ تو مرید کی حالت تھی مگر پیر اس سے زیادہ خراب حالت میں ہے۔ مرید نے تو اس کو غلطی بھی خیال کیا اور اس کے رفع کرنے کی کوشش بھی کی، لیکن وہ غلطی خوب جمی ہوئی اور قلب میں سرایت کی ہوئی تھی، اس لیے وہ مجبور رہا۔ پیر صاحب اس کو غلطی بھی نہیں قرار دیتے اور اس کے دفع وازالہ کی ہدایت بھی نہیں فرماتے بلکہ اس پر مرید کو پختہ اور مستقل کرنے لیے اس حالتِ بد کا حالتِ محمودہ ہونا اس طرح مرید کی خاطر گزیں کرتے ہیں کہ اس میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو یعنی (اشرفعلی) وہ متبع سنت ہے، اس سے اور دوسرے مریدوں کو جرأت دلائی جاتی ہے کہ اشرفعلی کے متبع سنت ہونے کی تسلی اس طرح ہوتی 33 ہے کہ کلمہ اور درود شریف میں اس کا نام لیا جائے اور اس کو نبی کہا جائے۔ اب کون مرید ہے جو پیر کے متبع سنت ہونے کی طرف سے تسلی حاصل کرنا نہیں چاہتا یہ تعلیم ہے کہ سارے مرید اس طرح کہا کریں اس لیے اس واقعہ اور جواب کو اپنے یہاں چھاپ کر مشتہر کیا تا کہ اور مرید اس راستہ پر آئیں۔

مسلمانو! آنکھیں کھولو! بے دار ہو! رہزنوں کو پہچانو! اپنے ایمان کو بچاؤ وہابیہ دیوبندیہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی توہین وتنقیص کے درپے ہیں۔ اور اپنے آپ رسول بنانا چاہتے ہیں۔ اب ان کی گمراہی اور بے دینی میں کیا کسر رہ گئی، صرف اتنا اور باقی ہے کہ کلمہ شریف میں اللہ کے نام پاک کی جگہ خواب و بے داری میں اشرفعلی کا نام لیا جائے اور جواب میں کہہ دے کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جس طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ فنا فی اللہ ہے۔ **ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

(۱۸)......**سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جناب میں گستاخی اور اہل بیت نبوت ورسالت کی سخت شنیع توہین: عبارت: ''ایک ۲۲۱
ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرفعلی تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انھوں نے مجھ سے کہا۔ میرا (اشرفعلی) کا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا (کہ کم سن عورت اس کے ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے''۔ منقول از رسالہ ''الامداد'' صفر ۳۵ھ۔

مسلمانو! ہزار افسوس! بے شمار افسوس!! اس چودھویں صدی کے حکیم امت کو حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاس ادب اور عظمت واحترام بھی نہ رہا بے غیرت سے بے غیرت آدمی بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھ کر یہ تعبیر کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا کہ اس کی ایسی ہی سن وسال کہ مرغوبہ سے شادی ہوجائے گی۔ ماں کے آنے کو جورو ملنے سے کوئی جاہل بھی تعبیر نہ کرے گا۔ مولوی اشرفعلی کی غیرت وحمیت 34
اس درجہ پر پہنچ گئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غبار پائے ناقۂ پاک پر ہماری ماؤں کی جانیں قربان اللہ شرم دے ایمان دے۔

(۱۹)......''تذکرۃ الرشید'' مصدقہ خلیل احمد انبیٹھوی میں حاجی امداد اللہ صاحب

کے سر ایک خواب تھوپا ہے جس سے وہابیہ کی باطنی حالت نظر آتی ہے۔ عبارت: ''ایک دن اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علما ہیں (یہی دیوبندی) اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔'' تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ ۴۶۔

مسلمانو! دیکھا یہ ہے وہابیہ کے قلوب میں حضور سرور عالم علیہ الصلاۃ والسلام کی
عظمت، پیر کو بڑھانے اور اپنے کو واجب التعظیم ثابت کرنے کے لیے کیا کیا خواب ۲۲۲
تراشے جاتے ہیں۔

(۲۰)...... ''چار مصلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کیے ہیں، لاریب یہ امر زبون ہے''۔ آہ بلفظہٖ (''سبیل الرشاد'' رشید احمد گنگوہی)۔

(۲۱)...... وہابیہ کے نزدیک دنیا میں کوئی مومن باقی نہ رہا سب بے ایمان اور کافر ہیں۔ عبارت: ''پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لے گی جس کے دل میں رائی کے دانہ بھر ایمان ہوگا سو رہ جائیں گے، وہی لوگ جن میں کچھ بھلائی نہیں۔ سو پھر جاوئیں گے باپ دادوں کے دین پر (اسی بیان میں چند سطر بعد لکھتے ہیں) سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا''۔ (''تقویت الایمان صفحہ ۴۴'')

(۲۲)...... ''تمام نذر و نیاز اور منتیں کرنے والے اور انبیا اولیا کو اپنا شفیع سمجھنے
والے وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک ابوجہل کے برابر مشرک ہیں۔ عبارت: ''پکارنا اور 35
منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا (بت پرستوں
کا) کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی
سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے''۔ آہ بلفظہٖ ''تقویت الایمان'' صفحہ ۸۔

(۲۳)......وہابیہ کا انبیا علیہم الصلاۃ السلام کو بے حواس کہنا اور یہ کہنا کہ بے حواسی کی وجہ سے احکام الٰہی تو ان کی سمجھ میں نہیں آتے اور خوف و دہشت کی وجہ سے دریافت نہیں کر سکتے، آپس میں کمیٹی کر کے "اٰمنّا صدقنا" کر لیتے ہیں تو قرآن پاک آپس کی باتیں رہیں۔ کلام الٰہی ہونے کا تو انکار ہو گیا، یہ ہے وہابیہ کا ایمان عبارت: "اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم دیتا ہے یہ سب رعب میں آ کر بے حواس ہو جاتے ہیں اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اس بات کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں سوائے "اٰمنّا و صدّقنا" کے کچھ نہیں کہہ سکتے"۔ تقویت الایمان صفحہ ۳۰۔ ۲۲۳

(۲۴)......امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کا شربت حرام ہے اور ہولی دیوالی کی پوری کچوری جائز عبارت: "محرم میں ذکر شہادت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کرنا، اگرچہ براویات صحیحہ ہو۔ یا سبیل لگانا، دودھ پلانا، شربت پلانا، یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا، سب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہے"۔ ("فتاویٰ رشیدیہ" حصہ سوم سطر ۱۴۵) "ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاذ و حاکم نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟۔ الجواب درست ہے"۔ ("فتاویٰ رشیدیہ" حصہ دوم صفحہ ۱۱۹)

نمونہ کے طور پر وہابیہ کی یہ چند خرافات لکھی گئی ہیں، تاکہ مسلمان ان سے پرہیز کریں اور اپنے دین و مذہب کو محفوظ رکھیں۔ اگر کوئی وہابی دیوبندی ان چوبیس عقیدوں کو رکھتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کر دے تو چوبیس سو روپے انعام۔

باسمہ تعالیٰ

حضور شیر بیشۂ اہل سنت کی مالیگاؤں، بمبئی میں مناظرہ سے قبل و بعد سلسلہ وار عظیم الشان واعظوں کا مختصر حسین مرقع اور علمائے اہل سنت پر الزام و بہتان اور ان پر اعتراضات کا دندان شکن جواب جس کو مولوی طیب حسین داناپوری نے اپنی انتھک جدوجہد سے جمع فرمایا۔ لہٰذا مالیگاؤں کے مناظرہ کے آخر میں اس کو ضم کیا جانا میں مناسب سمجھتا ہوں تاکہ قاری کو مالیگاؤں میں حضور شیر بیشۂ اہل سنت کے مناظرہ سے قبل و بعد تمام حالات کا صحیح طور پر اندازہ ہو جائے۔

ابوالفضل محمد شایان رضا زیدی
فاضلِ جامعہ اشرفیہ
مبارک پور، اعظم گڑھ

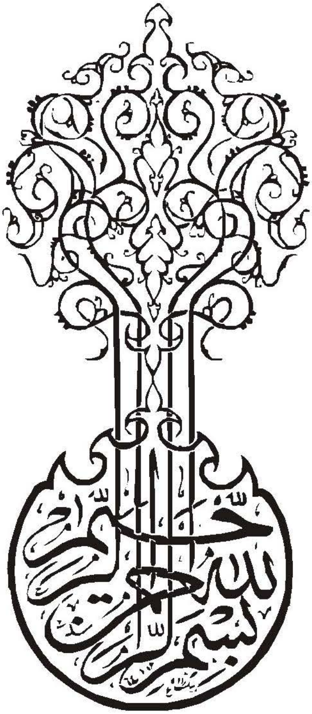
بسم الله الرحمن الرحيم

مسمی بنام تاریخی

العضوب السنیۃ
علی
الاحزاب الدیوبندیہ

مرتب
مولوی عبدالحمید سورتی

شمار نمبر	مشمولات	صفحہ نمبر
۱	العضوب السنیه علیٰ الاحزاب الدیوبندیه	۲۲۹
۲	مولوی مرتضی حسن در بھنگی کا سکوت عجز و گریز	۲۳۷
۳	شرک کے سوا آدمی جس قدر گناہ کرے	۲۴۰
۴	منکرانِ ضروریاتِ دین کی تکفیر فرض اسلامی قطعی یقینی ہے	۲۴۱
۵	کفار و دشمنانِ دین سے دوستی	۲۴۲
۶	بے دینوں سے نفرت اسلامی شرعی حکم	۲۴۴
۷	علم غیب رسول اور حاضر و ناظر	۲۴۸
۸	علم غیب رسول پر امام احمد رضا خاں کا قول	۲۴۸
۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا	۲۵۰
۱۰	انکار علم غیب رسول پر خدائے قہار کا فتوی کفر	۲۵۴
۱۱	وہابیوں اور دیوبندیوں کی کفر کی گن مشین	۲۵۵
۱۲	حضور شیر بیشۂ اہل سنت کی شان میں وہابیوں کی دشنام طرازیاں	۲۵۹
۱۳	عقل اور دیوبندیت میں تباین کلی ہے	۲۶۶
۱۴	کتاب النکاح میں دیابنہ کی فحش غلطی	۲۶۷
۱۵	وہابیت، دیوبندیت اور مسئلۂ تفریق بین الزوجین	۲۶۸
۱۶	گنگوہی کا نسبِ حقیقی	۲۷۰
۱۷	قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں	۲۷۱
۱۸	مرثیہ رشید احمد گنگوہی کے اشعار پر قاہر محاسبہ	۲۷۴
۱۹	حدیث شریف لاتتخذو اقبری عیداً	۲۷۷
۲۰	مسلمانی اور لطیفہ	۲۸۱
۲۱	حضور تاج العلما قدس سرہ کی شان میں وہابیوں کی دشنام طرازیاں	۲۸۶
۲۲	بریلی شریف سے در بھنگی جی کا فرار	۲۸۸

۲۳ پوکھریرا ضلع مظفر پور میں در بھنگی جی کا مناظرہ سے فرار ۲۸۸
۲۴ پٹنہ، بہار میں در بھنگی جی کا مناظرہ سے فرار ۲۸۸
۲۵ ابوہر منڈی ضلع فروز پور میں در بھنگی جی کا مناظرہ سے فرار ۲۸۹
۲۶ مولانا مشتاق احمد صاحب پر در بھنگی جی کا افترا ۲۹۱
۲۷ مولوی واحد العین صاحب کا پہلا سوال ۲۹۸
۲۸ مولوی واحد العین صاحب کا دوسرا سوال ۳۰۱
۲۹ مولوی واحد العین صاحب کا تیسرا سوال ۳۰۳
۳۰ مولوی واحد العین صاحب کا چوتھا سوال ۳۰۴
۳۱ پانچواں سوال لفظ تاویل کی تفصیل ۳۰۵
۳۲ چھٹا سوال، لفظ اہل سنت و جماعت کی تفصیل ۳۰۶
۳۳ ساتواں سوال، مولوی واحد العین کا اعتراض اور اس کا جواب ۳۰۷
۳۴ مولوی واحد العین صاحب کا آٹھواں سوال ۳۱۱
۳۵ مولوی مرتضی حسن در بھنگی جی پر چوالیس سوالات قاہرہ ۳۱۶
۳۶ سوال اول ۳۱۶
۳۷ سوال دوم ۳۱۶
۳۸ سوال سوم ۳۱۶
۳۹ سوال چہارم ۳۱۶
۴۰ سوال پنجم ۳۱۷
۴۱ سوال ششم ۳۱۷
۴۲ سوال ہفتم ۳۱۷
۴۳ سوال ہشتم ۳۱۷
۴۴ سوال نہم ۳۱۷
۴۵ سوال دہم ۳۱۷

۴۶ سوال یازدہم ۳۱۸
۴۷ سوال دوازدہم ۳۱۸
۴۸ سوال سیزدہم ۳۱۸
۴۹ سوال چہاردہم ۳۱۸
۵۰ سوال پانزدہم ۳۱۹
۵۱ سوال شانزدہم ۳۱۹
۵۲ سوال ہفت دہم ۳۱۹
۵۳ سوال ہشت دہم ۳۱۹
۵۴ سوال نوزدہم ۳۲۰
۵۵ سوال بستم ۳۲۰
۵۶ سوال بستم و یکم ۳۲۰
۵۷ سوال بستم و دوم ۳۲۱
۵۸ سوال بستم و سوم ۳۲۱
۵۹ سوال بستم و چہارم ۳۲۱
۶۰ سوال بستم و پنجم ۳۲۱
۶۱ سوال بستم و ششم ۳۲۱
۶۲ سوال بستم و ہفتم ۳۲۲
۶۳ سوال بستم و ہشتم ۳۲۲
۶۴ سوال بستم و نہم ۳۲۲
۶۵ سوال سیم ۳۲۲
۶۶ سوال سی و یکم ۳۲۳
۶۷ سوال سی و دوم ۳۲۴
۶۸ سوال سی و سوم ۳۲۴

۶۹ سوال سی وچہارم ۳۲۵
۷۰ سوال سی وپنجم ۳۲۵
۷۱ سوال سی وششم ۳۲۶
۷۲ سوال سی وہفتم ۳۲۷
۷۳ سوال سی وہشتم ۳۲۷
۷۴ سوال سی ونہم ۳۲۸
۷۵ سوال چہلم ۳۲۹
۷۶ سوال چہل ویکم ۳۳۲
۷۷ سوال چہل ودوم ۳۳۳ ۲۳۲
۷۸ سوال چہل وسوم ۳۳۵
۷۹ سوال چہل وچہارم ۳۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہمیں اسلام وسنیت کی نعمتوں سے سرفراز کیا اور چمک تے ہوئے درودوں کا جگمگا تا سہرا اس کے حبیب کی جبیں مقدس پر سزاوار جس نے ہمیں اپنے دامنِ رحمت میں لیا بعبادی الذین اسرفوا فرما کر اپنے در کی ملازمی وبندگی کا نورانی طوق ہمارے گلوں میں ڈالا اور ہم پر کرم ورحمت فرما کر ہمیں چاہِ ضلالت ووہابیت ودیوبندیت سے نکالا سنی بنایا اسلام عطا فرمایا۔ ۲۳۴

فالحمد للہ خالق البرایا والصلوۃ والسلام علی حبیبہ مانح العطایا دافع البلایا وعلی الہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ آمین.

مسلمان بھائیو پیارے سنی عزیزو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا جب کسی قوم کا دین لیتا ہے
عقل وحیا پہلے چھین لیتا ہے

اس وقت مالیگاؤں کی ایک ملعون گندی دیوبندی تحریر ہمارے پیش نظر ہے جو
ہمارے اس دعوی کا کھلا ثبوت ہے۔ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ میں مالیگاؤں ضلع ناسک کے چند 7
مخلص سنیوں نے حضرت ناصر الاسلام شیر بیشۂ سنت مولانا مولوی حافظ قاری مناظر
مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی مدظلہم العالی کو مالیگاؤں
تشریف لانے اور حق وحقانیت کا پیغام سنانے کی دعوت دی اور حضرت شیر بیشۂ سنت

نے ان کی دعوت قبول فرما کر مالیگاؤں میں تشریف فرما ہوئے حضرت شیر بیشۂ سنت نے مالیگاؤں کی وہابیت ودیوبندیت کے قلعوں میں جس طرح زلزلے ڈال دیئے اور مذہب اہل سنت کو دیوبندی دھرم پر جیسی عظیم وجلیل فتح مبین ہوئی اس کی مختصر تفصیل رسالۂ مبارکہ فیض شہ دو عالم میں ملاحظہ ہو اس رسالہ میں دیوبندیوں کا حضرت شیر بیشۂ سنت کے مقابلہ سے عاجز رہنا ان کی دیوبندیت ووہابیت کے ردے کمدر رسے نقابِ تقیہ اٹھ جانا ان کا کفر وارتداد آفتاب سے زائد روشن طور پر ثابت ہو جانا، یا پولیس المدد، یا فوجدار الغیاث کا شرک اوڑھنا اس میں بھی ناکامی اٹھانا وغیرہ واقعات درج ہیں اور اخیر میں دیوبندی دھرم کے چوبیس گندے ملعون کفری عقیدے لکھ کر اعلان کر دیا گیا ہے کہ اگر ممکن ہو تو تمام دیوبندی ملکر ان ناپاک عقیدوں کے ماننے والے کو مسلمان ثابت کریں اور چوبیس سو روپیہ انعام لیں مالیگاؤں کے دیوبندیہ اس کے جواب سے عاجز رہے اور کامل نو مہینے اوندھے پڑے۔ سسکیاں لیتے رہے نو مہینے کے بعد دیوبندیت ملعونہ کے شکم سے یہ گندا ملعون نتیجہ ''احوال واقعی'' کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس میں بھی اپنے وہ چوبیس کفریات جو رسالۂ ''فیض شہ دو عالم'' میں کھول کر دکھائے گئے تھے پورے کے پورے ہضم کر گئے ان میں سے کسی ایک کا نہ جواب دیا نہ اِن شاء اللہ تعالیٰ آئندہ دے سکتے ہیں۔ اور صرف مالیگاؤں کے دیوبندیوں ہی پر موقوف نہیں بلکہ بحول اللہ وقوتہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان بھر کے تمام دیوبندیہ سب کے سب تلے اوپر جمع ہو کر بھی ان میں سے کسی ایک کو نہیں ہلا سکتے اپنے کفر کو اسلام نہیں بنا سکتے۔

''لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یأتوا بثبوت اسلام الدیوبندیة لایأتون بثبوته ولو کان بعضهم لبعض ظهیراً.
والحمد لله حمداً کثیراً''

شیر بیشۂ اہل سنت کے مقابل مرتضی حسن در بھنگی کا سکوت عجز وگریز مبہوت

مسلمانو! اصل واقعہ یہ ہے کہ ۲۱؍فروری ۱۹۲۹ء کے ''الفقیہ'' میں برادر عزیز محمد حنیف قادری برکاتی نوری سلمہ کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں در بھنگی جی کا مالیگاؤں آنا اور حضرت شیر بیشۂ سنت کے مقابلہ سے عاجز رہنا اپنے کفریات کو اٹھانے کی ہمت نہ رکھنا وغیرہ واقعات درج تھے اور اخیر میں پھر چیلنج تھا کہ جو بنی صورت آپ در بھنگی جی نے خود پیش کی اسی کو ہم قبول کرتے ہیں تم تھانوی جی کا وکالت نامہ اپنے نام ۲۳۶ حاصل کر کے شائع کرادو جس میں تھانوی جی صاف لکھیں کہ مرتضٰی حسن در بھنگی میرے وکیل مطلق ہیں ان کی ہار جیت میری ہار جیت ہوگی وہ اگر مناظرہ میں عاجز رہیں گے تو اپنے کفر سے توبہ کر کے میں مسلمان بن جاؤں گا اور حضرت شیر بیشۂ سنت اپنے نام حضور پُر نور حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا مولوی مفتی حاجی شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی علیہم الرحمۃ والرضوان کا وکالت نامہ حاصل کر کے شائع فرمادیں اور پھر مالیگاؤں ہی میں یا فریقین کی رضامندی سے کسی اور مقام پر مناظرہ ہوجائے آپ ہی کی اس پیش کی ہوئی صورت کو ہم قبول کرتے ہیں امید کہ ہمارے قبول کر لینے کے بعد اس سے اعراض وانکار نہ کریں گے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اس مضمون کے آپ کو پہنچنے سے ایک مہینے بعد تک آپ کو مہلت ہے اس مدت میں آپ منظوری تحریر فرما کر روانہ فرمائیں تا کہ پھر وکالت نامہ حاصل کر کے شائع کیا جائے اور مناظرہ کا انتظام ہو 9 ''الفقیہ'' کا یہ پرچہ در بھنگی جی پر بذریعۂ رجسٹری جوابی نازل ہوا وصولیابی کی رسید آگئی در بھنگی جی کو تیسرا مہینہ ہے کہ ''صم بکم عمی فھم لا یرجعون'' بنے ہوئے صوم سکوت رکھ کر زاویۂ خاموشی میں معتکف ہیں۔ ہر عاقل پر در بھنگی جی کا نہایت بدترین وشرمناک فرار آفتاب سے زائد روشن طور پر ثابت ہوگیا اور ہر ادنٰی عقل والا جان لیا کہ

اب دربھنگی جی کسی عالم کے منہ لگانے کے قابل نہ رہے دربھنگی جی نے پیش خویش یہ منصوبے باندھے ہوں گے کہ ان کی انتہا کی فحاشی حد بھر کی دریدہ ذہنی و بے تہذیبی کے سبب جس میں وہ یکتائے زمانہ ہیں کوئی ان کو منہ نہ لگائے گا، لہٰذا حضرت شیر بیشۂ سنت کو چیلنج مناظرہ دلوادو بعد میں ایک نامعقول شرط بھی لگا دو کہ تم حضرت حجۃ الاسلام دامت علیہ الرحمہ کا وکالت نامہ اپنے نام حاصل کرواور جس کو تم کہو ہم اپنے نام اس کا وکالت نامہ حاصل کریں۔ ظاہر ہے کہ یہ شرط دربھنگی جی کے مناظرہ کے لیے نومن تیل کے قائم مقام تھی کہ نہ یہ شرط حضرت شیر بیشۂ سنت قبول فرمائیں گے نہ دربھنگی جی میدان مناظرہ میں آئیں گے اور جاہلوں میں اچھلنے کودنے کا موقع مل جائے گا کہ ہم نے تو چیلنج مناظرہ دلوایا مگر مناظرہ سنیوں نے ہمارے ساتھ کیا ہی نہیں مگر انہیں خبر نہ تھی کہ حضرت شیر بیشۂ سنت دھر تک پہنچائیں گے ”دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید“ پر عمل فرمائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور دربھنگی جی کے ذہن شریف پر پھر وہی مہر خاموشی لگ گئی۔ دربھنگی جی کے اس ناپاک شرمناک فرار و عجز کو تصور کر کے ہندوستان بھر کے دیوبندیہ بالخصوص مالیگاؤں کے دیوبندیوں کے گھروں میں ماتم ہوتا ہوگا۔

”کذالک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون“

مالیگاؤں کے دیوبندیوں نے اپنے دھرم گرو دربھنگی جی کے اس فرار پر پردہ ڈالنے کے لیے یہ ناپاک رسالہ لکھا ہے۔ صبیان و اطفال مجاہیل و جہال سے مخاطبہ نہ اپنا کام نہ اس سے کچھ فائدہ مع ہذا مالیگاؤں کی ان نازنین طبیعتوں بھولی صورتوں شرمیلی مورتوں کو چھیڑنا بھی اشہبِ خامہ کی مروت و مردانگی کے خلاف ہے جن کے کلیجے مناظرہ کا نام سنتے ہی بانسوں اچھلتے ہوں جنھوں نے کتب درسیہ نہ صرف پڑھی ہوں بلکہ پھانک لی ہوں، لہٰذا ہم اس رسالۂ ملعونہ کی افتراپردازیوں دروغ بافیوں بہتان طرازیوں کفر نوازیوں کے رد کرنے میں بھی دربھنگی جی ہی کو اپنا مخاطب بنانا مناسب

سمجھتے ہیں کہ وہ نرم وگرم دیدہ خشک وتر چشیدہ ہیں فاقول وباللہ التوفیق:

(۱)......دُم چھلا صفحہ ۳ پر لکھتا ہے:

> ”مذہبی خدمت اس کا نام نہیں ہے کہ نماز بے سود روزے بیکار، حج زکوۃ فضول (نعوذ باللہ) ہاں اگر چند علماے دیوبند کو کافر کہہ دیا تو بس پکے مسلمان سچے حنفی“۔

دربھنگی جی! آپ کے دُم چھلے کو شرم نہ آئی کہ جن لوگوں نے حضرت شیر بیشۂ سنت
کے بیانات سنے ہیں جب وہ اس گندی تحریر کو دیکھیں گے تو اس کی بے حیائی پر کتنے ہزار ۲۳۸
بار تھوکیں گے مگر جن لوگوں کو لعنت الٰہی کا خوف نہیں وہ چند مسلمانوں سے تھکوا لینے میں کیا
باک رکھیں گے سچ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کہ ”اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ
فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ“ یعنی ؎

بے حیا باش و ہر چہ خواہی کُن

حضرت شیر بیشۂ سنت اپنے ہر بیان میں سنی بھائیوں کو نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ
احکام اسلام کی نصیحت وتاکید فرماتے ہیں اور یقیناً اس دُم چھلے کا ضمیر بھی اس عبارت کو
لکھتے وقت اس پر لعنت کرتا ہوگا وہ کون مسلمان ہوگا جو نماز کو معاذ اللہ بے سود اور روزہ کو
بیکار وحج وزکوۃ کو فضول کہہ دے۔ ہاں ہم اہل سنت کا ایمان ہے کہ جو شخص نماز روزہ حج
زکوۃ کو معاذ اللہ بے سود بیکار فضول کہے وہ کافر مرتد ملعون ابد ہے اور اس پر بھی ہمارا
ایمان ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم یا ان کے رب اکرم جل 11
جلالہ الاعظم کی ذرہ برابر توہین وتنقیص کرے یا اس توہین وتنقیص کرنے والے کو اس کی
اس توہین وتنقیص پر مطلع ہونے کے بعد مسلمان جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک
کرے وہ بھی کافر مرتد ملعون ہے اس کی نماز مردود اس کا روزہ نامقبول اس کی زکوۃ اس

کاج سب بیکار۔ ہمارا رب جل جلالہ فرماتا ہے:

> ” وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃِ وَاُولٰئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ“

یعنی تم میں جو شخص اپنے دین سے پھر جائے اور کفر میں مر جائے تو اِن لوگوں کے سب عمل دنیا و آخرت میں بیکار اور ملیا میٹ ہیں اور یہی لوگ جہنمی ہیں کہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اور فرماتا ہے: ”وَقَدِمْنَا اِلٰی مَاا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ھَبَاءً مَّنْثُوْرًا“ یعنی ہم نے کافروں کے اعمال کی طرف توجہ فرمائی تو انہیں برباد کر دیا اور فرماتا ہے: ”عَامِلَۃٌ نَاصِبَۃٌ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً“ عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ یہ ہوگا کہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔ ہاں ہم اتنا بتائے دیتے ہیں کہ دیوبندی دھرم میں بیشک نماز روزہ حج زکوۃ تمام اعمال صالحہ سب فضول و بیکار ہیں ثبوت سنے امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ”تقویت الایمان“ (مطبع مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی) صفحہ ۲۲ / پر لکھتا ہے:

> ”اِس دنیا میں سب گنہ گاروں نے گناہ کیے ہیں کہ فرعون بھی اس دنیا میں تھا اور ہامان بھی اس میں بلکہ شیطان بھی اسی میں ہے پھر یوں سمجھے کہ جتنے گناہ اِن سب گنہ گاروں سے ہوئے ہیں سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پورا پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا“

دیکھیے! کیسا صاف کہہ دیا کہ آدمی شرک نہ کرے پھر جس قدر گناہ کرے گا اسی قدر اس پر خدا کی بخشش ہو گی تو بخشش گناہ پر موقوف ہو گئی اگر گناہ کم تو بخشش بھی کم اور گناہ زائد تو بخشش بھی زائد۔

ہاں در بھنگی جی! آپ کے دُم چھلے نے حضرت شیر بیشۂ سنت پر تو افترا ہی باندھا

لیکن دیوبندی دھرم میں بے شک نماز روزہ حج زکوۃ سب بیکار ہے بس تمام دیوبندیوں پر لازم ہے کہ خوب حرام کریں حرام کرائیں کیوں کہ ان کی بخشش کا اسی پر انحصار ہے۔ تف بر این مذہب و اہل این مذہب۔

ہاں در بھنگی جی! قادیانیوں کو تو آپ بھی کافر مرتد جانتے ہیں آپ نے اپنے رسالہ ''اشد العذاب علی مسیلمۃ الپنجاب'' میں کئی جگہ اس کی تصریح کی ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے اگر چہ وہ نماز روزہ حج زکوۃ تمام اعمال نیک کرتا ہو اگر چہ تبلیغ اسلام میں ۲۴۰ دنیا بھر کی خاک چھانتا ہو اس کے سب اعمال مردود اور بیکار ہیں۔ آپ کے دُم چھلے کی یہ تقریر کوئی قادیانی سن کر آپ سے یوں کہے کہ مذہبی خدمت اس کا نام نہیں ہے کہ نماز روزہ بے سود حج زکوۃ فضول تبلیغ اسلام بیکار نعوذ باللہ ہاں اگر مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کو کافر کہہ دیا تو بس پکے مسلمان سچے حنفی تو آپ اس قادیانی مرتد کو کیا جواب دیں گے اور جو جواب آپ اس کو دیں وہی ہماری طرف سے اس دُم چھلے کو سنا دیں۔

در بھنگی جی! منکرانِ ضروریات دین کی تکفیر فرض اسلامی قطعی یقینی ہے یا نہیں؟ اپنے رسالوں ''اشد العذاب اور تحقیق الکفر والایمان'' کو دیکھ کر بولیے فرض اسلامی قطعی پر استہزا کرنا کفر ہے یا نہیں؟ فرمائیے دُم چھلا اس فرض قطعی اسلامی پر استہزا کر کے ایک نئے کفر میں مبتلا ہوا یا نہیں؟۔ بینوا توجروا

(۲)......اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

> 13 ''رضائی فرقہ کی چادر اوڑھ کر خدمت دین کا نام لینا یا مسلمانوں کی حمایت کا دم بھرنا غیر ممکن ہے اس لیے کہ اس فرقہ کا تو وجود ہی اس بنیاد پر ہے کہ مسلمانوں میں نفرت پھیلائی جائے اور دین کا کام ہے محبت پھیلانا''۔

در بھنگی جی! دیکھیے! آپ کا دُم چھلا کس طرح آپے سے باہر ہو کر گالیاں بک رہا ہے مگر آپ سے شکایت ہی فضول ہے آپ تو فن دشنام بازی کے وہ یکتا امام ہیں کہ ابھی آپ کا یہ دُم چھلا بارہ برس تک نقابوں کی شاگردی کرے تو کہیں جا کر آپ کی ٹانگ تلے سے نکلنے کے قابل ہو۔ مگر ذرا آدمی بن کر آپ یہ تو دیکھیے کہ دشمنان دین سے نفرت وعداوت رکھنا حکم شرعی ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے: "وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ" یعنی تم ظالموں کی طرف مت جھکو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔ یہ بھی قرآن پاک ہی سے پوچھ دیکھیے کہ ظالم کون لوگ ہیں۔

۲۴۱ اللہ تعالی جل وعلا فرماتا ہے: "وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ" یعنی جو لوگ کفر کرنے والے ہیں وہی بڑے ظالم ہیں۔ اور فرماتا ہے:

> "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ"۔

یعنی اے ایمان والو! اپنے باپ دادا اور بھائی برادروں کو دوست مت بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان پر پسند کریں اور تم میں جو ان سے دوستی کرے گا تو یہی لوگ ظالم ہیں اور فرماتا ہے:

> "لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ"

14 **یعنی اے محبوب!** آپ اُن لوگوں کو جو اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہیں پائیں گے کہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی کریں خواہ وہ لوگ ان کے باپ دادا ہوں یا بیٹے پوتے ہوں یا بھائی بند ہوں یا ان کے خاندان قبیلہ کے

ہوں۔ اور فرماتا ہے:

”یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَاءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ“۔

یعنی اے ایمان والو! تم ان لوگوں کو جو تمہارے دین کو کھیل اور ٹھٹھا بناتے ہیں خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا ان کے علاوہ دوسرے کفار دوست مت بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔ اور فرماتا ہے:

۲۴۲ ”تَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَبِئْسَ مَاقَدَّمَتْ لَھُمْ اَنْفُسُھُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْھِمْ وَفِی الْعَذَابِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ O وَلَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْھُمْ اَوْلِیَاءَ وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَ“

یعنی اے محبوب! آپ ان کافروں میں بہتوں کو دیکھیں گے کہ وہ کفر کرنے والوں کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں برا ہے وہ جو ان کے نفسوں نے ان کے لیے آگے بھیجا کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اگر وہ اللہ و نبی وقرآن پر ایمان رکھتے ہوتے تو ہرگز ان کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے بہت بے حکم ہیں۔ اور فرماتا ہے:

”وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ“

یعنی تم میں سے جو شخص ان کافروں سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ انہیں میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے۔

15 سچی بات یہ ہے کہ دیوبندی دھرم کی چادر اوڑھ کر اسلام کا دم بھرنا اور اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنا غیر ممکن ہے کہ اس ناپاک فرقہ کو مادرِ کفر وضلالت نے صرف اسی لیے جنا ہے کہ مسلمانوں میں مسلمان بن بن کر خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی توہین وتکذیب کی اشاعت کی جائے۔ قرآن پاک میں اگر وہ آیات کریمہ تلاش کی جائیں جن میں دشمنان خدا ورسول سے نفرت وعداوت رکھنے کا حکم دیا گیا، تو بلا مبالغہ سیکڑوں ہوں گی۔

کیوں در بھنگی جی! بدمذہبوں بے دینوں سے نفرت وعداوت رکھنا شرعی اسلامی قرآنی حکم ہے یا نہیں اگر ہے اور ضرور ہے۔ تو اس حکم اسلامی کی مسلمانوں میں اشاعت کرنا علمائے حق پر فرض ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور ضرور ہے تو فرمایئے آپ کا یہ دُم چھلا اس پر طعن کر کے اس کو خدمت دین وحمایت اسلام کے منافی کہہ کر قرآن کا منکر اور کافر ۲۴۳ مرتد ہوا یا نہیں؟ کافر مرتد تو وہ پہلے ہی سے تھا۔ مگر کفر تو وہابیت دیوبندیت کی بڑھتی دولت ہے جس میں وہابیوں دیوبندیوں کی دن دونی رات چوگنی ترقی ہے۔ کہیے یہ دُم چھلے کا دوسرا اور تیسرا کفر ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۳)...... آگے چل کر دُم چھلا دیوبندی دھرم کے مولویوں کی تعریف کرتے ہوئے علمائے اہل سنت پر تعریض کرتا ہے:

> ”جن کا یہ پیشہ نہیں ہے کہ گاؤں گاؤں دورہ کر کے مریدوں کی کھیتی بڑھائیں اور سال بھر میں ایک مرتبہ آ کر کاٹ لے جائیں“۔

در بھنگی جی! آپ دُم چھلے کو سمجھایئے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت بحمدہ تعالیٰ ان میں نہیں جو تھانوی جی کی طرح گاؤں گاؤں دورہ کر کے مریدوں کی کھیتی بڑھائیں بلکہ ایک مقام پر گوشہ نشین ہو کر خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطا فرمائے 16 ہوئے نور سے سنی مسلمانوں کو منور فرمانے میں مصروف ہیں ہاں جہاں کہیں شیاطین دیوبندیہ اچھلتے کودتے شور غل مچاتے ہیں وہاں کے برادران اہل سنت آپ کو تشریف لانے اور تبلیغ سنیت کرنے کی دعوت دیتے ہیں آپ ان کی دعوت قبول فرما کر تشریف لے جاتے ہیں اور چوں کہ خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو شیر

بیشۂ سنت بنایا ہے اس لیے آپ کے حقانی نعروں کو سنتے ہی تمام ارانب وہابیت وثعلب دیوبندیت سب اپنے اپنے سوراخوں میں چھپ جاتے ہیں اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوجاتا ہے سنی مسلمان دیوبندیوں کے کفر ومکر سے ہوشیار ہوجاتے ہیں وہابیت ودیوبندیت کی مٹی پلید ہوجاتی ہے۔ دیوبندی دُم چھلے کو یہی برا لگتا ہے اور وہ جل جل کر گالیاں بکتا ہے:

”قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ“۔

(۴)...... مالیگاؤں کا دیوبندی دُم چھلا آگے پیٹ بھر کر کذب وافترا کے پھنکے ۲۴۴ اڑاتا ہوا کہتا ہے:

> ”جو شخص بھیکن شاہ کے عرس کا چندہ نہ دے اور کہے کہ بھئی وہاں رات بھر رنڈیوں کا ناچ ہوتا ہے باجے بجائے جاتے ہیں مردوزن کے اختلاط سے شرمناک منظر پیدا ہوجاتا ہے تو اب یہ شخص کافر دیوبندی وہابی بدعتی۔“

در بھنگی جی! کیا آپ دُم چھلے کو آیت کریمہ: ”فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ“ نہیں سنائیں گے مگر دیوبندی دھرم میں خدا ہی جھوٹا ہے تو کاذب معبود جھوٹ پر لعنت ہی کیوں کرے گا اور اگر کرے گا بھی تو اس کا پُجاری اس سے کیوں ڈرے گا ”ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ“ اگر آپ کا یہ دم چھلا سچا اور سچے کا بچہ ہے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا کسی وعظ میں معاذ اللہ یہ مضمون بیان کیا تو ثبوت دے اور ضرور دے اور بہت جلد دے مگر ” انی لھم ذٰلک و اللّٰہ خیر مالک“ ہم اعلان کرتے ہیں اور اچھی طرح کھول کر کرتے ہیں کہ ہم اہل سنت کے مذہب 17 میں رنڈیوں کا ناچ دیکھنا، حرام، باجے بجانا حرام، اجنبی مردوں عورتوں کا اختلاط حرام، ان باتوں کا نام عرس نہیں عرس کی صرف اتنی حقیقت ہے کہ کسی بزرگ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم ودرود شریف وذکر خدا ورسول کی مجالسیں کی جائیں اور اس کا ثواب

ان کی روح کو پہنچایا جائے جو شخص اس کو بھی ناجائز و حرام و بدعت سیئہ کہے وہ ضرور وہابی بدعتی ہے اور وہابیہ ضرور کافر ہیں مگر نہ اس لیے کہ وہ عرس کے منکر ہیں بلکہ اس لیے کہ خدا و رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین و تنقیص کے ملعون کفروں میں مبتلا ہیں: "وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ"۔

(۵)......دم چھلا لکھتا ہے:

> "جو شخص یہ کہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے قبروں پر چڑھاوا کا حکم نہیں ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی اپنی زندگی بھر میں یہ رسم ادا نہیں کی، تو وہ وہابی بدعتی۔"

ہاں در بھنگی جی! آپ لوگوں کی ساری عمریں تو مسلمانوں کو کافر مشرک بنانے میں گزریں علوم قرآنیہ اور معارف فرقانیہ سے آپ لوگوں کو کیا تعلق۔ یہ حصہ تو خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اہل سنت ہی کو عطا فرمایا ہے سنیے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

> "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ"

یعنی اے ایمان والو! جب تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں کچھ عرض کرو تو عرض کرنے سے پہلے صدقہ دو یہ تمہارے لیے بہتر اور پاکیزہ ہے تو اگر تم صدقہ نہ پاؤ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ محبوبان خدا کے حضور حاضر ہونے سے پیش تر صدقہ ادا کرنا چاہیے۔ دوسری آیت سے اگرچہ اس کا وجوب منسوخ ہوگیا لیکن صدقہ دینا فی نفسہ مستحب ہے اولیائے کرام کے مزارات پر حاضر ہوتے وقت ان کی نیاز کے لیے کچھ شیرینی یا کھانا لے جانا

اور وہاں کے خدام و حاضرین پر تصدق کرنا اسی آیت کریمہ سے ماخوذ ہے دم چھلا اسی نذر و نیاز اولیا کو چڑھاوا کہتا ہے اور اسے قرآن و حدیث میں اس کا حکم نہیں سوجھتا۔ معلوم ہوتا ہے دم چھلا بھی گنگوہی فیض پاکر آنکھوں سے چوپٹ ہوگیا ہے:

” اُولٰئِكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ “

(٦)......دم چھلا لکھتا ہے:

> ”جو شخص تعزیہ داری کی مخالفت کرے اور کہے کہ یہ بے بنیاد رسم صرف ہندوستان ہی میں جاری ہوئی اور اس کو اما اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دور کی بھی ۲۴۶
> نسبت نہیں تو وہ وہابی بدعتی۔“

معبود کاذب کے جھوٹے بندے افترا و بہتان و کذب وتہمت کے پھنکے نہ اڑائیں تو اپنے کاذب معبود کی سنت پر کس طرح قائم رہیں خود حضور پرنور امام اہل سنت مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کا ایک رسالہ مبارکہ تعزیہ داری میں ہے، جس کا تاریخی نام ”اعالی الافادہ فی تعزیۃ الھند و الشھادہ“ ہے جس میں بدعات محرم وتعزیہ داری کا مفصل رد ہے اس کے موجود ہوتے ہوئے اہل سنت پر یہ تہمت جڑنا کہ وہ تعزیہ داری کے منکر کو وہابی بدعتی کہتے ہیں اسی کا کام ہوسکتا ہے۔ جو خاص ابلیس کا گود پروردہ ہو مگر ہے یہ کہ حیا بھی ایمان کا شعبہ ہے ” الحیاء شعبۃ من الایمان “ (مشکاۃ المصابیح) جب ایمان ہی ندارد تو حیا کیسی۔

(۷)......دم چھلا لکھتا ہے:

> ”جو شخص یہ کہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس قدر علم غیب 19
> تھا جس قدر خداوند تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا تو وہ شخص کافر ہے کیوں کہ رسول کی اہانت کرتا ہے لیکن جو شخص یہ کہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب

میں اور خدا کے علم غیب میں کچھ فرق نہیں بات صرف یہ ہے کے خدا دینے والا
اور حضور لینے والے ورنہ جس قدر خدا کو اس قدر آپ کو ہے اور جس طرح خدا
ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اسی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی ہر جگہ
حاضر و ناظر ہیں تو اب یہ شخص مسلمان ہے۔"

دم چھلے نے قسم کھائی ہے کہ بغیر افترا کے پھنکے اڑائے نوالہ نہ توڑے گا اس
عبارت میں بھی اس نے کئی افترا جڑے کون مسلمان کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے خدا کا دیا ہوا علم غیب ماننے والا معاذ اللہ کافر مشرک ہے
یہی تو اہل سنت کا عقیدۂ حقہ ہے جسے وہابیہ دیوبندیہ کفر و شرک کہتے ہیں۔ اہل سنت تو ۲۴۷
اسے کافر کہتے ہیں جو یوں کہے کہ: "حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خدا
نے جو علم غیب دیا اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو بچوں پاگلوں جانورں
چار پاؤں کے لیے حاصل ہے" اہل سنت اس کو کافر کہتے ہیں جو شیطان کے لیے تمام
زمین کا علم محیط مانے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے زمین کا علم
محیط ماننے کو شرک بتائے۔ ہاں اہل سنت اس کو بھی کافر کہتے ہیں جو ایسے مرتدوں کے
کفریات پر مطلع ہونے کے بعد ان کو کافر نہ جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک رکھے
یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے۔

"الا لعنة اللّٰه علی من کذب و تولی و اھان شان المصطفیٰ علیه و علی اله الصلاۃ و االسلام الی یوم الجزاء"۔

(۸)......اسی طرح حضور پر نور امام اہل سنت مجدد دین و ملت سیدنا اعلیٰ حضرت 20
قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رسائل علم غیب میں بار بار تصریح فرمائی کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کو علم الٰہی سے وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو
ایک قطرہ کے کروڑویں حصے کو کروڑوں سمندروں کے ساتھ ہے کہ قطرہ کا کروڑواں

حصہ اور کروڑ سمندر دونوں متناہی و محدود ہیں اور ہر متناہی کو دوسرے متناہی سے نسبت ہے۔ مگر علم نبوی متناہی بالفعل اور علم الٰہی غیر متناہی بالفعل اور متناہی کو غیر متناہی سے کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی اور بایں ہمہ آسمان عرش فرش لوح قلم جنت دوزخ ماضی مستقبل حال کے تمام جزئیات وکلیات کا تفصیلی علم محیط علم نبوی میں شامل ہے، دریاؤں کا کوئی قطرہ پہاڑوں کا کوئی ریزہ بیابانوں کا کوئی ذرہ نخلستانوں کا کوئی پتا ایسا نہیں جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نظر نہ ہو اور اس کے تمام جزئیات و حالات و کیفیات وصفات کی تفصیلی خبر نہ ہو تمام ما کان و ما یکون و جمیع اولین و آخرین کے تمام جزئیات وکلیات کا تفصیلی علم محیط حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا ہوا اور ۲۴۸ حاشا کہ یہ جو کچھ بیان ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کل یا نصف یا ربع علم بھی نہیں بلکہ ''قصیدہ بردہ'' میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ؎

فان من جودک الدنیا وضرتها
ومن علومک علم اللوح والقلم

یعنی یارسول اللہ دنیا وآخرت دونوں حضور کی بخشش کا ایک حصہ اور لوح وقلم کے علوم حضور کے علم کا ایک جز ہے ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن سے وہابیہ بھی براہ کج فہمی چمک کر سند لاتے ہیں ''زبدہ شرح بردہ'' میں اس شعر کے نیچے فرماتے ہیں: ''علمها انما يكون سطراً من سطور علمه وبحراً من بحور علمه'' یعنی لوح وقلم کا علم حضور کے علم کے دفتروں میں سے ایک سطر اور حضور کے علم کے سمندروں میں سے ایک نہر ہے۔

21

وہابیو! دیوبندیو! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل سے جلنے والو! اپنے غصہ میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤ۔ دیکھو! اور سوجھو! توحید ورسالت پر ایمان اسے کہتے ہیں کہ شرک وایہام شرک کی رگ کٹ گئی اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی

کمی نہ ہوئی دیو کے بندو! تمہیں اہل سنت کی مسلمانی کی اگر ہوا بھی لگ جائے تو کفر وضلالت کا پردہ تمہاری آنکھوں سے ہٹ جائے اور خدا چاہے تو ایمان نصیب ہو۔

(۹)......اسی طرح ہم اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل شہید وبصیر ہے اور اس نے اپنی اس صفت کا مظہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بنایا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے رب جل جلالہ کی دی ہوئی قدرت سے ہر جگہ ہر مکان ہر زمان ہر آن میں حاضر وناظر ہیں مختصراً اتنا سمجھ لو کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”وَمَا اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ“ یعنی اے محبوب! تم کو ہم نے نہیں بھیجا مگر رحمت تمام عالم کے لیے۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے: ”وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ“ یعنی میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ پہلی آیت سے ایک قضیہ حاصل ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ کی رحمت ہیں اور دوسری آیت سے بھی ایک قضیہ حاصل ہوا کہ خدا کی رحمت ہر چیز کو محیط ہے۔ دونوں قضیوں کو ملا کر حد اوسط نکال کر شکل اول بدیہی الانتاج سے نتیجہ حاصل ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چیز کو محیط ہیں۔ مجدد مائۃ حادیہ عشر محی سنہ خیر البشر حضرت علامہ شیخ الہند مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اٹھارویں مکتوب ”سلوک أقرب السبل بتوجہ الی سیدالرسل“ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حاضر وناظر پر اجماع امت بیان فرماتے ہیں:

> ”وباچندیں اختلافات کثرت مذاہب کہ در علمائے امت یک کس را دریں مسئلہ خلافے نیست کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حقیقت حیات بے شائبہ مجاز وتوہم تاویل دائم وباقی ست وبر اعمال امت حاضر وناظر ومر طالبان حقیقت را ومتوجہان آں حضرت را فیض ومربی۔“

یعنی باوجود اس کے کہ امت کے علما میں اس قدر اختلافات اور بہت مذہب ہیں

اس مسئلہ میں ایک شخص بھی مخالف نہیں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حقیقی زندگی کے ساتھ بغیر کسی شائبہ مجاز اور توہم تاویل کے دائم وباقی ہیں اور امتیوں کے اعمال پر حاضر و ناظر اور جو لوگ حقیقت کو طلب کرنے والے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف توجہ کرنے والے ہیں ان کو فیض پہنچاتے ان کی تربیت فرماتے ہیں۔ وللّٰہ الحمد.

> ”فغضوا علینا الا نامل من الغیظ أیها الوهابیة اذ سمعتم منا الفضائل المحمدیة علی صاحبها و آله الصلوة و التحیة“.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے کا مفصل بیان ۲۵۰

رسالۂ ”تعریف أهل الاسلام و الایمان بأن سیدنا محمد لا یخلو منه زمان ولا مکان“ مصنفہ علامہ نورالدین علی حلبی قدس سرہ، میں ملاحظہ ہو۔ اس کے مطالعہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ دیوبندیت کی ناک کے کیڑے جھڑ جائیں گے۔ دُم چھلے نے اسے یوں بنایا کہ:

> ”جس طرح خدا حاضر و ناظر ہے اسی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔“

حالاں کہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل کا شہید وبصیر ہونا اس کی ذاتی قدیم اور ممتنع الزوال واجب البقا ممتنع التغیر صفت ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا حضور کی عطائی حادث اور فی نفسہ ممکن الزوال جائز التغیر غیر واجب البقا صفت ہے“ ولکن الدیابنة قوم لا یعقلون. 23

(۱۰)......دُم چھلا لکھتا ہے:

> ”حنفیت کے سچے مدعی اور امام اعظم کے سچے مقلد علمائے دیوبند ہی ہیں“

دیوبندیوں کی حنفیت بالکل ایسی ہی ہے جس طرح مرتد قادیانی اپنے آپ کو حنفی کہتا تھا اور اب بھی تمام مرزائی اپنے آپ کو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا مقلد کہتے ہیں۔

کیوں دربھنگی جی! اگر کوئی شخص تمام فروع میں فقہ حنفی کی تقلید کرے لیکن اصول میں ضروریات دین کا انکار کرے اس کی حنفیت اس کو کفر سے بچا سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۱۱)......صفحہ ۶ ر پر دُم چھلا ناک پر اونگلی کمر پر ہاتھ رکھ کر مٹک مٹک کر گالیاں بکتا ہے لکھتا ہے:

> ”رضائی فرقہ کے سرغنہ جناب احمد رضا خان صاحب نے کفر پھیلانے کی وہ زبردست اور بڑی مشین بنائی جس سے جہنم بھرنے کی جوان کو فکر تھی اس میں بڑی حد تک کمی ہوگئی اور بیک جنبش سیکڑوں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو کافر بنا کر خاں صاحب نے اپنا غصہ ٹھنڈا کرلیا لیکن ان کے دم چھلے جن کو وراثت میں یہ مشین ملی ہے ابھی کافر بنانے کا بہت کچھ حوصلہ دل میں رکھتے ہیں۔“

اہل سنت تو پہلے بھی بارہا اعلان کر چکے ہیں اور اب پھر کہے دیتے ہیں کہ دیو کے بندوں کی گالیوں سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندے بعونہ تعالیٰ ڈرنے والے نہیں ہم تو جانتے ہیں کہ جتنی دیر تم ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو گالیاں دو گے اتنی دیر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی سے باز رہو گے اور اتنی دیر تک ہم اور ہمارے بزرگان عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سپر بنے رہیں گے خوشا نصیب اس کے جس کو حسانی سرکار کا صدقہ عطا ہوا اور اس کی اور اس کے باپ دادا کی عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مقدس آبرو کے لیے سپر بن جائے۔ وحم اللہ من عظم قدر المصطفی علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والثنا۔

بہر حال دُم چھلے کی گالیوں سے اعراض کر کے کہنا یہ ہے کہ حضور پُر نور امام اہل سنت مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس پر کفر کا فتویٰ دیا وہ یقیناً خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک بھی کافر تھا اور دنیا بھر کے تمام دیو بندیہ اس کو مسلمان ثابت کرنے سے عاجز و مجبور ہیں جُگ بیتے قرن گزرے اسی کا مطالبہ ہو رہا ہے کہ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دو پرانے سیانے اپنے مقر کو پہنچے اور جو ایک آدھ زندہ در گور ہیں مگر اپنے اسلام کا ثبوت دے سکیں یہ محال اور ناممکن ہے۔ دُم چھلا اور اس کے اکابر وائمہ اسے کفر کی مشین کہتے ہیں لیکن اگر ضروریات کے منکر ومکذب کو کافر کہنا بھی کفر کی مشین ہے تو یہ مشین حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۲۵۴
بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ یہ مبارک مشین اللہ عزوجل نے قرآن پاک کے ساتھ نازل فرمائی اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے استعمال میں رہی اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس سے کام لیتے رہے اسی مشین سے سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذاب واسود عنسی اور ان کے ہزاروں پیروؤں کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے کلمہ گو اہل قبلہ بنتے تھے جہنم کے درک اسفل میں پہنچایا اسی مشین سے مولیٰ مشکل کشا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے پانچ ہزار کلمہ وقرآن ونماز پڑھنے والے مسلمان کہلانے والے خارجیوں کو جہنم کے گھاٹ اتار دیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے درجہ بدرجہ نیابۃً ووراثۃً یہ مقدس مشین علمائے اہل سنت کو ملی ہے اس مشین مار جہنم کے سوا کہیں پناہ نہیں پاتا۔ قرآن عظیم میں ہے:

”یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَاقَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْ کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ“ 25

یعنی وہ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا اور بے شک یقیناً انہوں نے کفر کا کلمہ بکا اور اپنے مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے دیکھو یہ وہی مشین ہے کہ کچھ

لوگ کلمہ پڑھنے والے نمازیں پڑھنے والے قبلہ کی طرف منہ کرنے والے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کلمہ بکتے ہیں! جب ان سے پوچھا جاتا ہے تو انکار کر جاتے ہیں اللہ عزوجل کی قسم کھا لیتے ہیں۔

اس پر اللہ تعالیٰ ان کی کلمہ گوئی وقبلہ روئی کی طرف توجہ نہیں فرماتا بلکہ صاف لفظوں میں ان پر کفر کا فتویٰ دے دیتا ہے دم چھلا اسے بھی کہہ دے گا کہ خدا نے کفر کی مشین سے کلمہ گو مسلمانوں کو اڑادیا و العیاذ باللّٰہ تعالیٰ

اور سنو! کچھ لوگ کلمہ پڑھنے والے نماز پڑھنے والے روزہ رکھنے والے تمام احکام اسلام کو ماننے والے صرف اتنا کہتے ہیں "وما یدریہ بالغیب"، یعنی حضور کو ۲۵۳ غیب کی کیا خبر اس پر اللہ عزوجل کا دھوم دھامی فتوائے کفر ملاحظہ ہو! فرماتا ہے:

> "قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ۔ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ"

یعنی اے محبوب! تم ان لوگوں سے جو تمہارے علم غیب کے منکر ہیں فرمادو کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے مت بناؤ بے شک تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ دُم چھلا اسے بھی خدا کی کفری مشین کہہ دے گا اور اس کے کہنے اور رونے سے ہوتا کیا ہے جن بے دینوں کو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافر فرمایا ان کا کفر نہ ان سے زندگی بھر اٹھا نہ ان کے کسی طرف دار سے۔ اور اس دم چھلے نے تو خود تسلیم کر لیا کہ اس کے وہ تمام پیشوا کافر و جہنمی ہیں کیوں کہ وہ کہتا ہے کہ: 26

> "جناب احمد رضا خاں صاحب نے کفر پھیلانے کی وہ زبردست اور بڑی مشین بنائی جس سے جہنم بھرنے کی جوان کو فکر تھی اس میں بڑی حد تک کی

ہوگئی اور بیک جنبش سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو کافر بنا کر خان صاحب نے اپنا غصہ ٹھنڈا کرلیا۔"

اس عبارت میں صاف اقرار ہے کہ جن لاکھوں کو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافر فرمایا وہ سب جہنمی ہوگئے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو جو جہنم بھرنے کی فکر تھی اس میں بڑی حد تک کمی ہوگئی کیوں کہ دیوبندی ایندھن اس کے لیے بہت کافی ذخیرہ پہنچ گیا۔ اب تو دم چھلے نے بھی اپنے تمام پیشواؤں کا جہنمی اور کافر ہونا تسلیم کرلیا **کیوں دربھنگی جی!** کیا آپ اس دم چھلے کی پیٹھ ٹھونکیں گے۔

۲۵۴ (۱۲)...... الغرض! اہل سنت کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ جس کو خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کافر کہتی ہے اسی کو یہ بھی کافر بتاتے ہیں۔ مگر ہم بتاتے ہیں کہ کفر کی خانہ ساز مشین کس کے پاس ہے ہاں ہاں سنو! سنو!! وہابیوں دیوبندیوں کے یہاں کفر کی وہ ناپاک مشین ہے جس سے تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر مشرک بنا دیا:

(۱)...... جو شخص یارسول اللہ کہے وہ مشرک۔

(۲)...... جو یا علی کہے وہ مشرک۔

(۳)...... جو یا غوث کہے وہ مشرک۔

(۴)...... جو کسی ولی کی نذر و نیاز کرے وہ مشرک۔

(۵)...... جو اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھے وہ مشرک۔

27 (۶)...... جو نبی بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۷)...... جو رسول بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۸)...... جو محمد بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۹)...... جو احمد بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۱۰)......جو علی بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۱۱)......جو حسین بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۱۲)......جو غلام محمد نام رکھے وہ مشرک۔

(۱۳)......جو غلام احمد رکھے وہ مشرک۔

(۱۴)......جو غلام مصطفیٰ نام رکھے وہ مشرک۔

(۱۵)......جو غلام نبی نام رکھے وہ مشرک۔

(۱۶)......جو غلام رسول نا رکھے وہ مشرک۔

(۱۷)......جو غلام علی نام رکھے وہ مشرک۔

(۱۸)......جو غلام حسین نام رکھے وہ مشرک۔

(۱۹)......جو غلام حسن نام رکھے وہ مشرک۔

(۲۰)......جو غلام محی الدین نام رکھے وہ مشرک۔

(۲۱)......جو غلام معین الدین نام رکھے وہ مشرک۔

(۲۲)......جو پیر بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۲۳)......جو فرید بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۲۴)......جو قطب بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۲۵)......جو مدار بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۲۶)......جو سلار بخش نام رکھے وہ مشرک۔

(۲۷)......جو کسی نبی ولی کی قبر کی زیارت کے لیے دور سے سفر کر کے جائے وہ مشرک۔

(۲۸)......جو کسی نبی ولی کے گھر کو دور سے سفر کر کے جائے وہ مشرک۔

(۲۹)......جو کسی نبی ولی کی قبر یا مکان کو جاتے ہوئے راستے میں نامعقول باتیں نہ کرے وہ مشرک۔

(۳۰)......جو کسی نبی ولی کو کچھ ثواب پہنچانے کی منت مانے وہ مشرک۔

(۳۱)......جو کسی نبی ولی کی قبر پر غلاف ڈالے وہ مشرک۔

(۳۲)......جو کسی نبی ولی کے مزار پر چادر چڑھائے وہ مشرک۔

(۳۳)......جو کسی نبی ولی کی قبر یا مکان کو جاتے ہوئے وہاں کے جنگل میں شکار نہ کرے وہ مشرک۔

(۳۴)......جو وہاں کے جنگل کی گھاس نہ کاٹے وہ مشرک۔

(۳۵)......جو وہاں کے جنگل میں جانور نہ چرائے وہ مشرک۔

(۳۶)......جو وہاں کے جنگل کے درخت نہ کاٹے وہ مشرک۔

(۳۷)......جو کسی نبی ولی کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرے وہ مشرک۔ ۲۵۶

(۳۸)......جو کسی نبی ولی کی قبر کو بوسہ دے وہ مشرک۔

(۳۹)......جو کسی نبی ولی کی دیوار سے اپنا منہ ملے وہ مشرک۔

(۴۰)......جو اس سے اپنا سینہ ملے وہ مشرک۔

(۴۱)......جو کسی نبی ولی کے مزار کی خدمت کرے وہ مشرک۔

(۴۲)......جو کسی نبی ولی کے مزار پر جھاڑو دے وہ مشرک۔

(۴۳)......جو وہاں روشنی کرے وہ مشرک۔

(۴۴)......جو وہاں فرش بچھائے وہ مشرک۔

(۴۵)......جو وہاں کسی پیاسے کو پانی پلائے وہ مشرک۔

(۴۶)......جو وہاں نمازیوں کے لیے وضو یا غسل کا سامان کرے وہ مشرک۔

(۴۷)......جو کسی نبی ولی کے کوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پیے وہ مشرک۔

(۴۸)......جو اس پانی کو اپنے بدن پر برکت حاصل کرنے کے لیے ڈالے وہ مشرک۔ 29

(۴۹)......جو اس پانی کو دوسروں کے واسطے لے جاکے وہ مشرک۔

(۵۰)......جو کسی نبی ولی کی درگاہ سے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے وہ مشرک۔

(۵۱)......جو کسی نبی ولی کی قبر پر مورچھل جھلے وہ مشرک۔

(۵۲)......جو کسی نبی ولی کی قبر پر شامیانہ لگائے وہ مشرک۔

(۵۳)......حتی کہ جو شخص کسی نبی ولی کو اپنا شفیع جانے وہ مشرک۔

(ملاحظہ ہو تقویت الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۵ سے صفحہ ۱۲ر تک)

ہاں ہاں او دیو کے بندو! کدھر ہو ذرا آگے آؤ اور دیکھو! یہ ہے تمہارے دھرم کی ناپاک کفری مشین جس نے نہ کالا چھوڑا نہ گورا نہ دبلا چھوڑا نہ موٹا تمام جہان کے سب مسلمانوں کو کافر مشرک بنادیا۔ سب جانے دو صرف پچھلا نمبر ملاحظہ ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا شفیع امت ہونا ضروریات مذہب اہل سنت میں سے ہے ۲۵۷
حدیث شفاعت متواتر المعنی ہے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بارہا اس منصب جلیل کا اظہار فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب اس پر ایمان لائے تابعین وتبع تابعین وائمہ وعلما واولیا سب اسے مانتے چلے آئے اور اب بھی جس قدر مسلمان ہیں سب اس مسئلہ پر ایمان رکھتے ہیں تو تقویۃ الایمانی فتوے سے اولین وآخرین اس وقت کے مسلمانوں سے لے کر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک سب کے سب ابوجہل کے برابر مشرک ہوئے لعنت اور پھٹکار ایسے ناپاک دھرم پر اور اس کے ماننے والوں پر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ.

(۱۳)......دربھنگی جی! اپنے رسالہ ''اشد العذاب وتحقیق الکفر والایمان'' کو دیکھ کر فرمائیے ضروریات دین کے منکر کو کافر کہنا ضروریات دین میں سے ہے یا نہیں اگر ہے اور ضرور ہے تو دم چھلے نے منکر ضروریات دین کی تکفیر کو کفر 30
پھیلانے کی مشین جہنم بھرنے کی فکر مسلمانوں کو کافر بنا کر اپنا غصہ ٹھنڈا کرنا کافر بنانے کا حوصلہ کہہ کر چار نئے کفر بکے یا نہیں؟ تین اگلے اور چار یہ اب تک سات کفر دم چھلے کی پشت پر سوار ہوئے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۱۴)......آگے پھر دُم چھلا دشنام بازی کا حق ادا کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''خان صاحب کے اتباع میں ایک مولوی مشتاق اور دوسرے مولوی حشمت علی دو ایسے زبان دراز اور گالیاں بکنے والے ہیں جن کا وجود بریلی والوں کے داغدار دامن پر بہت بڑا بدنما اور سیاہ دھبہ ہے۔''

دُم چھلے کو دیوبندی دھرم کے مولویوں کی وہ ناپاک عبارات ملعونہ تو گالیاں نہیں معلوم ہوتیں جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع کے ساتھ بدلگامیاں اور منہ زوریاں کی گئی ہیں:

۲۵۸ ''مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خدا کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل لکھا'' (تقویت الایمان صفحہ ۱۶) ''نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر لکھا (صراط مستقیم صفحہ ۸۷) اردو میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوبندی ملاؤں کا شاگرد بتایا (براہین قاطعہ صفحہ ۲۶) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چار پاؤں کے علم غیب کے مثل لکھا۔ (حفظ الایمان صفحہ ۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان کے علم سے کم ٹھہرایا (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل مبارک کو کنہیا کے جنم سے بدتر بتایا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو لوگ شفیع محشر جانیں ان کو صاف لفظوں میں ابوجہل کے برابر مشرک بتایا۔ (تقویت الایمان صفحہ ۸)

31 اور اہل سنت کے علمائے کرام جو ان گستاخیوں کا رد فرماتے اور کفار وہابیہ وخبثائے دیوبندیہ کی خباثتیں ضلالتیں بطالتیں اپنے وعظ میں ظاہر کرتے اور دیو کے بندوں کے وہ الفاظ جو ان مرتدوں نے شانِ رسالت میں منہ پھاڑ کر بکے خود انہیں خبیثوں پر ڈھال کر ان الفاظ کا سخت دشنام ہونا کھول دیتے ہیں انہیں دُم چھلا گالیاں

کہتا ہے۔ یعنی اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اتنی بھی دلوں میں نہیں جتنی عظمت و عزت اپنے مولویوں بلکہ خود اپنی قلوب میں جمی ہوئی ہے جب ہی تو بارگاہ الوہیت و شان رسالت میں وہ سب گستاخیاں بدلگامیاں منہ زوریاں زبان درازیاں سب گوارا اور شیر مادر ہیں اور جہاں آئینہ میں ان کو انھیں کی صورت دکھائی گئی وہ الفاظ جو شان الوہیت و بارگاہ رسالت میں خود انہوں نے لکھے چھاپے شائع کیے وہی الفاظ ان کو یا ان کے مولویوں کو کہے گئے، پھر کیا تھا تیور بدل گئے، دل مچل گئے، دائرۂ تہذیب و انسانیت سے نکل گئے، اور اب وہی الفاظ گالیاں ہو گئے، وہی کلمات زبان درازیاں بن گئے۔ ۲۵۹

پیارے مسلمانو! اللہ انصاف کیا دیوبندیوں کے اس طرز عمل سے صاف ثابت نہ ہو گیا کہ ان کے دلوں میں اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتنی عزت و عظمت بھی نہیں جتنی خود ان کی ذات کی اور ان کے مولویوں کی وقعت و محبت ان کے قلوب میں ہے۔

عزیز سنی بھائیو! پھر کیا کافر کے سر پر سینگ ہوتے ہیں مرتد کسی اور چیز کا نام ہے ہاں ہاں اسلام اور مقدس اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ جو شخص اپنی جان اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور سارے جہان سے زائد اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و عظمت اپنے قلب میں رکھے وہی مسلمان ہے۔ اور جو شخص کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی عالم میں کسی ہستی کو یا اپنی جان کو اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب و عزیز رکھے وہ کافر ہے مرتد ہے۔ 32

در بھنگی جی بولو! احکام شرعیہ بیان کرنے کو گالیاں زبان درازی داغ دار دامن پر بہت بڑا بدنما اور سیاہ دھبہ کہہ کر دُم چھلا چار اور نیے کفروں میں مبتلا ہوا یا نہیں؟ اور یہاں تک اس کے گیارہ کفر ہوئے یا نہیں؟ بینوا توجروا

اے دیو کے بندو! اور اے دیوبندیوں کے دم چھلو! آج علمائے اہل سنت کو زبان دراز اور بدلگام جو چاہو کہہ لو کل قیامت کے دن اس کا مزا ملے گا۔

"حَتّٰی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا"

(۱۵) ......دم چھلا لکھتا ہے:

"ان کے وعظ کا اکثر وبیشتر حصہ وہ گندہ اور مکروہ الفاظ ہوتے ہیں جو یہ علمائے دیوبند کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے استعمال کرتے ہیں ہم ان گندہ دہن نفاق پھیلانے والوں سے پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر گالیاں بکتے ہوئے نطفوں کے حلالی حرامی کی تحقیق کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔" ۲۶۰

مسلمانو! یہ تو آپ اوپر سن چکے کہ جن گندہ دہن منافق دیوبندیوں نے شان رسالت وبارگاہ الوہیت میں گندہ دہنی برتی اور گستاخی کی اور گالی بکی ان کے رد کرنے اور ان کی خباثت ونجاست وکفر ومکر سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کا نام دم چھلے نے گالیاں رکھا ہے۔ خیر اس کا فیصلہ تو ان شاء اللہ تعالیٰ روز قیامت ہوگا جب منادی ندا کرے گا:

"أین الکذابون أین السبابون لشأن الرسول الأمین المأمون صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وعلی آله وصحبه وابنه وحزبه وعلی جمیع الذین هم له محبون وبه مؤمنون وفی ظل رحمته آمنون فرحون مستبشرون اللّٰهم اجعلنا منهم یامن بأمره قامت السموات والارضون آمین." 33

حضرت شیر بیشۂ سنت اپنے مواعظ حسنہ میں یہ ضرور فرماتے ہیں کہ قاسم نانوتوی

نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیا ہونے کا انکار کیا۔ رشید احمد گنگوہی نے قدوس سبوح جل جلالہ کے جھوٹا کہنے والے کی تائید کی اور اس کو مسلمان سنی صالح بتایا اور باری تعالیٰ سے وقوع کذب کو درست کہا۔ خلیل احمد انبیٹھوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو شیطان کے علم سے کم بتایا۔ اشرفعلی تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل لکھا۔ لہٰذا یہ لوگ اپنے ان اقوال ملعونہ کے سبب مرتد اور کافر ہیں اور جو شخص ان لوگوں کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد انھیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے اور مرتد کا نکاح جہان بھر میں کسی سے ۲۶۱ صحیح نہیں مسلمان کافر مرتد انسان حیوان جن شیطان جس سے ہوگا حرام محض وزنائے خالص ہوگا اور اولاد حرامی ہوگی چنانچہ ”فتاوی عالمگیری“ کتاب النکاح، میں ہے:

> ”لا يجوز نكاح المرتد مع مسلمة ولا كافرة أصلية ولا مرتدة وكذا لا يجوز نكاح المرتدة مع أحد“

یہ ایک شرعی مسئلہ اور خدا اور رسول کا حکم ہے جس کا پہنچا دینا علمائے دین و حاملان شریعت پر فرض ہے دم چھلا اس پر مضحکہ اڑاتا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اس کے پرانے بڑے بوڑھے کفار مکہ تو قرآن عظیم پر ایسا ہی اعتراض کر چکے ہیں کہ خدا کو مکھی اور مکڑی اور مچھر کی مثالیں قرآن پاک میں بیان کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اللہ عزوجل نے اس کا یہی رد فرمایا کہ:

> ”اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَاَمَّا 34
> الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ
> مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا“۔

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اس سے نہیں شرماتا کہ مچھر یا اس سے بڑی چیز کی مثل

بیان فرمائے۔ تو جو لوگ ایمان دار ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے رب کے پاس سے نازل ہوا ہے اور جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں بھلا ایسی مثالیں بیان کرنے سے اللہ کا کیا مطلب ہے۔ آج دم چھلے نے بھی انہیں کفار مکہ کی سنت پکڑ لی ہے۔ **بولو در بھنگی جی!** مسئلہ شرعیہ بیان کرنے پر تمسخر اڑا کر اور خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے اظہار کو گندہ اور مکروہ الفاظ اور گندہ ذہنی و نفاق و بے شرمی بتا کر تمھارا دم چھلا پانچ اور نئے کفروں میں گرفتار اور اس پر سولہ کفروں کا بار ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۱۶)......دم چھلا لکھتا ہے:

> ۲۶۲ ”تم اپنے خبیث نفس کی غلامانہ خواہش پوری کر رہے ہو اگر تم سچے سنے اور واقعی حنفی ہوتے تو ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ سے سبق لیتے جنہوں نے ایک کافر کو کلمہ پڑھا ہوئے بھی قتل کر دیا جب حضور نے سوال کیا جواب دیا اس نے موت کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا حضور نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ اس نے موت کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔“

کیوں جناب در بھنگی جی! آپ کام چھلا احمق ہے یا دیدہٴ و دانستہ احمق بنتا ہے بھلا ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ سے دیوبندیوں کے کفر کو کیا تعلق۔ وہاں تو اس نے کلمہ پڑھا تھا اور کلمہ گوئی کے بعد ظاہر ہے اس کے کفر پر کوئی دلیل نہ رہی تھی اس لیے ان صحابی پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتاب فرمایا مگر ان دیوبندیوں کے تو کفریات کثیرہٴ ملعونہ ان کی تحریروں میں چھپے ہوئے موجود ان کو اس پر قیاس نہ کرے گا مگر مجنوں یا معاند و العیاذ باللہ الملک الواحد۔

35

(۱۷)......**در بھنگی جی!** اس حدیث کو دم چھلے نے نقل کر کے اپنے ہی ہاتھوں سے گھروندا کر لیا یہ حدیث شریف تو صراحۃً ہماری موافقت اور دم چھلے کے مکر و فریب پر رد و لعنت فرما رہی ہے سیدنا و ابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد میں

ایک کافر پر حملہ فرمایا اس نے ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہا شیر الٰہی کا ہاتھ نہ رک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جانے پر اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اس نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھ لیا فرمایا:

'أفلا شققت عن قلبه حتى تعلم أقالها أم لا "

۲۶۳ تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھا کہ جانتا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا ڈر سے؟ معلوم ہوا کہ ہمیں کسی کے ساتھ معاملہ کرنے کے لیے اس کی قلبی حالت جاننی ضرور نہیں کہ علم غیب کی طرف ہمیں کیا راہ ہم اس پر کاروائی کریں گے جو اس کی زبان اور کان سے ظاہر ہو جس طرح لا الہ اللہ کہنے والے کو مسلمان جانیں گے اگرچہ ایمان تصدیق دلی ہے یو ہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیض اور اللہ عزوجل کی تکذیب کرنے والے کو کافر مرتد کہیں گے اگرچہ کفر انکار قلبی ہے۔ وللّٰہ الحجۃ البالغۃ.

(۱۸)......دم چھلا لکھتا ہے:

''تمام مسلمانان مالیگاؤں کی زبان سے فرداً فرداً سن لو کہ وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی ادنیٰ اہانت کرنے والوں کو کافر جانتے ہیں۔''

36 **در بھنگی جی!** اب کی تو آپ کا دم چھلا اچھل، کر تارے ہی توڑ لایا، دیوبندیوں کے مسلمان ہونے پر دلیل وہ چمکتی پھڑکتی جس سے مرزائیوں، رافضیوں تمام مدعیان اسلام منکران ضروریات دین کا اسلام ثابت ہو جائے سنیے اس دم چھلے سے سیکھ کر

مرزائیہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ تمام مرزائیوں سے فرداً فرداً سن لو کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کلمہ "لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" پڑھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادنی سی ادنی تو ہین کرنے والوں کو کافر جانتے ہیں پھر بھی در بھنگی جی اور سب دیوبندی مولوی کیوں ہم کو کافر کہتے ہیں؟ اسی طرح روافض بھی کہہ دیں گے۔

کیوں در بھنگی جی! آپ انھیں کیا جواب دیں گے آپ ان کو جو جواب دیں گے آپ وہی ہماری طرف سے دم چھلے پر بھی اتار دیں۔

در بھنگی جی! ہمارا سچا واحد قدوس خدا جل جلالہٗ فرماتا ہے: ۲۶۴

" اِذَا جَاءَ كَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْ انَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ"

یعنی اے محبوب! جب منافقین تمھارے حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ یقیناً اس کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافقین یقیناً جھوٹے ہیں۔

در بھنگی جی! دم چھلے سے کہیے کہ کفریات بکنے کے ساتھ کلمہ گوئی کچھ مفید نہیں ہوسکتی۔ اور اپنا رسالہ "تحقیق الکفر و الایمان بآیات القرآن" اسے دکھا دیجیے اور کہہ دیجیے کے جس قدر جواب ہم نے قادیانیوں کو دیے ہیں وہ سب جوابات اہل سنت ہم دیوبندیوں پر نازل کردیتے ہیں اور سچ پوچھو تو بات بھی یہی ہے کہ اہل سنت کے سامنے دیوبندیہ جو ناپاک عذر کرتے ہیں وہ ان سے قادیانی سیکھ لیتے ہیں 37
اور جب مرزائیہ دیوبندیوں پر وہی اعتراضات کرتے ہیں تو دیوبندیوں کو جو دندان شکن جوابات اہل سنت کی طرف سے دیئے جاتے ہیں وہ سب اہل سنت سے سیکھ کر مرزائیوں، کو دیتے اور اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ دیوبندیہ اگرچہ اہل سنت کا

جواب قبول نہیں کرتے مگر دوسرے بدمذہبیوں کے آگے جب جانا ہوتا ہے تو مجبوراً وہی جواب سنیوں کا پکڑنا پڑتا ہے یہ بھی مذہب اہل سنت کی حقانیت کی روشن دلیل ہے۔ وللّٰہ الحمد.

(۱۹)......**در بھنگی جی!** عقل اور دیوبندیت میں تباین کلی ہے دم چھلے نے مالیگاؤں کے تمام مسلمانوں کا کلمہ پڑھنا اور اپنے آپ کو مسلمان کہنا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو کافر جاننا لکھا۔ اس سے مالیگاؤں کے مسلمانوں کا ایمان و اسلام ثابت ہوا۔ پھر مالیگاؤں کے ۲۶۵ مسلمانوں کو کس نے کافر کہا دم چھلے کو یہ تقریر امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کی مٹی کے ڈھیر پر جا کر سنانی تھی کہ اس نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک بتایا اس تقریر سے دیوبندیوں کا مسلمان ہونا کیوں کر ثابت ہوا دیوبندیہ وہابیہ خدائے قدوس جل جلالہ کو جھوٹا بتائیں اور اس کے لیے ہر عیب ممکن گائیں حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں سنائیں گنگوہی نانوتوی انبیٹھوی تھانوی وغیرہم منکران ضروریات دین و منقصان شان رسول رب العالمین کو مسلمان بلکہ اپنا مذہبی پیشوا ٹھہرائیں کفریات کے پھنکے اڑائیں اور پھر مسلمانوں کو آنکھیں دکھائیں الا لعنۃ اللہ علی الکافرین.

(۲۰)......دم چھلا لکھتا ہے:

> ”شوہر بیوی میں جدائی کرانے کا عمل شروع کیا اور یُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ کی سراپا تفسیر بن گئے۔“ 38

در بھنگی جی! کیا آپ نے اپنے دم چھلے کی ضلالت و خباثت پر اس کی پیٹھ نہ ٹھونکیں گے آپ فرمائیے ایک مسلمہ کا نکاح کسی مرزائی کے ساتھ ہو گیا یا کسی مسلمان نے ایک مشرکہ سے نکاح کر لیا یا کسی رافضی سے ایک سنیہ کا عقد ہوا ان سب صورتوں

میں نکاح باطل ہے یا نہیں اگر ہے اور ضرور ہے تو کیا علماے دین پر فرض نہیں کی مسلمانوں کو زنا جیسی ناپاکی سے بچائیں اگر ہے اور ضرور ہے تو دم چھلا اس فرض اسلامی کے ادا کرنے کو: ”یُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ“ کا مصداق بتا کر ایک نئے کفر میں مبتلا ہوا یا نہیں؟۔ مبارک ہو کفر تو دیو بندیوں کی بڑھتی دولت ہے سولہ اگلے اور ایک یہ سترہ کفر اس دم چھلے کے یہاں تک ہوئے یا نہیں؟ بیونوا توجروا

ہمت اور غیرت تھی تو دیو بندیوں کے کفر وارتداد کے گرانبار پہاڑوں کو ان کی پیٹھ
پر سے اٹھا کر ان کے اسلام کا ثبوت دیا ہوتا پھر یہ رونا کچھ ٹھیک بھی ہوتا کفر ارتداد کو
ہاتھ نہ لگانا اور رونا مچلنا بلکنا تھرکنا کہ ہائے ہائے ہمیں مرتد کہہ دیا ہم پر کفر کا فتویٰ دیا۔ ۲۶۶
ہمارے نکاح باطل کر دئے ہماری اولاد کو حرامی بتا دیا ہر عاقل کے نزدیک اس کے
رونے کی گوز خر سے زیادہ وقعت نہیں ہو سکتی۔

کفار کی کچھ عورتیں مسلمان ہو کر مکہ معظّمہ سے مدینہ طیبہ حاضر ہو گئیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

”لَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ“

یعنی ان عورتوں کو ان کے کافر شوہروں کے طرف واپس مت کرو وہ
مسلمان عورتیں ان کافر شوہروں کے لیے حلال نہیں اور نہ وہ کافران مسلمان
عورتوں کے لیے حلال ہیں دم چھلا یہاں بھی کہہ دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے شوہر و
بیوی میں جدائی کرانے کا عمل شروع کیا اور ”یُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ“
کی تفسیر بن گیا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ۔ 39

(۲۱)......دم چھلا لکھتا ہے:

”شروع میں تو صرف اس قدر ارشاد ہوا کہ جن عورتوں کے شوہر

دیو بندی خیال کے ہوں یا دیو بندی خیال کے حافظوں مولویوں اماموں نے ان کے نکاح پڑھائے ہیں ان کو شوہروں سے طلاق کا مطالبہ کرنا چاہیے لیکن جب اس سے تسلی نہ ہو سکی تو کہنے لگے طلاق لینے کی ضرورت ہی نہیں بلکہ ان کا نکاح تو ہی درست نہیں ہوا تھا بلا طلاق کے کسی دوسری جگہ ان کا نکاح کر دیا جائے اگر ایسا نہیں کیا تو یہ تعلقات حرام کاری ہوں گے اور اولاد حرامی ہے۔"

ہر وہ شخص جس نے فقہ کی کتاب النکاح پڑھی ہوگی وہ دم چھلے کی دروغ بانی افترا پردازی پر ہزاروں بار تھوکے گا۔ جھوٹ بولنا تھا ایسا تو بولتا جو کھپ جاتا۔ حضرت شیر بیشہٴ اہل سنت نے اپنے بیان میں ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر دیو بندی ہوں وہ طلاق مانگیں طلاق تو نکاح کی ہوتی ہے دیو بندی اگر بوقت نکاح بھی دیو بندی تھا تو وہ نکاح منعقد ہی نہ ہوا اور اگر اس وقت سنی تھا بعد کو دیو بند بنا تو اب مرتد ہو گیا اور مرتد ہوتے ہی نکاح فسخ ہو گیا۔ بہر حال کسی صورت میں طلاق کی حاجت نہیں پہلی صورت کا جزئیہ عالمگیری سے اوپر لکھا گیا اور دوسری صورت کا جزئیہ یہ ہے کہ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہم کی کتاب الخراج میں فرماتے ہیں:

" ايما رجل مسلم سب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أو كذبه أو عابه أو تنقصه فقد كفر بالله تعالىٰ بأنت منه امراته"

یعنی جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی۔

در بھنگی جی! اب تو آپ کے دم چھلے کی سمجھ کے اندر آ گیا ہوگا۔ اس سے پوچھیے

اگر اب بھی اس کی سمجھ کے اندر نہ اترا ہو تو پھر مجھے کہیے میں ان شاء اللہ تعالیٰ پوری طرح سے اتار دوں گا۔ یہ بھی افتائے خالص ہے کہ دیوبندی کا پڑھایا ہوا نکاح بھی باطل۔ ہر وہ شخص جسے فقہ سے کچھ مس ہے وہ جانتا ہے کہ نکاح خوان یعنی ایجاب وقبول کرانے والا فضولی محض ہے۔ اگر زن شوہر دونوں سنی مسلمان ہوں دو سنی سمجھ دار مسلمانوں کے سامنے نکاح ہو تو اگر گنگا پرشاد یا چھمن داس بھی نکاح پڑھا دے نکاح ہو جائے گا ہاں کافر سے نکاح پڑھوانے کا گناہ ضرور ہوگا۔ سچ ہے کہ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ.

(۲۳)......دم چھلا لکھتا ہے: ۲۶۸

> ”گاؤں منتظر تھا کہ مولوی صاحبان کے وعظ سن کر بابو ملا صاحب مع اپنے افسروں اور حواریوں کے پھر سے نکاح پڑھانے کا سلسلہ شروع کریں گے اور رضائی فرقہ میں حرامی اولاد کے اضافہ کو بند کردیں گے لیکن ملا جی اور ان کے آقایان کو سانپ سونگھ گیا۔“

دربھنگی جی! آپ کا دم چھلا نہایت ہی بیوقوف اور بے تمیز ہے علمائے اہل سنت پر تبلیغ احکام اسلام فرض ہے سمجھانا علما کا کام ہے مگر ان پر عمل کرنا عوام المسلمین کا کام ہے اگر کوئی عالم دین عمر بھر لوگوں کو نماز روزہ کی نصیحت کرتا رہے اور کفار کو اسلام تبلیغ کرے مگر اس کی تبلیغ سے نہ کوئی مسلمان نمازی وروزہ دار بنے نہ کوئی کافر اسلام قبول کرے تو کیا اس عالم دین پر کوئی الزام آ سکتا ہے۔ احکام شریعت میں کسی کی مروت و رعایت نہیں ہوسکتی۔ اگر واقعی بابو ملا صاحب یا ان کے کسی دوست کی کسی لڑکی کا نکاح 41 معاذ اللہ دیوبندی مرتد کے ساتھ ہوگیا ہے یا ان کے گھر میں کوئی دیوبندی دھرم کو ماننے والی لڑکی آ گئی ہے (دروغ برگردن دم چھلا) تو بے شک وہ نکاح باطل محض ہے اور ہر اس شخص پر جس کا اختیار چلتا ہو فرض ہے کہ فوراً ایسے میاں بیوی کے درمیا تفریق

کرادے ۔ و ما علینا الا البلاغ.

رہا حرامی اولاد کا اضافہ تو آج سے نہیں دیوبندیوں میں اوپر ہی سے ہوتا چلا آرہا ہے ابھی سن چکے کہ دیوبندی دھرم میں عبدالنبی، علی بخش، نبی بخش، حسین بخش، پیر بخش، اور نواز بخش، سالار بخش، غلام محی الدین، غلام معین الدین، غلام محمد علی، غلام علی، غلام رسول اور اسی طرح کے دوسرے نام سب شرک ہیں اور ان ناموں کا رکھنے والا جھوٹا مسلمان سچ مشرک ہے ”تقویت الایمان“ صفحہ ۵/ اور ”تذکرۃ الرشید“ حصہ اول صفحہ ۱۳/ پر گنگوہی جی کا پدری نسب نامہ یوں لکھا ہے ”رشید احمد بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسن غلام بن علوی“ الخ مادری نسب نامہ یوں لکھا ہے ”رشید احمد کریم النسا بنت فرید بخش غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد“۔

کیوں در بھنگی! اب تقویت الایمانی دھرم پر فرید بخش و پیر بخش دونوں مشرک ہوئے یا نہیں مسلمان کہلا کر جو شخص اختیار کرنے وہ مرتد ہوتا ہے یا نہیں؟ مرتد کا نکاح باطل اور اس کی اولاد حرامی ہے یا نہیں تو پیر بخش کے بیٹے ہدایت احمد اور فرید بخش کی بیٹی کریم النساء دونوں دیوبندی دھرم پر حرامی ہوئے یا نہیں؟ ان دونوں کے باہمی نکاح سے جناب گنگوہی جی پیدا ہوئے تو گنگوہی جی کیسے لوگوں کی کیسی اولاد ہوئے؟ بینوا توجروا

در بھنگی جی! آپ دم چھلے کو سمجھا دیجیے کہ بدلگامی و دریدہ ذہنی سے باز آتے ورنہ ابھی تو صرف گنگوہی جی کا نمونہ بطور نمونہ لکھا گیا ہے آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ ایک ایک دیوبندی و مجہول النسب ہونا دیوبندی دھرم سے ثابت کر دیا جائے گا لگے ہاتھوں اتنا اور عرض کر دوں کہ حرامی مجہول النسب ولد الزنا نطفہ حرام وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے یا گستاخی بارگاہ رسالت کو مسلمان جانے ۔ پڑھ لو سورۂ قلم شریف کی آیت کریمہ: ”عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ .

(۲۴)......دم چھلا لکھتا ہے:

''مولوی حشمت علی صاحب بسلسلۂ حیات اولیا فرماتے ہیں قرآن مجید میں ہے الا ان اولیاء اللّٰہ لا یموتون ''

در بھنگی جی! ذرا دم چھلے کو کہیے کہ کم از کم ایسا افترا تو باندھے جس کا سننے والا تحقیق کے بعد مفتری کو تحفۂ لعنت نہ بھیجے ایسا افترا جوڑنے کا کیا نتیجہ جس کو سنتے ہی سامعین کی طرف سے لعنت کی بارش ہونے لگے۔ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت بحمدہ تعالی حافظ قرآن مجید اور قاری فرقان حمید ہیں بھلا وہ ایسا کیوں کر فرما سکتے ہیں ہاں یہ ضرور فرمایا تھا کہ: ''الا ان اولیاء اللّٰہ لا یموتون '' اگرچہ قرآن عظیم کی آیت کریمہ نہیں لیکن اس کا مضمون قرآن پاک کی آیت کریمہ سے ضرور ثابت ہے چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ۲۷۰

''مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ ھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً''

یعنی جو ایمان دار مرد یا عورت نیک کام کرے تو بے شک ہم ضرور اس کو پاک زندگی عطا فرمائیں گے دم چھلے نے اس پاکیزہ مضمون کو افترا کے سانچے میں ڈھال لیا۔ فلعنۃ اللّٰہ علی من کذب افتری.

(۲۵)......دم چھلا اسی جملہ کو کہتا ہے:

''قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے''

در بھنگی جی! مسلمانوں کے دکھانے کو یہ الفاظ ہیں ورنہ دیوبندی دھرم میں قرآن مجید خدا کا کلام ہی نہیں ثبوت سنیے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی ''تقویۃ الایمان'' صفحہ ۲۴ ر پر لکھتا ہے: 43

''اس کے (یعنی اللہ کے) دربار میں ان کا (انبیا کرام علیہم الصلاۃ السلام کا) تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اس بات

کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اس بات کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں سوائے امنا وصدقنا کے کچھ کہہ نہیں سکتے۔“

دیکھیے! اس عبارت کا کیسا صاف مطلب یہ ہوا کے انبیا علیہم الصلاۃ السلام کو اللہ عز وجل جب کوئی حکم فرماتا ان پر وحی نازل کرتا تو وہ مارے دہشت کے بے حوش ہوجاتے ہیں جب ان کو ہوش آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دوبارہ بوجھ نہیں سکتے کیوں کہ وہ اگر دوبارہ فرمادے گا تو پھر دوبارہ بے حوش ہوجائیں گے اور پھر سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا۔ لہٰذا اپ مجبوراً اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھتے تحقیق کیا کرتے کہ اللہ تعالی نے کیا ۲۷۱ فرمایا تھا۔ بے حواس تو سبھی ہو گئے تھے سنا تو کسی نے بھی نہیں ناچار اٹکلیں دوڑاتے قیاسی ڈھکوسلوں سے کام لیتے کہ شاید خدا نے یوں فرمایا ہوگا شاید یوں کہا ہوگا اور جب کسی ایک بات پر سب کی رائے جم جاتی اسی پر أمنا و صدقنا کہ کر اسی کو کلام الٰہی سمجھ لیتے تو قرآن مجید آپس کی باتیں رہ گیا خدا کا کلام تو نہ رہا۔ دیو کے بندو اسی برتے پر قرآن مجید کہتے ہو ” ألا لعنة الله على الظالمين المكذبين “ ہاں علماے اہل سنت کے ہاتھوں پر کفر سے توبہ کر کے اسلام لاؤ تو تم کو قرآ عظیم کی عظمت معلوم ہوگی۔

(۲۶)......دم چھلا لکھتا ہے:

”احمد رضا خاں صاحب رضائیوں کے نزدیک ولایت تو کیا نبوت سے بھی آگے ہیں ایک رضائی شاعر لکھتا ہے۔

نکیرین آ کے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے
ادب سے سر جھکا کے لوں گا نام احمد رضا خاں کا

منکر نکیر قبر میں یہی پوچھیں گے تو کس کا بندہ ہے اور کس کا امتی ہے جواب میں شاعر نے احمد رضا خاں کا نام پیش کردیا تو احمد صاحب نبوت سے

ترقی کر کے خدائی میں بھی قدم رکھتے ہیں۔''

دربھنگی جی! افسوس آپ کے دم چھلے کی سمجھ اس قدر تنگ واقع ہوئی ہے کہ اردو کے ایک شعر کا سیدھا مطلب بھی اس کے اندر داخل نہیں ہوتا۔ یہ کیسا افترا ہے؟ شعر میں کہاں ہے کہ تو کس کا بندہ ہے؟ پھر جواب کے یہ معنی کس طرح ہوسکے کہ اعلیٰ حضرت کو شاعر نے خدا کہہ کر اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت کا بندہ کہہ دیا؟ بے ایمان افترا کیوں کرتے ہیں اردو کا ایک شعر سمجھ میں نہ آیا تھا کسی بے پڑھے سنی سے پوچھ لیا جاتا تو وہ بھی بتادیتا کہ شاعر یہ کہتا ہے کہ جب نکیرین دین کا سوال کریں گے اور دریافت فرمائیں گے تو کس کا متبع ہے تو میں صاف کہہ دوں گا کہ میں متبع ہوں فدائے رسول حامی ۴۷۲ اسلام متبع سنت ہادم ضلالت محی الملۃ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاکہ واضح ہوجائے کہ فرق باطلہ میں سے کسی کی طرف میرا میلان نہیں اور میرا دین حضور امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع کی برکت سے بحمدہ تعالیٰ ہر بدمذہبی اور ضلالت سے پاک وصاف ہے اس پر اعتراض کیسی کوردلی اور افترا پردازی ہے اسی غزل کا دوسرا شعر دم چھلے کو نہ سوجھا اسد الملہ وصاف الحبیب حضرت مولانا مولوی ابو الظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی صاحب قادری رضوی لکھنوی دامجدہم العالی فرماتے ہیں:

مچا حوروں میں غل وہ نائب غوث الوریٰ آیا
ذرا جنت میں دیکھو احترام احمد رضا خاں کا

کیوں دربھنگی! جی جو شخص حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کو غوث الوریٰ کہنا بھی گوارا نہیں کرتا بلکہ حضور پرنور غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کا نائب کہتا ہے وہ معاذ اللہ نبی یا 45 خدا کیوں کر کہہ دے گا۔ ألا لعنة الله على المفترين الكذابين.

(۲۷)......**دربھنگی جی!** دین اسلام و مذہب اہل سنت میں غیر خدا کو خدا یا غیر نبی کو نبی کہنے والا کافر مرتد ہے لیکن ہم آپ کو اچھی طرح کھول کر یہ دکھائے دیتے ہیں کہ

دیو بندی ہی دھرم میں ضرور گنگوہی جی کو ولایت و نبوت و خدائی سب کچھ دیدے گی ملاحظہ ہو! شیخ الہنود محمود حسن دیوبندی گنگوہی کے ''مرثیہ'' میں صفحہ ۵؍ پر رشید احمد گنگوہی کو لکھتے ہیں:

جنید و شبلی ثانی ابو مسعود انصاری
رشید ملت و دین غوث اعظم قطب ربانی

ملاحظہ ہو! گنگوہی جی کو جنید شبلی ابو مسعود انصاری غوث اعظم قطب ربانی سب کچھ کہہ ڈالا صفحہ ۱۱؍ پر لکھتے ہیں:

رقاب اولیا کیوں خم نہ ہوتی آپ کے آگے
وہ شہباز طریقت تھے محی الدین جیلانی

ملاحظہ ہو! گنگوہی جی کو محی الدین جیلانی کہہ دیا اور تمام اولیا کی گردنوں کو گنگوہی کے آگے خم بتادیا ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ . صفحہ ۱۹؍ پر لکھتے ہیں:

محی الدین اکبر جاتے ہیں دار فنا سے بس
اٹھی اف دیر ویراں سے محی الدین گیلانی

ملاحظہ ہو! گنگوہی جی کو محی الدین اکبر اور محی الدین گیلانی بنا ڈالا۔ یہاں تک تو ولایت کے عہدے کمال فراخدلی سے گنگوہی جی پر بھینٹ چڑھائے گئے۔ آگے صحابیت پر عنایت ہوتی ہے صفحہ ۱۶؍ پر فرماتے ہیں:

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجیب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گرٹھانی

ملاحظہ ہو! گنگوہی جی کو صدیق اور فاروق بنا دیا۔ آگے چلیے نبوت پر قبضہ جمایا

جاتا ہے صفحہ ۸ ر پر لکھتے ہیں:

مسیحائے زماں پہنچا فلک پر چھوڑ کر سب کو
چھپایا چاہ لحد میں وائے قسمت ماہ کنعانی

یہاں گنگوہی کو مسیحا اور ماہ کنعانی کہہ کر عیسیٰ اور یوسف بنا دیا۔ اور مرزائیوں کی طرح گنگوہی کی مسیحیت کے قائل ہوئے اور اتنے بڑھ گئے کہ وہ تو فقط مرزا کو مسیح ہی مانتے ہیں یہ مسیح بھی اور یوسف بھی ایک قدم آگے ہی رہے لیکن ابھی دل ٹھنڈا نہ ہوا تو آگے انبیا علیہم الصلاۃ السلام پر گنگوہی کی افضلیت ثابت کی جاتی ہے صفحہ ۱۱ ر پر لکھتے ہیں: ۴۷۴

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید اسود کا ان کے لقب ہیں یوسف ثانی

’’عبید‘‘ عبد کی جمع عبد کے معنی بندہ۔ سود کی جمع ’’اسود‘‘ کے معنی سیاہ۔ یعنی گنگوہی جی کے کالے کالے بندے ’’یوسف ثانی‘‘ ہیں پھر گورے گوروں خوبصورتوں کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ اس میں کیسی گستاخی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا مقابل گنگوہی کے روسیاہ غلاموں اور بندوں کو بتایا جاتا ہے اس پر دعوی اسلام کا۔ شرم نہیں آتی تفویت الایمان والے سے پوچھا ہوتا کہ گنگوہی جی کے لیے بندے ٹھرانہ شرک و بت پرستی ہے یا نہیں؟ نجدی دھرم میں جہاں مقبولان بارگاہ کی نسبت سے اپنے کو عبد بتانا شرک ہے وہاں گنگوہی جی کا عبد اور بندہ بننا کیسا شرک ہوگا اور گنگوہی جی کے ایسے بندوں پر ان کے طور پر اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ صادق آئے گا صفحہ ۳۲ ر پر فرماتے ہیں: 47

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

یعنی عیسیٰ علیہ السلام تو صرف مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے ہمارے گنگوہی جی کی مسیحائی کو ذرا دیکھیں کہ مردوں کو زندہ بھی کیا اور زندوں کو مرنے بھی نہ دیا حضرت مسیح علیہ السلام سے کیسا بے دریغ مقابلہ ہے اور ان پر گنگوہی جی کی افضلیت کا دعویٰ ہے۔
آگے چل کر ختم نبوت پر قبضہ جمایا جاتا ہے صفحہ ٦ ر پر لکھتے ہیں:

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ھبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

دیکھیے! کھلے لفظوں میں گنگوہی جی کو بانی اسلام کا ثانی کہہ دیا۔ اب
اگر وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بانی اسلام سمجھتے ہوں جب تو گنگوہی کو حضور ۲۷۵
کا ہمسر ٹھرایا اور بانی اسلام اگر حق تبارک و تعالیٰ کو مانیں تو گنگوہی کو خدا کے برابر کا مانا۔ پھر مرتبہ الوہیت پر یوں ہاتھ صاف کیا جاتا ہے کہ صفحہ ۱۷ ر پر لکھ دیا:

تمھاری تربت انور کو دیکھ کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ادنی مری دیکھی بھی نادانی

گنگوہی کی مٹی کے ڈھیر کو طور بنایا گنگوہی کو خدا بنایا اور خود موسیٰ بنے ارنی یا ربی الگنگوھی کی رٹ لگا رہے ہیں اسی ''مرثیہ'' میں صفحہ ۱۳ ر پر فرماتے ہیں:

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

اہل ایمان تو کعبہ میں پہنچ کر رب کعبہ جل جلالہ کا دیدار حاصل ہونے کی دعا کرتے 48
ہیں مگر دیو کے بندے کعبۂ معظّمہ کے اندر پہنچ کر وہاں بھی اپنے طاغوت گنگوہی کو ڈھونڈھتے ہیں یہ شعر بھی اسی اگلے شعر کی تائید کر رہا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

در بھنگی جی! دیکھو اس طرح ولایت صحابیت صدیقیت نبوت الوہیت سب پر

قبضہ جمایا جاتا ہے۔ فلعنة اللّٰہ علی الکافرین.

(۲۸)......دُم چھلا کہتا ہے:

> ''مولوی حشمت علی عرس کو جائز بتانے کے لیے حدیث پڑھتے ہیں ''لاتتخذوا قبری عیدا'' یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم لوگ میری قبر کو عید گاہ نہ بنانا یعنی جس طرح عید گاہ پر سال بھر میں ایک مرتبہ جاتے ہو اس طرح میری قبر پر سال بھر میں ایک مرتبہ نہ آنا بلکہ بار بار آتے رہنا۔ اللہ رے بھولا پن جناب کو اتنا بھی احساس نہیں ہوا کہ جو معنی آپ بتاتے ہیں اس سے عرس کا بطلان ثابت ہوتا ہے۔''

دربھنگی جی! آپ کا دُم چھلا جہاں حد بھر کا مفتری کذاب بے باک گندہ دہن ہے وہاں پر والے سرے کا بد عقل گھامڑ بے تمیز اور کودن بھی ہے حضرت شیر بیشۂ سنت پر افترا جوڑتا ہے کہ جوازِ عرس کی دلیل میں اس حدیث کو پیش کیا حالاں کہ ہر وہ شخص جس نے تھوڑی سی عقل کے ساتھ حضرت شیر بیشۂ سنت کا بیان سنتا ہے وہ جانتا ہے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے اس حدیث کو جواز عرس کی دلیل بنا کر نہیں پیش کیا اور جواز عرس کے قائل کو دلیل کی حاجت بھی کیا ہے قائل جواز متمسک با اصل ہے اور ''الأصل في الأشياء الإباحه'' دلیل کی تو اسے ضرورت ہے جو حرام جانا جائز کہے وہ اپنی برہان پیش کرے کہ شریعت مطہرہ میں عرس کو کہاں حرام یا ناجائز بتایا گیا ہے۔ قائل جواز کے لیے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ عرس کی ممانعت شریعت مطہرہ میں نہیں آئی اس کے ناجائز ہونے پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں لہٰذا جائز ہے۔ کسی امر کے مباح اور جائز ہونے پر یہی دلیل کافی ہے کہ اس کے ناجائز ہونے پر شرع مطہر سے کوئی دلیل قائم نہیں۔ تو حضرت شیر بیشۂ سنت کیوں کر جواز عرس کی دلیل میں اس حدیث کو پیش فرماتے بلکہ وہابیہ دیوبندیہ لعنہم اللہ تعالیٰ لعنۃ ابدیۃ کا قول نقل کر کے اس کا رد فرمایا تھا کہ روضۂ اقدس حضور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کو وہابیہ ملاعنہ بدعت سیئہ اور شرک بتاتے ہیں اور ثبوت میں یہ حدیث پڑھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم نے فرمایا: ” لا تتخذوا قبری عیداً “ یعنی میری قبر کو عید نہ بنانا اور جس طرح عید کے دن اہتمام کے ساتھ عیدگاہ میں جمع ہوتے ہیں اس طرح میری قبر پر مت جمع ہونا اس پر حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ حدیث کا یہ مطلب لینا تو احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف ہے جن میں روضۂ قدسیہ کی زیارت کے لیے ترغیب وتحریض فرمائی گئی ہے اور حج کے ساتھ زیارت کے لیے ارشاد ہوا ہے ”من حج ولم یزرنی فقد جفانی“ (وغیرہ من الاحادیث) یعنی جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو بے شک اس نے مجھ ۲۷۷
پر ظلم کیا۔ تو ظاہر ہے کہ حج کے لیے وقت معین ہے اس کے ساتھ زیارت ہو اور ہر حاجی قبل یا بعد زیارت کے لیے حاضر ہو تو مجمع عید سے کئی گنا زیادہ ہو جائے اور اہتمام تو حدیث میں ارشاد ہونے سے آپ ہی ہوگا۔ لہٰذا یہ مطلب تو ہو نہیں سکتا یہ تو وہابی کی فریب دہی ہے محدثین نے لکھا ہے کہ عید لہو وسرور کا دن ہے اس لیے لہو کے طریقہ پر حاضری کو منع فرمادیا گیا یہ ادب حاضری کی تعلیم ہے نہ کہ حاضری کی ممانعت اس کے علاوہ حدیث کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میری قبر کو عیدگاہ مت بنانا یعنی جس طرح سال بھر میں ایک بار عیدگاہ جاتے ہیں اور پھر سال بھر تک اسے بھولے بیٹھے رہتے ہیں اس طرح میری قبر مبارک پر سال ہی بھر کے بعد نہ آیا کرنا بلکہ (اگر ہوسکے تو) بار بار آتے رہنا یہ معنی طیبی اور شیخ محقق نے تحریر فرمائے ہیں (دیکھو شرح مشکوۃ شریف)۔ اور جب حدیث کے معنی یہ ہیں تو وہابیہ کا استدلال باطل ہوگیا حضرت شیر بیشۂ سنت نے تو وہابیہ کے استدلال کو باطل کیا اور دُم چھلا اسے خود حضرت شیر بیشۂ سنت کا استدلال بنائے لیتا ہے۔ دربھنگی جی! سچ ہے اذا لم تستحی فاصنع ماشئت

(۲۹)......دُم چھلا کہتا ہے:

”مولوی حشمت علی بتائیں کہ روزانہ ہفتہ وار عرس کہاں ہوتے ہیں“

اس سے معلوم ہوا کہ اگر روزانہ یا ہفتہ وار یا ماہ وار عرس ہوا کرے تو دُم چھلے کو اعتراض نہیں۔ پھر سالانہ پر کیوں انکار ہے ماہانہ کی حاضری سے سالانہ حاضری کا فوت کب لازم ہے وہ تو روزانہ یا ماہانہ کے ضمن میں آجائے گی۔ غایت یہ کہ وہابیہ سال میں ایک مرتبہ بھی گوارہ نہ کرتے حدیث شریف سے اس کا بار بار ہونا ثابت ہوا۔

در بھنگی جی! دُم چھلے سے پوچھیے کہ اب بار بار کی برداشت کرتا ہے تو ایک مرتبہ کی سہار کیوں نہیں۔

۲۷۸

(۳۰)......**در بھنگی جی!** دُم چھلے سے کہیے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے تو وہابیہ کے اس غلط استدلال کا رد فرمایا کہ بے دینو! تم روضۂ مبارک پر سال میں ایک مرتبہ کی حاضری سے پھُنکے جاتے ہو تمہاری پیش کی ہوئی حدیث سے بار بار کی حاضری ثابت ہوئی اور وہابیہ کی ناک کٹ گئی اور اندھو ابھی تم نے دیکھا کیا ہے کلیر شریف، اجمیر شریف، بغداد شریف میں زائرین کا روزانہ جو ہجوم رہتا ہے وہ دیکھو تو تمھاری آنکھیں پھٹ جائیں۔ مخدوم داتا گنج بخش صاحب لاہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صدہا اولیاے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس آستانوں پر جو ہر جمعرات کو ہفتہ وار حاضرین کے جمگھٹ رہتے ہیں انہیں دیکھو تو اندھے ہو جاؤ اور بکثرت مقبولانِ الٰہی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرار ھم مثل حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارات طیبہ پر جو ہر نو چندی جمعرات کو ماہ وار مستفیدین و مستفیضین کے جلسے ہوتے ہیں انہیں دیکھو تو اوندھے ہو جاؤ۔ پھر اس بدعقلی کی کیا انتہا کہ یہ فرمایا جائے کہ سال بھر تک غیر حاضر نہ رہا کرو بار بار حاضر ہوا کرو تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ جو بار بار حاضر نہ ہو سکے وہ سال بھر میں بھی حاضر نہ ہو اس کے لیے حاضری ہی کی ممانعت ہو گئی۔ **در بھنگی جی!** ایسے دُم چھلے کو پاگل خانے بھجوائیے۔

(۳۱)......دُم چھلا کہتا ہے:

"مولوی مشتاق تکیہ کے وعظ میں فرماتے ہیں کہ امام اعظم رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جس شخص میں تین لاکھ وجہیں اسلام کی ہوں اور ایک وجہ کفر کی ہو تو وہ کافر ہے اس پر ہم اس سے زیادہ کیا کہہ سکتے ہیں کہ امام اعظم کے اقوال کا پتہ گداگری اور پیٹ پالنے سے نہیں چلتا یہ تو کتابوں کے مطالعہ اور خون پسینہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔"

دربھنگی جی! آپ کا دُم چھلا جیتے بہتان باندھنے چٹے جوڑنے جیتی مکھیاں نگلنے کذب وافترا کے پھُنکے اڑانے میں بڑا مشاق معلوم ہوتا ہے۔ اصل واقعہ صرف اس ۲۷۹ قدر ہے کہ دیوبندیوں کے عقائد کفریہ مالے گاؤں میں طشت از بام ہوئے ان کے کفریات کا چرچا گلی کوچوں میں ہونے لگا اور ہر طرف ان پر پھٹکار پڑنے لگی جب دیو کے بندے ہر طرح عاجز و مجبور ہوئے تو ہوٹلوں مدرسوں جلسوں میں یہ کہنا شروع کیا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور صرف ایک بات اسلام کی ہو اسے بھی امام اعظم مسلمان کہتے ہیں۔ اور علماے دیوبند تو نماز پڑھتے روزہ رکھتے زکوۃ دیتے حج کرتے کلمہ پڑھتے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں غرض ان میں سیکڑوں باتیں اسلام کی ہیں پھر اگر ان سے ایک آدھ بات کفر کی بھی صادر ہوگئی تو بھی انہیں مسلمان ہی کہنا چاہیے۔ اس مکر خبیث کا رد وعظ میں کیا گیا کہ یہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان ہے افترا ہے ہرگز امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ اگر کسی شخص میں تین لاکھ بلکہ تین کروڑ باتیں اسلام کی ہوں اور صرف ایک بات کفر کی ہو تو وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کافر ہے اس مبارک مضمون کو توڑ مروڑ کر دُم چھلے نے اپنے افترائی سانچے میں ڈھال لیا۔

دربھنگی جی! آپ دُم چھلے کو سنا دیجیے کہ محرم شریف میں لونڈوں کو نچا نچا کر نعمانی

بن جانے سے مسلمانی نہیں ملتی ابھی تو تمہیں مسلمانی کی ہوا بھی نہیں لگی۔ ہاں اگر مبارک دامن اہل سنت کا پکڑو اپنے اپنے کفریات سے توبہ شائع کراؤ تو وہ تمہیں مسلمانی اور سنت دکھادیں گے اور اس کی حقیقت بتادیں گے اس وقت تم خود جان لوگے کہ جس شخص میں ننانوے کروڑوں باتیں اسلام کی ہوں اور صرف ایک بات کفر کی ہو وہ بھی بحکم خدا اور رسول و باجماع مسلمین کافر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۳۲)......آگے چل کر دُم چھلا کہتا ہے کہ:

”مولوی مشتاق اعراب غلط پڑھتے ہیں عربی عبارت پڑھنے سے عاجز ہیں۔“

۲۸۰

غیر ذالک من الخرافات.

در بھنگی جی! آپ دُم چھلے کو سمجھایئے کہ بیٹا اگر مولوی مشتاق احمد صاحب عالم فاضل نہیں اور ان کو عربی عبارت پڑھنے کی قابلیت نہیں تو اس سے تمہارا کفر کیوں کر اٹھ گیا۔

در بھنگی جی! اگر ہم آپ کے دُم چھلے کی مان بھی لیں کہ بالفرض جناب مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب عربی عبارت نہیں پڑھ سکتے تو اس سے کیا ہوا آخر تو وہ آپ کے خصم ہیں انہیں کے مقابلہ میں تو آپ کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا تھا اور بیسیوں ناپاک بہانے پیش کر کے ان کے آہنیں شکنجے سے اپنی جان بچائی تھی۔ دیوبندی دھرم ایسا ہی پوچ اور لچر اور مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ بودا ہے کہ اس کے کفریات کو رد کرنے کے لیے کچھ بہت زائد علم کی ضرورت نہیں ایک بچہ بھی جس نے صرف اردو پڑھ لی ہو وہ اگر دیوبندی دھرم کی کتب ملعونہ سمجھ کر دیکھ لے تو وہ بعونہ تعالیٰ دیوبندیت کے پُرزے 53 اڑا سکتا اور دیوبندیوں کے مونہوں میں قہر الٰہی کے پتھر ٹھونس سکتا ہے۔ آخر یہ تو آپ نے بھی دیکھ لیا کہ جناب مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب دہلوی زید مجدہم جو بقول دُم چھلے کے عربی عبارت بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے ان کے مقابلہ میں آپ سا ابن شیر خدا بھی

بھیگی بلی اور بھاگی لومڑی بن گیا۔ وللہ الحمد

(۳۴۳)......دُم چھلا لکھتا ہے:

”مولوی مشتاق اور مولوی حشمت علی دونوں کی مجلس وعظ کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ اپنے سنی بھائیوں کو دیوبندی علما کے مواعظ سننے سے روکتے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ابوجہل کے بتائے ہوئے طریقے پر کیوں عمل کیا جاتا ہے۔“

دربھنگی جی! آپ کا دُم چھلا کذب وافترا کے ساتھ کفریات کے پھکنے بھی اڑاتا جاتا ہے ملاحظہ ہو حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم فرماتے ہیں: ۲۸۱

”اِیا کم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم“

یعنی بدمذہبوں سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تم کو فتنوں میں نہ ڈال دیں اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم فرماتے ہیں:

”لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم“

یعنی بدمذہبوں کے ساتھ مت بیٹھو ان کے ساتھ کھانا مت کھاؤ ان کے ساتھ پانی مت پیو، ان کے ساتھ شادی بیاہ مت کرو۔ اس قسم کے مضامین بکثرت احادیث نبویہ وآثار صحابہ وتابعین میں موجود ہیں۔ دُم چھلے نے ان احکام کو ابوجہل کا بتایا ہوا طریقہ کہا۔

54 **دربھنگی جی!** فرمائیے آپ کا دُم چھلا نئے کفر خبیث میں مبتلا ہوا یا نہیں؟ یہ سب جانے دیجیے خود قرآن عظیم فرماتا ہے:

”وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ“

یعنی اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے ساتھ مت بیٹھ۔ یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھیے کہ ظالم کون لوگ ہیں فرماتا ہے:

” وَالْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ“۔

یعنی کفار ہی لوگ ظالم ہیں۔ **کیوں دربھنگی جی!** دُم چھلے کے زعم ملعون میں قرآن پاک ابوجہل کے بتائیے ہوئے طریقہ کی تعلیم دے رہا ہے **والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ کیوں دربھنگی جی!** دم چھلے کا یہ اٹھارواں کفر ہوا یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

۲۸۴ (۳۴)......دُم چھُلا لکھتا ہے:

”بدھو گلزار جو کس قدر قابل ملامت اور مجرم انسان تھا کون سی ایسی خفیہ نیکی ہے جس نے اس کو بیٹھے بٹھائے سنی حنفی بنا دیا اور بہت سے پابند شرع دین دار مسلمان وہابی دیوبندی ہی بنے ہوئے ہیں۔“

دربھنگی جی! مناسب سمجھتا ہوں کہ دُم چھلے کے اس ہذیان القائے شیطان کا آپ ہی کی زبان سے رد کرا دوں۔ ذرا اس کا کان پکڑ کر چند بار اٹھائیے بٹھائیے اور فرمائیے کہ او دُم چھلے تو ہمارا دُم چھلا ہو کر ہمارا ہی رد کرتا ہے۔ سن اور کان کھول کر سن ہم اپنے رسالہ ”**اشد العذاب علی مسیلمة الپنجاب**“ مطبع قاسمی دیوبند کے صفحہ ۵ / پر لکھ چکے ہیں کہ:

”جو شخص توحید و رسالت اور تمام ضروریات دین پر ایمان لے آیا ہے اور
55 ان کو اسی طرح تسلیم کرتا ہے جیسے وہ ثابت ہوئے ہیں تو اب اگرچہ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہو ضرور مومن ہے اور خاتمہ بالخیر ہوا تو ضرور اس کو خدا چاہے نجاتِ حقیقی اور جنت ملے گی اور راحت ابدی کا مستحق ہے بخلاف اس بدنصیب کے جو نماز روزہ بھی ادا کرتا ہے اور تبلیغ اسلام میں ہندوستان ہی میں نہیں تمام یورپ کی

> خاک بھی چھانتا ہو بلکہ فرض کرو کہ اس کی سعی اور کوشش سے تمام یورپ کو اللہ تعالیٰ حقیقی ایمان و اسلام بھی عنایت فرمادے مگر اس دعوے ایمان و اسلام اور سعی بلیغ اور کوشش وسیع ان کے ساتھ انبیا علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کو خاتم الانبیا بمعنی آخر الانبیاء نہ جانتا ہو اللہ کو معاذ اللہ جھوٹا جانتا ہو یا ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے دین کا کام کرنے سے مغرور نہ ہونا چاہیے قابل لحاظ یہ ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں علیٰ ہذا القیاس کسی فاسق اور فاجر کو دیکھ کر اسے ذلیل اور بددین نہ سمجھے جب کہ ایمان اس کے قلب میں موجود ہے۔" ۲۸۳

یقین تو ہے کہ آپ کی یہ عبارت دیکھ کر دُم چھلے کے ہوش درست ہو گئے ہوں گے پھر بھی سن لیجیے کہ کوئی شخص اگرچہ بے نمازی داڑھی منڈا اور فاسق و فاجر بھی ہو لیکن اس کے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت کے ہونے چاہییں تو ہم اس کو سنی مسلمان اور اپنا دینی بھائی سمجھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو فسق و فجور سے توبہ کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ بخلاف اس مرتد ملعون کے جو لمبی داڑھی رکھے نماز پڑھے روزہ رکھے زکوۃ دے حج کرے لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذرہ برابر توہین کرے یا اس توہین کرنے والے کو مسلمان جانے وہ کافر مرتد ملعون بندۂ ابلیس ہے۔

(۳۵)......دُم چھلا لکھتا ہے:

> "مساجد میں اس سے قبل امام دیوبندی خیال کا ہو یا بریلوی ہر دو کے پیچھے دونوں گروہ کے لوگ نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے مگر اب مساجد میں نفاق اور نفسانیت کی گرم بازاری ہے اور خدا کے گھر میں شیطان کا کام انجام دیا جا رہا ہے اسی کا نام بیداری ہے یہی سنیت و حنفیت کی ترقی ہے۔" 56

در بھنگی جی! فرمایئے کسی شہر کے لوگ بوجہ ناواقفی ضروریات دین کے منکروں کے

پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے ہوں پھر کسی عالم حقانی کے سمجھانے سے ان لوگوں کو اپنے اماموں میں سے بعض کا منکر ضروریات دین ہونا معلوم ہوا اور اس کے بعد وہ لوگ کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں جس کا منکر ضروریاتِ دین ہونا انہیں معلوم ہو چکا ہے تو فرمائیے کیا یہ ان لوگوں کی مذہبی بیداری نہیں کہی جائے گی کیا یہ سنیت وحنفیت کی ترقی نہیں ہے؟

ہاں در بھنگی جی! حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم فرماتے ہیں:

” لا تصلوا علیهم ولا تصلوا معهم “

یعنی بدمذہبوں کے جنازے کی نماز مت پڑھو اور ان کے ساتھ نماز مت پڑھو، ۲۸۴ بولیے علمائے اہل سنت اسی حکم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کرتے ہیں یا نہیں۔ دُم چھلا اس کو نفاق اور نفسانیت اور شیطانی کام کہہ کر تین نئے کفروں میں مبتلا ہوا یا نہیں یہاں تک دُم چھلے کے اکیس کفر ہوئے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۳۶)......دُم چھلا لکھتا ہے:

”اس سے قبل امام خواہ کسی گروہ کا ہو نماز جنازہ پڑھ لی جاتی تھی مگر اب ایک دفعہ نماز جنازہ ہوتی ہے تو دوسرے روز پھر قبر پر جا کر ادا کی جاتی ہے۔“

ہاں در بھنگی جی! اگر کوئی قادیانی کسی مسلمان کی نماز جنازہ پڑھا دے اور اس کو دفن کر دیا جائے تو اس کی نماز جنازہ ہوئی یا نہیں اور مسلمانوں پر اس کی نماز جنازہ کا فرض باقی رہا یا نہیں اور قبر پر جا کر پڑھنے کے سوا اس فرض کو ادا کرنے کی کیا صورت ہے جب دیوبندیہ بھی منکرین ضروریات دین ہیں تو ان کا اور قادیانیوں کا ایک ہی حکم ہے یا 57 نہیں پھر اس حکم شرعی کو دُم چھلا نفاق نفسانیت شیطانی کام کہہ کر اور تین نئے کفروں میں مبتلا ہوا یا نہیں۔ یہاں تک اس کے چوبیس کفر ہوئے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۳۷)......دُم چھلا لکھتا ہے:

> ”خراماں جلوس کے راستے میں کئی مسجدیں پڑیں جن میں نماز ظہر
> با جماعت ادا کی جارہی تھی مگر نہ تاج العلماء کو نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوئی
> نہ ان کے حواریوں کو ہاں اگر نصیب میں آیا تو یہ کہ مسجدوں کے سامنے شور وغل
> مچاتے چلے جائیں۔“

در بھنگی جی! جس دھرم میں خدا بھی معاذ اللہ جھوٹا ہو اس کے گروگھنٹال اور دُم چھلے
سب کے سب جھوٹ نہ بولیں یہ کیوں کر سمجھ میں آسکتا ہے حضور پُرنور مرشد برحق والا
حضرت بالا برکت تاج العلماء فخر العرفاء جامع فضائل وحسنات شاہزادۂ خاندانِ
برکات حاوی فروع واصول گل بوستانِ آل رسول حضرت مولانا مولوی حافظ وقاری ۲۸۵
مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی مارہری دام ظلہم العالی زیب
سجادۂ قادریہ برکاتیہ کے مبارک جلوس کے راستے میں کوئی ایسی مسجد نہیں ملی جس میں
نماز ظہر باجماعت ادا ہو رہی تھی البتہ خانقاہ عالیہ اشرفیہ کی مسجد کے سامنے جب جلوس
پہنچا ہے تو اذان ہوئی حضور پرنور تاج العلماء دامت برکاتہم القدسیہ نے چاہا کہ یہیں اتر
کر نماز پڑھ لی جائے لیکن کفش برداروں نے عرض کیا کہ صبح آٹھ بجے سے جو لوگ
آئے ہوئے ہیں بالخصوص چھوٹے چھوٹے کمسن بچے جن کو صبح سے آئے ہوئے اب
ڈھائی بج چکے ہیں اگر حضور یہیں نماز پڑھیں گے تو وہ سب بھی یہیں ٹھہر جائیں گے اور
ان کو اور زائد تکلیف ہو جائے گی اس لیے اگر حضور والا قیام گاہ پر نزولِ اجلال فرما کر
نماز پڑھیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ خدام کی یہ عرض قبول فرمائی گئی اور قیام گاہ پر پہنچ کر
بحمدہ تعالیٰ جماعت کثیرہ کے ساتھ نماز ظہر ادا فرمائی گئی۔ جلوس کے ساتھ مسلمان شوق
وذوق سے فرط خوشی کے ساتھ اللہ اکبر و یارسول اللہ کے نعرے لگا رہے تھے دُم چھلا 58
اسے شور وغل مچانا کہتا ہے۔ کیوں کہ **در بھنگی جی!** جو شخص ذکر خدا اور رسول جل جلالہ وصلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شور وغل مچانا کہے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں۔ یہ نئے دو کفر اور مل کر
یہاں تک دُم چھلے کے چھبیس کفر ہوئے یا نہیں؟ بینوا توجروا

افسوس! دیو کے بندوں کو کیا ہو گیا۔ گاندھی کی آندھی کے زمانے میں مشرک کافر بت پرست گنگوہی بند گاندھی کی جے کے نعرے انہیں دیوبندیوں مشرک پرستوں نے جلسوں میں بازاروں میں مسجدوں کے سامنے بلکہ خود مسجدوں کے اندر لگائے اور لگوائے وہ سب آنکھوں کا سکھ اور کلیجوں کی ٹھنڈک تھا مگر خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے ذکر مبارک کے نعرے سن کر کھوپڑی کا کیڑا اُکلبلانے لگا جگر پر سانپ لوٹ گیا پیٹ دُکھنے لگا اور اسے شور و غل مچانا کہہ دیا۔ بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَلًا فَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ۔

(۳۸)......دُم چھلا لکھتا ہے: ۲۸۶

> ''بالکل جھوٹ ہے کہ ہم نے مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کو مولوی حشمت علی اور مولوی مشتاق سے مناظرہ کے لیے بلایا جب کہ ہم خود اس کے لیے ہر وقت تیار ہیں ہم کو کیا ضرورت کہ ہم ایک ایسے فاضل کو مناظرہ کے لیے تکلیف دیں جس نے بڑے خاں صاحب کا ناک میں دم کر دیا خان صاحب مر گئے مگر اپنا اقراری کفر نہ ہٹا سکے۔''

دربھنگی جی! آپ تو اڑ نہیں سکتے مگر دم چھلا آپ کو آسمان تک اڑانا چاہتا ہے۔ کہاں آپ سوکھی ہوئی بوسیدہ ہڈیوں کی گٹھری اور کہاں حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ عالی دم چھلے کو آپ کے فضائل و کمالات سے واقفیت نہیں مگر ہم تو آپ کے گھر کے بھیدی ہیں ہم تو جانتے ہیں کہ آپ حضور پُر نور امام اہل سنت مجدد دین و ملت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادمان بارگاہ اور کفش برداروں کے حضور بھی لائق خطاب نہیں آپ تو سنی مدارس کے متوسط طلبہ سے بھی علمی مناظرہ ہرگز نہیں کر سکتے آپ جب چاہیں تجربہ کر لیں آپ کی دہن دوزی کے لیے سنی مدارس کے طلبہ ہر وقت بعونہ تعالیٰ موجود ہیں۔ جو ان شاء اللہ العزیز ساکت محض

59

کردیں گے۔ دُم چھلے کو یہ خیال ہے کہ دنیا آپ کے نمایا کرناموں کو فراموش کر چکی ہے اور آپ کا بار بار مناظروں سے پیٹھ دکھا کر بھاگنا لوگوں کو یاد نہیں رہا ہے بریلی کی سرائے میں مدرسۂ اہل سنت کے طلبہ جب مناظرہ کے طالب ہوئے ہر چند آپ نے دربھنگی جی کو بلایا مگر آپ کو کسی طرح ہمت نہ ہوئی آخران طلبۂ اہل سنت نے خود ان اکی اجازت چاہی اس کی بھی اجازت نہ دی سید اکرام حسین صاحب وعیرہ کسی تیسرے کے یہاں چلنے کو کہا اس پر بھی تیار نہ ہوئے حفظ امن کا بہانہ کیا اس کا بھی اطمینان دلایا مگر آپ کے پور کھ یہ تھے کہ فرار ہی کیے گئے اسی پر دُم چھلے کی یہ اچھل کود ہے۔

۳۸۷ **کیوں دربھنگی جی!** یاد ہے کہ مداری دروازہ کے جلسہ میں جب آپ بریلی آئے تو طلباے اہل سنت آپ کے وعظ کی مجلس میں پہنچے اور مناظرہ کی اجازت چاہی تو مجلس وعظ کی آڑلی صبح کو پھر اہل سنت نے قاضی خلیل کے مکان پر گھیرا تو تیار نہ ہوئے اور دربھنگہ روانہ ہو گئے۔

کیوں دربھنگی جی! پوکھریرا ضلع مظفر پور میں جو عاجزی و بے کسی آپ کو نصیب ہوئی تھی یاد ہے **کیوں دربھنگی جی!** بھاگلپور پہنچ کر مناظرہ مناظرہ کا شور مچانا بریلی شریف سے علماے اہل سنت کا آپ کے تعاقب میں تشریف لے جانا مناظرہ کا چیلنج سن کر آپ کا دم نکل جانا اور جب آپ کسی طرح مناظرہ کے لیے تیار نہ ہوئے تو علماے اسلام کا اعلان مباہلہ فرمانا اس کی خبر ملتے ہی دُم دبا کر دم چرا کر آپ کا دربھنگہ بھاگ جانا کیا آپ بھول گئے۔

60 **کیوں دربھنگی جی!** پٹنہ پہنچ کر علماے اہل سنت پر آپ کا غرانا اور جب شیران اسلام مثل شیر بیشۂ سنت سیف اللہ المسلول حضرت مولانا محمد ہدایت رسول صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وحضرت مولانا مولوی محمد ضیاؤ الدین صاحب پیلی بھیتی مدیر تحفۂ حنفیہ وغیر ہما آپ کی خبر لینے کے لیے تیار ہو گئے تو عین جلسہ میں اپنا رومال اور ڈبیا

چھوڑ کر غائب ہو جانا کیا آپ کو یاد نہیں رہا۔

کیوں در بھنگی جی! راندیر ضلع سورت میں آپ کا تشریف لانا اور جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت کا سامنا ہوگا تو پردہ دار گاڑی میں بیٹھ کر اسٹیشن کو روانہ ہو جانا اور وہاں سے دیوبند کو نوک دُم فرار فرمانا کیا آپ فراموش کر گئے۔

کیوں در بھنگی جی! ابوہر منڈی ضلع فیروز پور میں آپ کا مناظرہ کے لیے پہنچ کر بہت کچھ گرمجوشی دکھانا اور حضرت مولانا ابوالبرکات مولوی سید احمد صاحب الوری دامت معالیہم ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور اور حضرت جمال الملۃ مولانا مولوی محمد اجمل شاہ صاحب قادری ناظم دار العلوم اہل سنت سنبھل مراد آباد اور حضرت شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام والمسلمین مولانا مولوی ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنوی دامت فیوضہم کے پہنچتے ہی آپ کا روپوش ہو جانا جس گھر کے اندر آپ پردہ نشین ہو کر بیٹھے تھے اسی کے دروازہ پر اہل سنت کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہونا۔ شیر بیشۂ سنت کا آپ کے دروازہ پر آپ کو للکارنا یکلخت چار گھنٹے تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت و مرتبت کا مبارک بیان اور کفریات ملعونہ دیوبندیہ کا روشن بتیاں آپ کو سنا سنا کر کیا جانا گویا آپ کی چھاتیوں پر مونگ دلا جانا اور آپ کا گھر کے اندر ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنا رہنا اور بالآخر صبح ہی کی گاڑی سے بھٹنڈہ کی طرف بھاگ جانا کیا آپ کو نسیاً منسیا ہو گیا ہے۔ دم چھلے نے حضور پُر نور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کر کے اپنے دل کی طرح اپنا منہ بھی کالا کیا ہے ہمیں اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہاں گزارش صرف اتنا کئے دیتے ہیں کہ۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے
کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے
کہ یہ وار وار سے پار ہے

گنگوہی جی کے مقربین پہنچ کر ان کی روح سے پوچھو تو تمھیں وہ بتائیں گے کہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانگزا حملوں کا تصور کرکے ان کی روح قبر میں تھرا اٹھتی ہوگی پہلے گنگوہی جی کی آنکھیں تھیں (یعنی ظاہری ورنہ باطنی تو پہلے ہی سے پھوٹ چکی تھیں) لیکن اس نائب مصطفیٰ شیر خدا کے مقابل ایک حرف نہیں لکھ سکے پھر ظاہری آنکھیں بھی پھوٹ گئیں تو دوسرے سے بھی کچھ نہیں لکھوا سکے یہاں تک کہ مر کر مٹی میں مل گئے مگر اپنا کفر اٹھانے کے لیے اپنے لب نہیں کھول سکے۔ یا تھانوی جی کی ۲۸۹ جانِ زار سے پوچھو عمر بھر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھاگتے ہی رہے اور اب بحمدہ تعالیٰ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لیووں سے بھاگتے ہیں۔ اور اب تو خدائے پاک جل جلالہ نے ان کو اسے شرمناک مرض میں مبتلا کردیا ہے جس کا نام لیتے ہوئے ان کے اذناب کو شرم آجاتی ہے یہ سب کچھ ردی و سقیم حالت ہوچکی اور ہو رہی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اور زائد ہوگی مگر اپنے کفر کو اٹھانے کے لیے کچھ بول سکیں یہ باطل و محال ہے وللہ الحمد

(۳۹)......دُم چھلا لکھتا ہے:

> "ان کے (یعنی حضرت شیر بیشۂ سنت مولانا حشمت علی صاحب کے) مقابلہ کے لیے ابن شیر خدا کو تکلیف کوئی بریلوی پاگل خانہ کا تربیت یافتہ دے تو دے مالیگاؤں میں تو ایسے بیوقوف نہیں ہیں۔"

دربھنگی جی! ذرا دم چھلے سے کہیے کہ بریلی میں پاگلوں کی مرمت اور ان کا علاج 62 کرکے ان کا دماغ درست کردیا جاتا ہے دم چھلا بھی وہیں تو پوری طرح حضرت شیر بیشۂ سنت سے واقف نہیں مگر آپ کے تو وہ بہت دنوں سے خصم ہیں آپ تو خوب

جانتے ہیں۔ فرمائیے یہ وہی مثال ہوئی یا نہیں کہ گھوڑے کے نعل لگائے جا رہے تھے ادھر سے ایک بینڈ کی بھی پھدکتی ہوئی جا رہی تھیں گھوڑے کے نعل لگتے دیکھ کر بینڈ کی صاحبہ نے بھی ٹانگ اٹھا دی کہ ان کے بھی نعل ٹھونک دیا جائے۔

در بھنگی جی! معلوم ہوتا ہے دم چھلے کو اس مقام کی ہوا لگی ہے جہاں کفر و ضلالت کے دیو بند ہیں۔

(۴۰)...... وہابیہ دیوبندیہ کذابیہ اپنے وہمی زعمی معبود کاذب بالفعل کی سنت اس
قدر زور سے پکے ہوئے ہیں کہ بغیر کذب و افترا تہمت و بہتان کے پھکنے اڑائے ٹکڑا
نہیں توڑتے چنانچہ دُم چھلا لکھتا ہے: ۴۹۰

> ”مولوی مشتاق نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور کہنے لگے یہاں کے جاہلوں نے بڑا فساد برپا کیا ہے اور خواہ مخواہ چاہتے ہیں کہ آپ سے مناظرہ ہو بڑے فساد اور قتل کا خطرہ ہے میں نے ان جاہلوں کو بہت منع کیا کہ میرے ہمراہ نہ چلو میں تنہا ملاقات کر کے آتا ہوں مگر ان جہلا نے ایک نہ سنی اور میرے ساتھ چلے آئے یہ لوگ فساد پر تلے ہوئے ہیں یہ سن کر مولانا مرتضی حسن (در بھنگی) نے کہا پھر ایسا کام کیوں کرو جس میں فساد ہو اور مسلمان بھائی آپس میں لڑیں مولانا مشتاق احمد صاحب نے فرمایا میں بھی تو یہی چاہتا ہوں مگر یہ ناداں اور جاہل لوگ ہیں۔“

در بھنگی جی! ہم اس بات کے انصاف کا ٹوکرا آپ ہی کے سر پر رکھتے ہیں۔ کیا دُم
چھلے نے اس ملعون عبارت میں کذب و افترا کے چلتے سور نہیں نگلے۔ ہم جانتے ہیں کہ 63
اس عبارت کو دیکھ کر ہر وہ شخص جو محلۂ قلعہ کی مسجد میں اس وقت حاضر تھا دم چھلے پر نفرین
و ملامت کرتا ہوگا بلکہ خود اس کا راس پر لعنت کرتا ہوگا۔ فلعنة اللّٰہ علی الکاذبین

(۴۱)...... مسلمانوں پر روشن ہے کہ اللہ عزوجل کی سنت کریمہ ہے کہ کذابوں مفتریوں کے عین کذب وافترا میں ان کے کذب وافترا کی دلیل رکھ دیتا ہے۔ ابھی تو دم چھلے نے یہ کہا کہ مولوی مشتاق احمد صاحب نے در بھنگی سے فرمایا کہ مناظرہ نہیں ہونا چاہیے اس سے فساد وقتل کا خطرہ ہے آگے چل کر اسی صفحہ پر کہتا ہے:

> "پھر سلسلہ مناظرہ میں مولوی حشمت علی کا ذکر آیا تو مولوی مشتاق نے کہا کہ واقعی مولوی حشمت علی سے مناظرہ میں آپ کی توہین بھی ہے۔"

ہاں در بھنگی جی! دم چھلے سے پوچھیے کہ جب مولانا مشتاق احمد صاحب نے مناظرہ سے انکار کر کے پھر در بھنگی جی کو مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ یا آپ در بھنگی جی نے مناظرہ میں فساد بتا کر پھر اسی فساد پر آمادگی ظاہر کی۔ غرض یہ عبارت دم چھلے کی کذابی کا بہ آواز بلند اعلان کر رہی ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جناب مولانا مشتاق احمد صاحب نے در بھنگی جی سے یہی فرمایا کہ حضرت مولانا محمد حشمت علی صاحب آپ سے مناظرہ کے لیے تیار ہیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت کا ذکر آنا تھا کہ آپ در بھنگی جی کو موت نظر آنے لگی اور آپ نے یا آپ کے دم چھلے نے یہ جواب دیا کہ مولوی حشمت علی سے مناظرہ میں در بھنگی جی کی توہین ہے۔ " الحق کلمة حق ارید بها باطل " یعنی کلام تو حق ہے لیکن اس کو باطل معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

در بھنگی جی! واقعی حضرت شیر بیشۂ سنت سے اگر آپ کا مناظرہ ہوتا تو بعونہ تعالیٰ یقیناً آپ کی توہین ہوتی آپ کے کفر وارتداد کو ہر شخص آفتاب سے زائد روشن طور پر دیکھ لیتا اور آپ کی بے کسی وعاجزی مجمع میں ظاہر ہو جاتی پھر جب آپ کو توبہ کی توفیق نہ ہوتی تو سارا مجمع دیکھ لیتا کہ آپ " لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ "۔ کے مصداق ہیں۔ اسی لیے حضرت شیر بیشۂ سنت کے ذکر ہی سے آپ در بھنگی اور ہر دیوبندی کو خوف لگتا ہے۔

ہیبت حق ست این از خلق نیست
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

(۴۲)......دُم چھلا لکھتا ہے:

> ”مولانا مرتضٰی حسن نے کہا کہ آپ مناظرہ مناظرہ کہتے ہیں لیکن میری کتابوں میں سے ایک کا بھی جواب آپ یا آپ کے بزرگوں کی طرف سے دیا گیا مولوی مشتاق نے کہا میں تو اس قابل نہیں ہوں مولانا مرتضٰی حسن نے کہا پہلے میری لکھی ہوئی کتابوں کا جواب لکھ دو پھر تقریری مناظرہ کا شوق ظاہر کرو۔“ ۲۹۲

دربھنگی جی! وہ دیکھیے دم چھلے نے اپنا سوت کپاس کر لیا۔ اپنی چنائی آپ ہی ڈھائی۔ ابھی کہہ چکا ہے کہ مولانا مشتاق احمد صاحب نے مناظرہ سے انکار کر دیا اور اب کہتا ہے کہ دربھنگی جی نے کہا کہ ”آپ مناظرہ مناظرہ کہتے ہیں پہلے میری کتابوں کا جواب لکھ دو“ اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ جناب مولانا مشتاق احمد صاحب جا کر دربھنگی کے دم پر سوار ہو گئے اور بار بار مناظرہ کا تقاضا فرمایا جس سے آپ دربھنگی جی حواس باختہ ہو گئے اور اپنا پیچھا شیرانِ سنت سے چھڑانے کے لیے یہ جنونی شرط پیش کی کہ پہلے میری کتابوں کا جواب لکھ دو پھر مناظرہ میرے ساتھ کرو۔

کیوں دربھنگی جی! اس عبارت نے دُم چھلے کے کذب وافترا کا کیسا پردہ کھول دیا۔ وللہ الحمد

(۴۳)......**دربھنگی جی!** آپ نے اپنے چار گالی ناموں پر افتخار فرمایا ہے کہ ان کا
65 جواب نہیں ہوا ”تزکیۃ الخواطر، السحاب المدرار، توضیح البیان، شکوۂ الحاد نمبر ۳“ اور کہا ہے کہ ان کا جواب لکھ دو پھر مناظرہ میرے ساتھ کرو۔

دربھنگی جی! اگر خدا نے آپ کو آنکھیں دی ہیں تو دیکھیے ”وقعات انسان وخال

السنان، الموت الاحمر، العذاب البئیس، بارش سنگی، پیکان جاں گداز، چابک لیث بطش غیب، نوک تیر بر جگر بے پیر، قہر قہار بر روئے ناہنجار، اتمام حجت" وغیرہا رسائل مبارکہ، آپ کے رسائل ملعونہ میں جس قدر قابل جواب باتیں تھیں ان سب کا دندان شکن رد کر دیا گیا۔ جن کا جواب دینا آج تک آپ کو اور ساری وہابی پارٹی کو نصیب نہ ہوا اور ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی نہ ہوگا۔ لیکن ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان رسائل مبارکہ میں آپ کی دو ورقیوں کی طرح ٹٹیوں ڈومنیوں کے مہذب بول نہیں ہیں نہ اجودھیا باشی "شہاب ثاقب" کی طرح ان میں رنڈیوں بھٹیاریوں کے پھکر ہیں نہ ان میں دیوبندی دھرم کی لال کتبیہ "سیف النقی" کی طرح غلیظ فحش ابلیسی فحش قانونی فحش ہیں اور یقیناً ہم اور ۲۹۳
ہمارے علمائے کرام آپ کی گالیوں کا جواب نہیں دے سکتے ہمارا رب جل جلالہ فرماتا ہے:

فَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰھُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔"

(۴۴)...... **در بھنگی جی!** آپ نے مردان حق شیران بیشۂ سنت کے سامنے آنے کے لیے یہ شرط پیش کی ہمیں یقین ہے کہ کسی آریہ پادری قادیانی کو بھی نہ سوجھی ہوگی ورنہ جب مسلمان کسی آریہ یا قادیانی یا پادری کو چیلنج مناظرہ دیتے تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے کہ پہلے میری کتابوں کا جواب لکھ دو پھر مجھ سے مناظرہ کرو۔

کیوں در بھنگی جی! آگے بڑھ کر آپ خود کہتے ہیں:

> "میرے مخاطب مولوی احمد رضا خان صاحب تھے وہ مر گئے تو اب مولوی حامد رضا خان صاحب ہیں اور آپ کو میں اس قابل نہیں سمجھتا پھر
> مناظرہ ہی کیا۔" 66

حضور پُر نور امام اہل سنت مجدد دین و ملت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقط ان ساڑھے تین سو تصانیف قدسیہ کا جو صرف ردو ہابیہ میں ہیں آپ سے یا آپ

کے کسی بڑے بوڑھے پُرانے سیانے پُرکھے یا چھوٹے لونڈے جن کی پوٹے دم چھلے سے جواب ہوسکا ہے اور اگر نہیں ہوسکا اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک نہیں ہوسکتا تو کیوں کر آپ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخاطب ہوسکتے ہیں۔ آپ نے مر گئے کہہ کر ہم مسلمانان اہل سنت کا دل دکھایا ہے، سنیے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو سنی مسلمان اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کی محبت والفت میں مرتا ہے وہ حیات ابدی پاتا ہے: ''ألا اِنّ أولیاء اللّٰہ لا یموتون واِنما النقل من دارٍ الیٰ دارٍ''۔

کشتگان خنجر تسلیم را ۲۹۴
ہر زمان از غیب جانے دیگر ست

جیتے ہیں وہ مرتے نہیں مرتے ہیں جو تم پر
یہ موت جدا مرنے سے مر جانا جدا ہے

تمہیں اگر موت کی کیفیت معلوم کرنی ہو تو نانوتوی وگنگوہی وانبیٹھوی کے مقر میں پہنچ کر ان کی روحوں سے دریافت کرو تو وہ تمھیں '' لا یموت فیھا ولا یحی'' اور ''یَأتِیهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَّمِنْ وَّرَائِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ '' کی تفسیر اچھی طرح سمجھا دیں گے۔

(۴۵)......دُم چھلا لکھتا ہے:

''سالہا سال سے کفر وارتداد کی بدبودار اور نجس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور دن بدن تحت الثری کو چلے جاتے ہیں مگر زبان پر اگر آتا ہے تو یہی کہ 67
ہم دوسروں کو کافر ثابت کریں گے کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اپنے اور اپنے بڑوں کے کفر میں تو شک کی مطلق گنجائش نہیں ہاں دوسروں کے کفر ثابت

کرنے کی کوشش کر کے لأملئن جهنم کے محکم کی تعمیل کریں گے۔‘‘

کیوں در بھنگی جی! دُم چھلے نے آپ کے کرتوت اور گندی حالت کی کیسی سچی تصویر اتار کر رکھ دی۔ واقعی اس کی تو آپ کو اور آپ کے بڑوں کو توفیق نہ ہوئی کہ اپنا کفر اٹھا سکیں اور نہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہو سکتی ہے ہاں یہ تو آپ کو ضرور آتا ہے کہ نٹنیوں ڈومنیوں کی طرح آئینہ میں اپنی صورت زیبا دیکھ دیکھ کر تہذیب و شرافت میں ڈوبے ہوئے الفاظ کالا کافر لال کافر حرامی مجہول النسب والد الزنا وغیرہ لکھ کر اپنے ان شیر خدا ہونے کا کافی ثبوت دے دیتے ہیں، ایں شیر خدا وہی ہوتا ہے جو ہمیشہ دُم دبا کر سوراخوں میں چھپتا پھرے جسے کبھی میدان مناظرہ میں آنے کی ہمت نہ ہو جو کبھی مردوں و منہ نہ ۲۹۵
دکھائے ہاں گھر کے اندر پردہ میں بیٹھ کر ’’شکوۂ الحاد‘‘ وغیرہ گالی نامے چھاپتا رہے۔

در بھنگی جی! افسوس کہ مالیگاؤں میں آپ حضرت شیر بیشۂ سنت کے سامنے نہیں آئے ورنہ آپ کے اکباری کبیر جناب تھانوی صاحب کے منہ سے اپنی مسلمانی اور سنیت آپ کے اوپر ثابت کر دیتے۔ بہر حال فراعنہ وہابیت و نماردۂ دیوبندیت کا بالکل یہی حال ہے جو دم چھلے نے بین کیا کہ قرن گزرے جگ بیتے کہ کفر و ارتداد اور زندقہ والحاد کی بدبودار اور نجس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور روز بروز تحت الثریٰ کو دھنستے چلے جاتے ہیں خود تو اپنے کفر کو اسلام بنانے کی ہمت نہیں نہ مسلمان ہونے کی توفیق مگر زبان پر یہی رٹ ہے کہ ہمارے کفر پر کیوں بحث ہے ہم کافر ہیں ہوا کریں ہمارے کفر سے تم کو کیا غرض۔ ہمارے کفر و اسلام پر بحث چھوڑو ہاں تم اپنی مسلمانی دکھاؤ اپنا اسلام ثابت کر دو۔

کیوں در بھنگی جی! دم چھلے نے جو کچھ لکھا ہے اس کا یہی مطلب ہے یا نہیں؟ 68

(۴۶)......دم چھلا لکھتا ہے:

’’ابن شیر خدا سے اگر مناظرہ کی ہوس ہے تو پہلے مالیگاؤں کے مقامی

مقابلوں کے مطالبات سے سبک دوشی اصل کرو اس وقت ہم صرف ایک ہی مطالبہ پر بس کرتے ہیں اگر آئندہ جواب دیا تو پھر ہم لاجواب مطالبات پیش کریں گے جواب کے لیے ایک ماہ کی مدت منظور کرتے ہیں۔“

در بھنگی جی! آپ کا کیا منہ ہے کہ حضرت شیر بیشۂ سنت آپ کو منہ لگائیں وہ تو بحمدہ تعالیٰ آپ کے دھرم گرو تھانوی جی کو شکست فاحش دے چکے ہیں۔ مالیگاؤں میں بھی آپ سے ہرگز تخاطب نہ ہوتا مگر آپ ہی کے دم چھلوں نے گم نام اشتہارات اس مضمون کے چسپاں کرائے کہ اے سنیت کا دعویٰ کرنے والو ٹھہر جاؤ ابن شیر خدا آتے
۲۹۶ ہیں ان سے مقابلہ کر کے جانا۔ اسی لیے آپ کو چھیڑا گیا اور بحمدہ تعالیٰ احقاق حق و ابطال باطل پوری طرح کر دیا گیا۔ دم چھلا بھی ”آں چہ آدم می کند بوزینہ ہم“ پر عمل کرتے ہوئے اہل سنت کی سنت پکڑنا چاہتا ہے۔ خود آپ کی پیش کی ہوئی صورت حضرت شیر بیشۂ سنت نے منظور فرمالی اور اپ کو بذریعۂ الفقیہ اس کی اطلاع بھی کر دی گئی اور آپ کے صرف ہاں یا نہ کہنے کے لیے ایک مہینے کی مدت مقرر کر دی رجسٹری آپ کو پہنچ گئی رسید وصول ہو گئی آپ کو تیسرا مہینہ ہے کہ صدائے بر نخاست یعنی ؎

کچھ ایسے سوئے ہیں سونے والے
کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

دم چھلا بھی اس کی نقل اتارتا ہے۔

در بھنگی جی! آپ دم چھلے سے کہیے کہ تو خاموش بیٹھ ہمارے اور ہمارے خصم کے
69 درمیان دخل دینے کا تجھے کیا حق ہے۔ بڑوں کی باتوں میں دخل دینا بے تمیزی ہے تجھے قابل خطاب ہی کون جانتا ہے کہ تو بڑھ بڑھ کر باتیں مارتا ہے۔

در بھنگی جی! ہم اس کے تمام مطالبات و ہزلیات وخرافات ولغویات کا ان شاءاللہ

تعالیٰ رد بلیغ کردیں گے لیکن چوں کہ ہم کو معلوم ہے کہ دم چھلے کی پشت پر آپ ہی سوار ہیں اور آپ ہی کی زبان اس کے منہ میں ہے اس لیے ہم جو کچھ کہیں گے آپ ہی کو مخاطب بنا کر۔ والعون من اللہ الملک الأکبر

(۴۷)...... **در بھنگی جی!** ہم آپ کے دُم چھلے کی بعونہ تعالیٰ دندان شکنی و دہن دوزی
بھی کر دیں اس کے بعد بھی اس بات کی امید نہیں کہ آپ در بھنگی جی سامنے آئیں یا دم
چھلے کا کوئی بڑا انور شاہ کشمیری یا شبیر احمد دیوبندی یا عبدالشکور کاکوروی مناظرہ پر آمادہ
ہو کیوں کہ دم چھلا لکھتا ہے: ''اگر جواب دیا تو پھر ہم لاجواب مطالبات پیش کریں گے''
یعنی گھر میں بیٹھ کر پردہ کے اندر سے سوالات ہوتے رہیں گے نہ سوالات ختم ہوں گے نہ ۲۹۷
مردوں کو منہ دکھانے کی نوبت آئے گی تف ہے ایسی حیا پر اور تھوک ہے ایسی غیرت پر۔

مسلمانو! اللہ انصاف کیا یہی بھولی صورتیں نازنین مورتیں مردوں کے منہ لگانے کے قابل ہیں۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ اکڑ کر کیوں چلتے ہو؟ شیر سے لڑیں گے، کانپتے کیوں ہو؟ ڈر لگتا ہے۔

(۴۸)...... مالیگاؤں کے گیارہ دیوبندی مولویوں میں سے ایک مولوی محمد یوسف صاحب ہیں جن کی کرامت یہ ہے کہ وہ نیک بد کافر مسلمان مرتد ملعون سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ حضرت شیر بیشۂ سنت نے جب در بھنگی جی کو چیلنج مناظرہ دیا تو انہیں تو مارِ سکوت سونگھ گیا لیکن مولوی واحد العین صاحب در بھنگی جی کو اپنے پس پشت لے کر خود اچھل کر سامنے آئے اور جب مناظرہ حضرت شیر بیشۂ سنت نے ان کے ساتھ کرنا بھی منظور فرمالیا تو پھر الوپ ہوگئے دم چھلے نے انہیں مولوی واحد العین صاحب کا ایک افترائی خط صفحہ ۲۶ ر سے صفحہ ۲۹ ر تک نقل کیا ہے جس میں آٹھ مہمل سوالات ہیں اسی خط کی تمہید میں مولوی واحد العین صاحب فرماتے ہیں:

''آپ نے جب ابوہر منڈی ضلع فیروز پور میں حضرت ابن شیر خدا کے

> ساتھ مناظرہ کی نسبت اپنی مجلس میں ذکر کیا تھا تو حضرت موصوف نے ایک رئیس کی معرفت آپ کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ کو مناظرہ کا شوق ہے تو مولوی حامد خاں صاحب اور جن جن علما کے نام میں عرض کروں ان کی ہار جیت ہوگی میں اپنی طرف سے بھی جن جن حضرات کے دستخط آپ کہیں گے کرا کر شائع کردوں گا۔“

ہاں دربھنگی جی! آپ کے واحد العین صاحب نے آپ کی یہ فرمائش تو بیان کر مگر حضرت شیر بیشۂ سنت اس کا جواب جو عطا فرمایا وہ ہضم کر گئے اس کا ذکر بھی اپنی زبان پر نہ لائے سینے حضرت سنت اس کے جواب میں انھیں رئیس کی معرفت کہلا بھیجا تھا کہ ۲۹۸ اس وقت ابو ہر کے وہابیہ نے آپ کو مناظرہ کے لیے بلایا ہے اور یہاں کے اہل سنت نے مجھے بھی مناظرہ ہی کے لیے بلوایا ہے اگر آپ کو اس شرط پر منظرہ فرمانا تھا تو یہاں آنے کی تکلیف کیوں اٹھائی۔ دیو بند سے اسی شرط پو مناظرہ فرمانا تھا تو یہاں آنے کی تکلیف کیوں اٹھائی۔ دیو بند سے اسی شرط کا اعلان چھاپ کر بھیج دیتے۔ اب یہاں آکر آپ یہ شرط بڑھاتے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ گھر سے یہی نیت کر کے چلے تھے کہ کوئی نرم لقمہ بغیر کانٹے کا نوالہ بغیر ہڈی کی بوٹی مل جائے تو نوش جان کر لیں گے مگر یہاں آکر پتہ چلا کہ برے کڑے سے پالا پڑا ہے حضم اپنے بوتے کا نہیں تو میرے سامنے آئے بھی نہیں صرف میرے ذکر سے ڈر گئے۔ لہٰذا اس وقت مناظرہ کرنے کی آفت سے جان بچانے کے لیے یہ شرط لگوائی بہر حال آپ کی یہ گلی بی ہمیں بند کر دینا منظور ہے آپ نے جو زبانی کہلا بھیجا ہے ذرا مہربانی کر کے اس کو لکھ کرا اپنے دستخط سے مزین کر کے میرے پاس بھیج دیجیے پھر میں اور آپ دونوں ابو ہر منڈی میں ٹھہر کر میں 71 حضور پرنور حجۃ الاسلام مرشد الانام حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد حامد رضا خان حب قبلہ فاضل بریلوی مدظلہم الاقدس کا وکالت نامہ اپنے نام منگوالوں اور آپ مولوی اشرفعلی تھانوی کا وکالت نامہ اپنے نام منگوالیں پھر یہیں مناظرہ ہو جائے۔

کیوں دربھنگی جی! اس پیغام کو سن کر آپ ابو ہر سے دیو بند کو روانہ ہو گئے تھے یا نہیں؟ شرم! شرم! شرم! ہاں دربھنگی جی! پھر مالیگاؤں میں واحد العین صاحب کے ذریعہ سے آپنے یہی شرطیں پیش کروائی اس پر اخبار الفقیہ میں وہ قاہر چیلنج چھاپ کر آپ پر بذریعہ رجسٹری نازل کیا آپ ابت اس کے جواب سے مہر خاموشی برزبان اور سنگ صموت دو۔ وہاں ہمیں تین مہینے سے زائد ہو گئے رلیس آ گئی مگر جواب غائب۔ غیرت! غیرت!! غیرت!!! بہر حال اب پھر آپ کو لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ کو کچھ غیرت حیا شرم ہے تو اس اپنی پیش کی ہوئی شرط پر قائم رہو اور جلد اپنی مہر و دستخط سے شائع کراؤ کہ ہم دربھنگی جی تھانوی کے وکیل ہیں اور تھانوی کا مہری دستخطی وکالت نامہ اپنے نام حاصل کر کے حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کی خدمت میں بھیج دو پھر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت بھی حضور پرنور حجۃ الاسلام مدظلہم الاقدس کا مہری دستخطی وکالت نامہ اپنے نام حاصل کر کے تم کو بھیج دیں گے پھر بتراضی طرفین وقت و مقام مقرر کر کے مناظرہ ہو جائے۔ کہو منظور ہے۔ جواب دو! جلدی جواب دو! بہت جلد دو!!! العجل الوحا. الساعہ. خبر شرط ست! خبر شرط ست!! خبر شرط ست!!!

(۴۹)......مولوی واحد العین صاحب فرماتے ہیں:

> ”اگر مسلمان اپنے کلام کا صحیح معنی بیان کر کے تعین مراد لے اگر چہ واقع میں اس کا کلام معنی کفری کو بھی محتمل ہو تو بعد تعین مراد کوئی اس کو کافر کہہ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر اس کو کافر کہا جا سکتا ہے تو کلام محتمل ہے متکلم کی مراد معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے۔“

فاقول و باللہ التوفیق:

ہاں دربھنگی جی! یہ سب وہی ہے جو آپ نے ”شکوۂ الحاد“ میں صفحہ ۸؍ سے صفحہ ۲۴؍ تک کمائی اور واحد العین صاحب نے اٹھائی۔ سنیئے اگر کسی مسلمان سے کوئی ایسا کلمہ

صادر ہو جو کفری اور غیر کفری دونوں معنی کو محتمل ہے پھر جب اس پر مطارحہ کیا گیا تو اس
نے فوراً صحیح معنی بتادے تو بے شک اس کو مسلمان ہی کہا جائے گا لیکن اگر اس کے اس
قول کی شناعت و خباثت بیان کی جاتی رہے اس پر کفر کا فتویٰ شائع ہوتا رہے اس پر
برابر موخذہ جاری رہے کہ اگر تو نے یہ معنی مراد نہیں لیے تو صحیح معنی کو لیتے ہیں اور وہ
بتا سکے برسوں اس پر ضربات قاہرہ پڑی رہی اور وہ دم سادھے چپکے پڑے رہے اسی
طرح شہر خموشاں کو چل بسے یا کامل دس برس کے بعد بفرض باطل ایک معنی بتادے تو اس
صورت میں وہ یقیناً کافر مرتد ہے اور ثابت ہوگا کہ اس کلمہ کو بولتے وقت اس نے وہی
کفری معنی مراد لے تھے وہی اس کے ذہین میں رہے اور دس برس کے بعد اونے جو معنی ۳۰۰
بتائے وہ سالہا سال کو غور و فکر یا کسی دوسرے کی تلقین کا نتیجہ ہے۔

دربھنگی جی! یہ کلام محتمل میں تھا اور نانوتوی گنگوہی انبیٹھوی تھنوی کی عبارت ملعونہ تو معانی کفریہ میں متعین ہیں ان کے کوئی ایسے معنی ہو ہی نہیں سکتے جو کفر سے علیحدہ ہوں نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی تو مر کر مٹی میں مل چکے لیکن اپنے کفریات کے کوئی صحیح معنی نہ وہ خود بتا سکے نہ آج تک ان کا کوئی دم چھلا بتا سکتا ہے اور ایک بقیہ السیف تھانوی جی جو بحمدہ تعالیٰ ناگفتہ بہ بیماری میں مبتلا ہیں اور اپنی زندگی کی آخری سانسیں ہزار خراب پوری کر رہے ہیں وہ بھی عبارت ''حفظ الایمان'' کے کوئی صحیح معنی نہ بتا سکے اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی نہیں بتا سکتے دس برس کامل ضربات قاہر جھیل کر ایک رسلیا مسماہ ''بسط البنان'' چھپوائی جس میں اپنے آپ کو کافر لکھ دیا اپنے کفر کا اقرار کر لیا اس سے زائد اور کیا امر کا ثبوت درکار ہے کہ عبارات دیوبندیہ کفر میں متعین ہیں اور کسی طرح ان کے ایسے معنی نہیں ہو سکتے جو کفر سے علاحدہ ہوں۔ فالله البالغه 73

(۵۰)......واحد العین صاحب کا دوسرا سوال یہ کہ:

''عمرو زید کی نسبت حلفیہ بیان کرے کہ اس نے خدائے قدوس یا سرور

عالم کی صریح توہین کی یا عقائد کفریہ اس کی طرف نسبت کرے جس کی بنا پر زید کی تکفیر عمرو پر ضروری تھی اور پھر بھی عمرو زید کو کافر نہ کہے اور اسی کو مفتی بہ اور اپنا مذہب قرار دے تو عمرو کافر ہوا یا نہیں؟''

دربھنگی جی! یہ بھی وہی قے ہے جو صفحہ ۲۴ر سے ۴۶ر تک ''شکوۂ الحاد'' میں آپ نے اور واحد العین صاحب نے چاٹی۔

فأقول و باللہ التوفیق: '' صریح کے دو معنی ہیں متبین اور متعین۔ اسی طرح نسبت بھی دو طرح ہوتی ہے ایک تو التزامی کہ ظاہر ہے، دوسرے لزومی یعنی متکلم نے جو بات کہی عین کفر نہیں مگر منجر بالکفر ہوتی ہے یعنی مال سخن و لازم حکم کو ترتیب مقدمات اور تمیم تقربات کرتے چلیے، تو اس سے کسی ضروری دینی کا انکار لازم آئے، تو وہ عقیدہ کفریہ جو اس کے کلام سے لازم آیا اسی کو اس کی طرف نسبت کر دیا جائے کہ اس نے ایسا مانا یا اس کے نزدیک ایسا ہے یا اس کا یہ مذہب وعقیدہ ہے۔ عمرو اگر زید کے کلام کو کفر میں صریح بمعنی متعین کہے یا عقائد کفریہ کو التزاماً اس کی طرف منسوب کرے اور پھر بھی اس کو کافر کہنے سے توقف کرے تو وہ خود کافر ہے اور اگر اس کے کلام کو صریح بمعنی متبین بتائے یا لزوماً عقائد کفریہ اس کی طرف نسبت کرے اور پھر اس کی تکفیر سے بچے تو بے شک محققین محتاطین متکلمین کا یہی طریقہ ہے، یہی ان کا مذہب ہے اور اسی پر فتوی یوں ہی ہیں اگر زید کا کلام معنی کفری میں صریح بمعنی متعین ہو لیکن زید سے اس کے کلام کے ثبوت میں تأمل ہو جس کی وجہ سے زید کی طرف کفر کی نسبت درجۂ قطعیت سے نازل ہو جائے، یا اس کلام سے زید کی توبہ و رجوع مسموع ہو مگر بہ ثبوت قطعی ثابت نہ ہو، بلکہ صرف ایسا ثبوت ہو جو دربارۂ قائل ایک گونہ تردید پیدا کر دے، تو ان دونوں صورتوں میں بھی زید کی تکفیر سے عمرو کا کف لسان ارشاد حدیث ''کیف و قد قیل'' کے مطابق اور مشرب متکلمین محققین محتاطین کے موافق ہے۔

دربھنگی جی! ہمارے اشہب خامہ کے آگے آپ اپنی نئی اچھوتی ابکار افکار کو پیش کرتے یا واحد العین صاحب سے کراتے تو ہمیں ان پر ردو طرد کرتے مزہ بھی آتا جن کے سیکڑوں بار پرخچے اڑ چکے، انہیں مردودات کو نئے نئے لباس میں سامنے لانا آپ ہی فرمائے کس طبقہ کے افراد کا کام ہے، بہر حال اگر ابھی اور کچھ تفصیل منظور ہو تو رسالہ مبارکہ "الموت الأحمر على أنحس أكفر" **ملاحظہ ہو!** جس میں مکاری دیوبند پر ہستا د بید و بند ہیں۔

(۵۱)...... واحد العین صاحب، تیسرا سوال میں فرماتے ہیں "مولانا اسمعیل کو آپ باجود ان کلمات کے جو ان کی کتابوں سے "الکوکبة الشهابية" میں نقل ۳۰۲ فرماتے ہیں، مسلمان کیے گئے جانتے ہیں، یا نہیں؟ پہلی صورت میں جو انہیں کافر کہے اسے کیا کہتے ہو؟ اور دوسری صورت میں جو انھیں مسلمان کہے اس کی نسبت کا کیا حکم ہے؟ **اقول: دربھنگی جی!** یہ وہی غلاضت ہے جو صفحہ ۲۴ر سے صفحہ ۴۶ر تک "شکوہ الحاذ" میں آپ نے پھیلائی اور واحد العین نے سمیٹی۔ البتہ یہاں الفاظ بدل دے ہیں ورنہ مضمون اسی دوسرے سوال کا ہے۔ سنیے ہمارے نزدیک امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کا وہی حکم ہے جو یزید پلید کا ہم کف لسان کرین گے نہ ان کو کافر کہیں گے نہ مسلمان کتب فقہیہ میں بکثرت ایسی جزئیات موجود ہیں، جن میں بعض نے قائل پر حکم کفر یا اور بعض نے کف لسان کیا واحد العین صاحب وہاں بھی پوچھنے بیٹھیں گے کہ آپ اس قائل کو مسلمان جانتے ہیں یا نہیں؟ پہلی صورت میں جو فقہا اس کو کافر کہتے ہیں انہیں کیا کہتے ہو دوسری صورت میں جو فقہا و متکلمین اس کی تکفیر سے کف لسان کرتے ہیں، ان کی نسبت کیا حکم 75 ہے؟ خدائے پاک جل جلالہ نے واحد العین صاحب کو ایک ہی آنکھ دی ہے اور وہ بھی صرف باطل میں سے اگر انھیں حق میں آنکھ ملتی، تو وہ دیکھتے کہ یہ حکم کہ جو اس کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر وہاں ہوتا ہے، جہاں تکفیر کلامی ہوتی ہے، تکفیر فقہی اس کا محل نہیں۔

(۵۲)......واحد العین صاحب فرماتے ہیں: ”شہید مرحوم یعنی امام الوہابیہ کے طرف جو مضامین کفریہ نسبت کیے گئے ہیں، ان میں اور ان مضامین میں جو حضرات دیوبندیہ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں، کیا فرق ہے کہ شہید مرحوم کا کلام تو محتمل ہے اور حضرات دیوبندیہ کا نہیں۔“

در بھنگی جی! دیکھیے واحد العین صاحب ہم سے پوچھ کر، نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی اور تھانوی چاروں ائمۃ الکفر کی بگڑی بنانا چاہتے ہیں۔ ان بگڑوں سے آپ تو اپنی بگڑی بنی نہیں آپ سے یا آپ کے، واحد العین صاحب سے کیوں کر بنے گی۔

۳۰۳ **اچھا سنیے!** دونوں میں فرق یہی ہے کہ ”براہین قاطعہ“ گنگوہی و ”تحذیر الناس“ نانوتوی و ”حفظ الایمان“ تھانوی میں تمام مسلمانوں کے پیش نظر ہے کہ چھبیس برس سے زیادہ گزرے دانتوں پسینہ آرہے ہیں ایڑی چوٹی کے زور لگوائے جارہے ہیں اور کفر نہ ہلتا ہے، نہ ٹلتا نہ ان عبارتوں میں اسلام کا کوئی پہلو نکلتا۔ صدق اللّٰہ:

”فبهت الذى كفر و الله لا يهدى القوم الظلمين“

اور اجلہ اکابر اعاظم بندگان خدا کہ بفضلہٖ تعالیٰ لا یخافون لومة لائم کے مصداق ہیں، جو ان مرتدین کے جیتے جی ان کو کافر مرتد کہہ رہے ہیں اور مرتدین کو کچھ بن نہیں آتی کہ اپنا کفر اٹھائیں، انھوں نے مردہ دہلوی کی تکفیر سے کف لسان فرمایا۔ سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں کیا خوب فرمایا: ”کہ خوف زندوں کا ہوتا ہے نہ کہ مردوں کا فعل اللّٰه بهشام كذا أو كذا“۔ اگر دہلوی امام الوہابیہ کی عبارات کا حال بھی ایسا ہی ہوتا جیسا ان مرتدین کی عبارات ملعونہ کا ہے تو اس مرے ہوئے کا کیا خوف تھا، کہ اس کی تکفیر قطعی کلامی سے کف لسان فرماتے۔

در بھنگی جی! واحد العین صاحب سے پوچھیے، کہ آپ کی سمجھ شریف کے اندر داخل

ہوایا ابھی اور داخل کرانے کی ضرورت ہے۔

(۵۳)...... واحدالعین صاحب فرماتے ہیں: ”تاویل کی تعریف اور کون معتبر اور کون غیر معتبر کس تاویل سے کفر دفعہ ہوگا، کس سے نہیں؟ اور تاویل وتحریف کا فرق بھی صاف بیان کردیا جائے۔“

اُقول: کلام کو اس کے ظاہر معنی چھوڑ کر کسی مخفی معنی پر حمل کرنا تاویل ہے۔ پھر اگر
دلیل سے ہو تو صحیح اور شبہ سے ہو تو فاسد اور بزور زبان ہو تو استہزا۔ تاویل صحیح، فقہا و
متکلمین دونوں کے یہاں مقبول اور فقہاے کرام تاویل فاسد قبول نہیں کرتے مگر
متکلمین عظام بوجہ شبہ اسے بھی مانع تکفیر جانتے ہیں اور ثالث حقیقۃً تاویل نہیں کھیل ۳۰۴
تمسخر اور تحریف ہے۔ یہاں آپ کو یہ بھی اچھی طرح کھول کر دکھائے دیتا ہوں کہ جہاں
کلام برطرز فقہی ہے (جیسے کتاب مستطاب ”الکوکبۃ الشھابیۃ“ کی مباحث عالیہ) وہاں
کسی کلمہ کی نسبت یہ کہا جائے کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کی
صریح توہین ہے اور اس میں تاویل کہ جگہ بھی نہیں تو صریح سے مراد متبین ہوگا اور تاویل
سے مراد تاویل صحیح ہوگی خواہ متبین ہو یا نہیں اور اس کلمہ میں تاویل فاسد ہو یا وہ بھی نہ
ہو۔ اور اگر بحث کلامی میں یہ ارشاد ہوا ہے (جیسے ”تمہید ایمان“ شریعت کے بیانات
جلیلہ) تو وہاں صریح سے مراد متبین اور تاویل سے مراد تاویل فاسد تو معلوم ہوا کہ
مشرب متکلمین پر جس کی تکفیر ہوگی وہ مسلک فقہا و متکلمین دونوں کے نزدیک کافر مرتد
ہوگا اور جس کی تکفیر مسلک فقہا پر ہو اس کا عندالمتکلمین بھی کافر مرتد ہونا ضروری نہیں۔

دربھنگی جی! واحدالعین صاحب سے پوچھیے کہ ان کی تنگ وتاریک سمجھ میں یہ 77
تینوں داخل ہوگئے یا ابھی کوئی باقی ہے۔ ولکن الدیابنۃ قوم لا یعقلون.

دربھنگی جی! میری درازنفسی معاف فرمائیے، گزارش صرف اتنی کیے دیتا ہوں کے نمبر ۵۰/ ۵۱/ ۵۲/ میرے ان اگلے تینوں نے آپ کی ناپاک، ملعون دو ورقیوں

چوروقیوں رد التکفیر والکواکب الیمانی واحد التسعة والتسعین ردوہابیہ کی دستاویز و" کالا کافروشکوہ الحاذ" وغیرہا سب کو ایک ساتھ دھکّا مار کر جہنم میں پہنچادیا یا نہیں؟۔ اگر یہاں آپ کی سمجھ میں نہ آ سکے تو درخواست دیجیے، ان شاء اللہ تعالیٰ سمجھا دیا جائے گا۔

(۵۴)......واحدالعین صاحب فرماتے ہیں: "اہل سنت و جماعت کی تعریف کی ہے اور کن امور سے مسلمان اہل سنت و جماعت سے خارج ہو جاتا ہے"

أقول: اہل سنت و جماعت وہ مقدس گروہ ہے جو" ما أنا عليه و أصحابی" کا مصداق ہے یعنی وہ انہیں عقائد طاہرہ کو مانتا ہے کہ جن کا" ما جاء به النبی صلی الله تعالیٰ علیه علیٰ اله وسلم "میں ہونا قطعی طور پر ثابت ہے۔ جو شخص اپنے لیے آپ کو مسلمان کہتا ہو لیکن ان عقائد میں سے کسی ایک عقیدہ کا منکر ہے تو وہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہے، پھر اگر وہ عقیدۂ ضروریات دینی میں سے ہے، تو وہ کافر مرتد ہو گیا ورنہ گمراہ بد مذہب جہنمی ہے مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنی آخرالانبیا ہونا ضرورت دینی سے ہے، نانوتوی جی نے اسے جاہلوں کا خیال بتایا وہ کافر و مرتد ہوئے اور جو ان کے اس کفر پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے یا اللہ عزوجل کا جھوٹ سے پاک ومنزہ ہونا ضروریات دین سے ہے گنگوہی جی نے اپنے فتوی میں میں اور آپ دربھنگی جی نے اپنے ملعون رسالہ" اسکات المعتدی" کے صفحہ ۳۱؍ پر اللہ عزوجل کا وقوع کذب مانا۔ لہٰذا وہ اور آپ دونوں کافر و مرتد ہوئے اور جو شخص آپ دونوں کے اس کفر ملعون پر مطلع ہونے کے بعد بھی آپ دونوں کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔

دربھنگی جی! اپنے واحدالعین صاحب کو میری طرف سے فرمائیے کہ سمجھے؟ یا اور سمجھاؤں؟ اور اچھی طرح کھول کر سمجھاؤں۔

(۵۵)......واحد العین صاحب فرماتے ہیں:

> "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمیع عالم ما کان و ما یکون کا اعتقاد رکھنا کس درجہ کا عقیدہ ہے، اس کا منکر کون ہے؟ کتب حنفیہ میں اس عقیدہ کا کہیں ذکر ہے تو کیا اور نہیں تو کیوں اور یہ عقیدہ کب سے پیدا ہوا"

أقول: یہ مسئلہ علمائے اہل سنت میں مختلف فیہا ہے، بہت اہل ظاہر جانب خصوص گئے اور عام علمائے باطن اور ان کے اتباع سے بکثرت علمائے ظاہر یہی فرماتے ہیں، کہ جو بے شمار علوم غیب اللہ عزوجل نے اپنے محبوب اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ ٣٠٦ علیہ وسلم کو عطا فرمائے وہ روز ازل سے روز آخر تک تمام کائنات جملہ موجودات جمیع اشیا کو شامل ہیں، جیسا کہ عموم آیا تو احادیث کا مفاد ہے۔

دربھنگی جی! واحد العین صاحب سے فرمائیے کہ اس مہمل سوال سے تم کو کیا فائدہ ملا۔ دیوبندیوں کی تکفیر اس وجہ سے نہیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کے عالم جمیع ما کان و ما یکون ہونے سے منکر ہیں کہ یہ مسئلہ تو خود اہل سنت کے درمیان مختلف فیہ ہے اس میں جانبین سے کسی طرف کفر و ضلال در کنار فسق کی نسبت بھی نہیں ہوسکتی جب کہ ضروریات دین و ضروریات مذہب اہل سنت پر ایمان رکھتا ہو اور اس مسئلہ کا انکار اور اس مرض قلب کی بنا پر نہ ہو جو وہابیہ قاتلهم اللّٰه تعالیٰ کے نجس دلوں کو ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کے فضائل سے جلتے اور جہاں تک بنے تنقیص و کمی کی راہ چلتے ہیں بلکہ مسلمانوں اور دیوبندیوں کا اختلاف ضروریات دین میں ہے مثلاً اللہ عزوجل ہی عالم بالذات ہے بے اس کے بتائے کوئی ایک حرف نہیں 79 جان سکتا جو شخص کسی مخلوق کے لیے ایک ذرہ کا ذاتی علم مانے وہ قطعاً یقیناً کافر و مرتد ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم اور دیگر انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض غیوب پر مطلع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کا علم تمام

مخلوقات سے یقیناً زائد ہے، ابلیس ملعون کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہو جس کو اس کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہٖ وسلم کے لیے ماننا بھی شرک ہو ہرگز ابلیس کے لیے نہیں ہوسکتا، زید وعمرو ہر بچے، پاگل، چوپائے کو علم غیب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہٖ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہٖ وسلم کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے یہ پانچوں مسائل ضروریات سے ہیں اور وہابیہ دیوبندیہ ان دو مسئلوں کے علاوہ جو نمبر ۵۴ر میں بیان ہوئے ان پانچوں مسائل کی بھی تکذیب کر کے کافر مرتد ہو ۳۰۷ گئے۔ چنانچہ رشید احمد گنگوہی ''فتاوی رشیدیہ'' حصہ اول مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ دہلی صفحہ ۹۷ر پر لکھتے ہیں:

''جو یہ عقیدہ کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے اگرچہ کافر کہنے سے زبان کو روکے اور تاویل کرے۔''

کیوں در بھنگی جی! کیسا صاف کہا کہ جو شخص غیر خدا کے لیے ذاتی علم بھی مانے وہ بھی کافر نہیں اسی کافر نہیں کہنا چاہیئے بلکہ اس ملعون کے اس کفر ناپاک کی تاویل کرنا چاہیے فرمایئے گنگوہی جی نے پہلے مسئلہ ضروری دینیہ کا انکار کیا یا نہیں یہی گنگوہی جی رسالہ ''مسئلہ در علم غیب رسول اللہ'' میں جسے محمد یحییٰ سہسرامی کے نام سے لکھا اور خود اس کی حرف حرف کی تصدیق اپنے دستخط و مہر سے آخر میں لکھی صفحہ ۲ر پر لکھتے ہیں ''اس میں ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علما متفق ہیں کہ انبیا علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں''۔

80 **کیوں در بھنگی جی!** گنگوہی جی نے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے لیے عطائی علم غیب کا بھی انکار کر کے دوسرے مسئلہ ضروریہ دینیہ کی تکذیب کی یا نہیں یہی گنگوہی اور انبیٹھوی جی ''براہین قاطعہ'' صفحہ ۵۱ر پر لکھتے ہیں:

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف

> نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"

دربھنگی جی! دیکھیے تمام زمین کا علم محیط شیطان کے لیے ثابت کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے منہ بھر کر انکار کر دیا تو شیطان کے علم کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے علم اقدس سے زائد کہہ دیا۔ پھر اسی عبارت میں زمین کا علم محیط حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے ماننے کو شرک ٹھہرا دیا ۳۰۸ تو معلوم ہوا کہ دیوبندی دھرم میں زمین کا علم محیط خدا کی صفت خاصہ ہے جس کو غیر کے لیے ثابت کرنا شرک ہے اور یہیں اسی جگہ اسی عبارت میں زمین کے اسی علم محیط کو منہ بھر کر ابلیس ملعون کے لیے ثابت کر دیا۔ مولوی اشرفعلی تھانوی "حفظ الایمان" صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں:

> "آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

دربھنگی جی! دیکھیے آپ کے ظاہر پیر تھانوی جی نے علم غیب کی دو قسمیں کیں بعض علم غیب اور کل علم غیب کل علم غیب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے نہ 81 ہرا مگر بعض علم غیب اس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے عقلاً و نقلاً باطل بتایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے مجبوراً تسلیم کیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ ایسا علم غیب تو زید و عمرو یعنی تمام آدمیوں کے لیے بھی حاصل ہے مگر جب خیال

کیا کہ زید و عمرو میں علما و اولیا بھی شامل ہیں اور ان کو بہت زائد علوم حاصل ہوتے ہیں تو اتنی توہین سے دل ٹھنڈا نہ ہوا اس لیے آگے کہہ دیا کہ ایسا علم غیب ہر بچے ہر پاگل کو بھی حاصل ہے پھر سوچا کہ بعض بچے بہت زائد عقلمند ہوتے ہیں اور پاگل تو انسان ہے اشرف المخلوقات میں شامل ہے تو تھانوی کے دل عداوت منزل کی ناپاک آگ اس قدر گستاخی سے نہیں بجھی۔ لہٰذا صاف کہہ دیا کہ ایسا علم غیب تو ہر بیل، گدھے، اُلو، سور بلکہ تمام جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ تو حضور پرنور علیہ الصلوۃ والسلام کے علم مبارک کو ان ذلیل جانوروں کے علم کے مثل کہہ دیا۔ فلعنة اللّٰہ علی الکفرین.

۳۰۹ **دربھنگی جی!** ہمیں خوب معلوم ہے کہ واحد العین صاحب کی پشت پر آپ ہی سوار ہیں اور آپ ہی کی زبان ان کے منہ میں ہے اسی لیے ضروریات دین کی بحث سے کاوا کاٹ کر ایک ایسے مسئلہ کو بحث میں لانا چاہتے ہیں جو خود اہل سنت میں مختلف فیہا ہے۔

دربھنگی جی! واحد العین صاحب آخر آپ کے دُم چھلے ہیں ہم اگر ان کے ساتھ کچھ کریں تو ان کو برا لگے گا مگر آپ کو تو انہیں تنبیہ و تادیب کرنے کا حق ہے ذرا آپ ان کا کان پکڑ کر ایک چپت رسید کیجیے اور فرمائیے کہ سارے دیوبندیہ ان مسائل ضروریہ دینیہ کے منکر ہو کر باجماعِ علمائے حرمین شریفین کافر ٹھہر چکے ہیں انہیں چھوڑ کر ایسے مسئلہ کی طرف کہاں رَما جاتا ہے جو خود اہل سنت کا مختلف فیہ ہے پہلے مسلمان تو ہو لے پھر کسی فرعی مسئلہ کو چھیڑے۔ اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی ملعون معاذ اللہ، اللہ عزوجل کو بالفعل جھوٹا کہے اور جب اہل اسلام اس کی تکفیر کریں تو مسئلہ فرعیہ خلفِ وعید میں بحث کی آڑ لے اس سے یہی کہا جائے گا کہ ابلیس کے مسخرے تو صراحةً اس قدوس سبوح جل جلالہ کو بالفعل جھوٹا کہہ کر کافر ہو چکا ہے تجھ کو اس مسئلہ مختلف فیہ اہل سنت سے کیا علاقہ۔ کانے دجال کے کانے گدھے! پہلے آدمی تو بن مسلمان تو ہو پھر خلف وعید پوچھیو۔ قَالَ اخۡسَـُٔوۡا فِیۡهَا وَلَا تُكَلِّمُوۡنِ۔

(۵۶)......واحد العین صاحب فرماتے ہیں کہ:

> ”سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بشر کہنے سے انکار کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ اور جو یہ کہے کہ آپ کو جو بشر کہے وہ کافر ہے ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر؟“

أقــــول: جو شخص کہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم بشر نہ تھے وہ ”وَقُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ“ کا منکر ہو کر کافر ہو گیا اور جو شخص یوں کہے کہ حضور کیا تھے بس ایک بشر ہی تو تھے جو ہماری ہدایت کے لیے آئے تھے وہ ”فَقَالُوْا اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا“ ۳۱۰ کے حکم سے کافر مرتد ہو گیا۔ حق مسلک یہ ہے کہ ” الا ان محمداً بشر لاً کالبشر. بل ھو کیاقوته بین الحجر“ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم بے شک بشر ہیں مگر دوسرے بشر کی طرح نہیں بلکہ جیسے پتھروں میں لعل و یاقوت بھی پتھر ہی ہے مگر دوسرے پتھروں کو اس سے کوئی نسبت نہیں یونہی بلا تشبیہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم لباس بشریت میں جلوہ گر ہوئے لیکن دوسرے انسانوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

دربھنگی جی! کوئیں کی مینڈکیوں کو بحر ناپیدا کنار کی کیا خبر، علم حقائق تو اہل حقائق کو عطا فرماتے ہیں سنو تمھارے فہم کے لائق گزارش کرتا ہوں۔ عرفائے کرام وصوفیۂ عظام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم تین صورتوں پر متجلی ہوئے ہیں۔ صورت بشریہ صورت ملکیہ، صورت حقیقیہ، کبھی صورت بشریہ کے لحاظ سے فرمایا گیا ”اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ 83 “اور کبھی صورت ملکیہ کے اعتبار سے فرمایا گیا ”ایکم مثلی ابیت عند ربی یعطمنی ویسقین“ اور جب صورت حقیقیہ میں جلوہ گر ہوتے تو ارشاد ہوتا ”من رانی فقد رای الحق“ ے

تم ذاتِ خدا سے نہ جُدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانئے کیا ہو

در بھنگی جی! واحد العین صاحب سے پوچھیے کہ اب تو تیری ہوس پوری ہوئی تو نے جو بہت ہُمک کر صدفہاے سوال پیش کی تھیں وہ آب زُلال ردو ابطال سے لبریز ہوئیں یا نہیں میں گمان کرتا ہوں کہ ان روداد قاہرہ کو دیکھ کر واحد العین صاحب کہیں سرے سے گنگوہی نہ بن جائیں:

"اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ"۔

(۵۷)......دُم چھلا لکھتا ہے:

"کیا آج ہماری اس خانہ جنگی پر ہمارے پڑوسی ہندو بھائی ہنستے نہ ہوں گے۔"

در بھنگی جی! یہ بھی ہمارے رب جل جلالہ کا فضل وکرم ہے کہ دُم چھلے نے جب "سنی بھائی" لفظ لکھا تو وہاں یوں لکھا کہ "مولوی مشتاق اور مولوی حشمت علی اپنے سنی بھائیوں کو دیوبندی علما کے مواعظ سننے سے روکتے ہیں" اور جہاں ہندوؤں کو بھائی لکھا وہاں "ہمارے پڑوسی ہندو بھائی" لکھا یعنی سنی لوگ تو علماے اہل سنت کے بھائی ہیں اور ہندو مشرکین ان دیوبندیوں کے بھائی ہیں اور بات بھی سچی ہے کہ وہ مہادیو کے بندے یہ دیو کے بندے وہ بڑے بھائی یہ ان کے چھوٹے بھائی ہیں:

"بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا۔ تشابهت قلوبهم الابعد الدين كما بعدت هنود"۔

(۵۸)......دُم چھلا لکھتا ہے:

"خدا کے لیے ہوش میں آؤ اور اتفاق واتحاد کی صورت پیدا کرو"

در بھنگی جی! اب تو بیچارہ دم چھلا رو دیا۔ اپنے کفر کو نہ اٹھا سکا اپنے اسلام کا ثبوت نہ دے سکا مگر اتفاق واتحاد کا رونا روتا ہے آپ ہی فرمایئے جولوگ ضروریاتِ دین کے منکر ہوکر کافر مرتد ہو چکے ہوں ان سے نفرت وجدائی فرض اور ان سے اتفاق واتحاد حرام ہے دم چھلا اس حکم شرعی پر عمل کرنے کو غفلت و بے ہوشی بتا کر اور مرتدین کے ساتھ اتفاق واتحاد کو جائز ٹھہرا کر تین اور نئے کفروں میں مبتلا ہوا یا نہیں اور یہاں تک دُم چھلے کے انتیس کفر ہوئے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۵۹)......دُم چھلا علمائے اہل سنت پر بہتان باندھتا ہے کہ:

۳۱۲

"قسم خدا کی وہ یہی سمجھتے اور کہتے ہیں کہ اچھے بیوقوفوں اور جاہلوں کو پھانسا ہے کہ انہیں کا کھاؤ اور انہیں کی تحقیر وتذلیل کرو۔"

در بھنگی جی! علمائے اہل سنت جو اپنے سنی بھائیوں کو احکامِ شریعت بتاتے اور خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی رکھنے اور خدا ورسول کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھنے کی نصیحت وہدایت کرتے ہیں اِن فرائض اسلامیہ کے ادا کرنے کو دُم چھلا مسلمانوں کی تحقیر وتذلیل کہتا ہے۔

کیوں در بھنگی جی! کیا یہ دُم چھلے کے دو نئے کفر ہیں یا نہیں یہاں تک اس کے اکتیس کفر ہوئے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۶۰)......دُم چھلا لکھتا ہے:

"فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَا
نۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ"

85

اس آیت میں سچے واعظ کی حقیقت بتائی گئی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو مخاطب کر کے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کی رحمت تھی کہ آپ کفار کے لیے نرم ہوئے

اگر سخت دل اور کٹر ہوتے تو لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔"

در بھنگی جی! ذرا دُم چھلے کا کان پکڑ کر چند منٹ اس کو اٹھایئے بٹھایئے اور اس کی جہالت وحماقت کی داد دیجیے۔ آیت کریمہ کو کفار پر ڈھالتا ہے کہ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کفار کے لیے بھی نرم تھے ہے کی پھوٹے کو یہ بھی نہ سوجھا کہ آگے فرمایا جاتا ہے: "فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ" **یعنی اے محبوب!** اپنے غلاموں کی خطائیں معاف کیجیے اور ان کے لیے مغفرت طلب کیجیے اور کاموں میں ان سے مشورہ لیجیے۔ آیتِ کریمہ کے اس ٹکڑے کو دیکھنے کے بعد صاف واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ عزوجل یوں فرماتا ہے کہ اللہ کی رحمت تھی کہ آپ مسلمانوں کے ۳۱۴ لیے نرم ہیں اور اگر درشت خو، سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے الگ ہو جاتے تو آپ ان کے گناہوں کو بخشیے اور ہم سے ان کی شفاعت فرمایئے اور کاموں میں ان سے مشورہ لیجیے دُم چھلے نے آیت کا ترجمہ یوں گڑھ دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کفار کے واسطے نرم ہیں تو اس ٹکڑے کے یہ معنی ہو گئے کہ یا رسول اللہ آپ کافروں کی خطائیں بخشے اور ہم سے کفار کی شفاعت کیجیے اور کافروں سے کاموں میں مشورہ لیجیے "**ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العظیم**"۔

در بھنگی جی! دُم چھلے سے کہیے کہ لونڈے نچانے اور ایک ایک روز میں درسی کتابوں کے بارہ بارہ ورق پڑھنے اور کتابوں کو پڑھنے کے بدلے پھانک لینے سے علم نہیں آتا، ہاں کسی سنی مدرسہ کے کسی طالب علم کی جوتیاں اٹھاؤ کچھ دن اس کی شاگردی کرو تو ان شاء اللہ تعالیٰ قرآن عظیم کا صحیح ترجمہ آجائے گا۔ قرآن فہمی وحدیث فہمی تو بحمدہٖ تعالیٰ اہل سنت ہی کا حصہ خاصہ ہے اور بلادت وحماقت دونوں دیوبندیت کی سگی بہنیں ہیں۔ 86

(٦١)......دُم چھلا لکھتا ہے:

"اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَاالَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ"

حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمن کو اچھے طریقے سے جواب دو تو وہ مخلص دوست ہو جائے گا۔ کتنا اچھا اصول ہے جس کی تلقین کی گئی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم نے اس پر عمل کر کے دکھا دیا کہ کس طرح کٹر سے کٹر دشمن کو جان نثار دوست بنایا جاتا ہے۔“

در بھنگی جی! آپ کے دُم چھلے کو اس کی بھی خبر نہیں کہ آیت کریمہ منسوخ ہو چکی ہے اس کے ناسخ وہ آیت کریمہ ہے:

”یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَمَأوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ“۔

۳۱۴ **یعنی اے نبی!** صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کیجیے اور ان پر سختی فرمایئے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور بری جگہ کوٹنے کی جہنم ہے۔ ابھی کیا ہے اگر یہی حالت رہی تو کچھ دنوں میں دُم چھلا شراب کو جائز کہہ کر پیئے گا اور اپنی سگی بہن سے نکاح کر کے اس کو اپنے تصرف میں لائے گا۔ اور استدلال میں ابتداے اسلام کا حکم اور شریعتِ سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا مسئلہ پیش کر دے گا: ’ولکن الدیوبندیة قوم یجهلون“ بھلا جن بھولی صورتوں نازنین مورتوں کو ناسخ منسوخ کی تمیز نہ ہو جو مسلمانوں کے حق میں نازل ہونے والی آیت کو کفار پر ڈھالیں وہ اور حضرت شیر بیشۂ اہل سنت سے مناظرہ کا نام ایسی بھدی بھونڈی صورت اور اتنے مہنگے دام۔

در بھنگی جی! الحمد للہ کہ دم چھلے کی بکواس کا رد بلیغ ہو گیا اور ساتھ میں آپ کی ”شکوۂ الحاد“ نمبر ۳؍ کے بھی پرخچے اڑ گئے ۳۳؍ سے ۳۷؍ تک ہمارے پانچ نمبر پھر دیکھ لیجیے۔ 87 اب تو آپ کی یہ ہٹ بھی بحمدہ تعالیٰ پوری کر دی اور آپ کی ”شکوۂ الحاد“ کو جہنم پہنچا دیا۔ آپ کی ضد یہی تھی کہ ہماری ”شکوۂ الحاد“ کا کوئی رد کرے۔ دیکھیے اب تو ہم نے کر دیا اور بعونہ تعالیٰ پورا کر دیا۔ اب تو میدان میں آیئے اور اپنی پیش کی ہوئی شرط کے مطابق حضرت شیر بیشۂ سنت کو اپنی صورت دکھایئے۔ اپنے اور اپنے اکابر مرتدین دیوبندیہ

کے مسلمان ہونے کا ثبوت لائیے۔ سوالاتِ ذیل کے جوابات دِلوایئے مگر حسب عادت نٹنیوں ڈومنیوں کی مہذب زبان استعمال نہ ہو رنڈیوں بھٹیاریوں کے پھکڑ نہ ہوں کہ اس فن میں آپ کی مہارت تامہ ہم کو تسلیم ہے اور ہم اس امر کے بھی معترف ہیں کہ اس فن میں ہم آپ کے مقابلہ سے عاجز ہیں ہمیں اور ہمارے اساتذہ کو دیوبندی تہذیب نہیں آتی۔ وللہ الحمد

ان ہی سوالات پر مجمع عام میں مناظرہ کے لیے آمادہ ہو جایئے جو سوالات حضور شیر بیشۂ اہل سنت نے لکھ دیئے ہیں تا کہ آپ کو سوچنے مشورہ کرنے کا کافی موقع ملے۔

"ولکن انی لکم ذلک خبتم و خسرتم ھنالک و اللّٰہ خیر مالک" ۳۱۵

سوال اول:……خاتم النبیین کے معنی احادیث کثیرہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم نے لا نبی بعدی فرمایا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال دوم:……حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے بتائے ہوئے معنی کو جو شخص عوام یعنی جاہلوں کا خیال بتائے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال سوم:……جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کی مدح میں خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیا ذکر کرنے کو غلط بتائے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال چہارم:……قاسم نانوتوی نے "تحذیر الناس" صفحہ ۳ پر لکھا:

> "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا
> زمانہ انبیاے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل 88
> فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام
> مدح میں "وَلٰـکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰـهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" فرمانا اس صورت میں
> کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔"

اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کے خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیا ہونے کو جاہلوں کا خیال بتایا، یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال پنجم:......اس عبارت میں نانوتوی نے یہ کہا یا نہیں کہ آخر الانبیا ایسا وصف ہے جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کی مدح میں ذکر کرنا صحیح نہیں؟ بینوا توجروا

سوال ششم:......جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کے زمانہ میں کسی اور نبی کے پیدا ہونے کو جائز بتائے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا ۳۱۶

سوال ہفتم:......نانوتوی ’’تحذیر الناس‘‘ صفحہ ۱۴ر پر لکھا ’’بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے‘‘ اس عبارت میں نانوتوی نے حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں دوسرے نبی کے پیدا ہونے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل بتایا، یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

سوال ہشتم:......جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کے بعد نئے نبی پیدا ہونے کو جائز بتائے اور کہے کہ اس سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں آئے گا وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال نہم:......نانوتوی نے ’’تحذیر الناس‘‘ صفحہ ۲۸ر پر لکھا ’’بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا‘‘ اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کے بعد نئے نبی پیدا ہونے کو جائز اور ختم نبوت میں کچھ خلل نہ ڈالنے والا بتایا، یا نہیں؟ بینوا توجروا 89

سوال دہم:......نانوتوی کی ان تینوں عبارتوں میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ متعدد کفروں پر مشتمل ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال یازدہم:...... جب نانوتوی کی ہر ایک عبارت علیحدہ علیحدہ بھی کفر ہے تو ان عبارتوں کو آگے پیچھے بے ترتیب نقل کرنے میں کیا حرج ہے؟ بینوا توجروا

سوال دوازدہم:...... نانوتوی ''تحذیر الناس'' صفحہ ۱۰ ر پر لکھتا ہے:

> ''اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔''

جب وہ سب سے پچھلے نبی ہونے کو جاہلوں کا خیال بتا چکا تو کیا اب اسی خیال جہال کو قرآن عظیم سے ثابت کر رہا ہے یا اپنے کفر وارتداد پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے؟ بینوا توجروا

سوال سیزدہم:...... لفظ خاتم النبیین کے وہ کون سے معنی عام ہیں کہ خاتم النبیین کے دونوں بمعنی آخر الانبیا (جو باجماع امت مراد ہیں) اور بالذات نبی (جو نانوتوی نے گڑھے) اس کے دو فرد بن جائیں اور وہ معنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم سے مثل معنی آخریت زمانی کے متواتر بھی ہیں یا نہیں اگر ایسے کوئی معنی عام نہ ہوں یا حضور سے منقول ومتواتر نہ ہوں بلکہ معنی متواتر کے خلاف ہوں تو آیت کریمہ میں اطلاق یا عموم مجاز لے کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا سب سے پچھلا نبی ہونا کیوں کر ثابت کیا جا سکے گا؟ بینوا توجروا

سوال چہاردہم:...... معنی خارج موضوع لہ، کا معنی مطابقی کو لازم ہونا دلالت التزامی کے لیے شرط ہے یا نہیں اگر ہے اور ضرور ہے تو اس پر کیا دلیل ہے کہ نبی بالذات کے لیے سب سے پچھلا نبی ہونا لازم ہے اور جب ہرگز کوئی دلیل نہیں تو نانوتوی دھرم پر آیت کریمہ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا سب سے پچھلا نبی ہونا بدلالتِ التزامی کیوں کر ثابت کیا جا سکے گا اور یہاں لزوم کون سا معتبر ہوگا؟ بینوا توجروا

سوال پانزدہم:...... نانوتوی نے ''تحذیر الناس'' صفحہ ۸/ پر اس بات کے ثبوت
میں کہ نبی بالذات کے لیے سب سے پچھلا نبی ہونا لازم ہے یہ دلیل گڑھ کر پیش کی کہ
اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم اول یا اوسط میں تشریف فرما ہوتے تو انبیاے
متاخرین کا دین اگر دین محمدی کے مخالف ہوتا تو ادنی سے اعلیٰ منسوخ ہوتا اور اگر مخالف
نہ ہوتا تو ضرور انبیاے متاخرین پر وحی آتی در افاضۂ علوم کیا جاتا سو اگر وہی علوم محمدی
ہوتے تو قران جامع العلوم ہے ان کی کیا ضرورت تھی اور اگر انبیاے متاخرین کے علوم
حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے علوم سے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا ''تِبْيَانًا لِكُلِّ
شَیْءٍ'' ہونا غلط ہو جاتا، بعینہ اسی دلیل باطل سے بہت انبیاے بنی اسرائیل علیہم ٣١٨
الصلوۃ والسلام کی نبوت معاذ اللہ باطل ہوئی جاتی ہے یا نہیں ایک ملحد کہہ سکتا ہے کہ
انبیاے بنی اسرائیل کا دین اگر دین موسوی کے مخالف تھا تو ادنی سے اعلیٰ کا منسوخ ہونا
لازم آتا ہے اگر مخالف نہ تھا تو ضرور انبیاے بنی اسرائیل پر وحی آتی ہوگی اور افاضۂ علوم
کیا جاتا ہوگا تو اگر وہی علوم موسوی تھے تو توراۃ جامع العلوم کی موجودگی میں ان کی کیا
ضرورت تھی اور اگر وہ علوم علوم موسوی کے علاوہ تھے تو توراۃ کا تفصیل کل شی ہونا غلط
ہو جاتا تو نانوتوی کی دلیل ذلیل غلط و باطل ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

سوال شانزدہم:...... جب یہ کہا جاتا ہے کہ وہی علوم ہوتے تو قرآن جامع العلوم ہے ان کی کیا ضرورت تھی کیا یہ سوال اب باقی نہیں ہے کیا تکرار افادہ محال ہے کیا ایک مضمون بار بار نازل نہیں ہوا تو کیا یہ قاسم کے نزدیک بے فائدہ تھا؟ **بینوا توجروا**

سوال ہفدہم:...... کیا افعال الٰہیہ بھی ضرورت سے ہوتے ہیں حضرت حق تبارک
وتعالیٰ کے لیے ضرورت کا قائل کیسا ہے شرع میں اس کا کیا حکم ہے؟ **بینوا توجروا** 91

سوال ہشت دہم:...... بالفرض یہ بات نانوتوی کی اگر مان بھی لی جائے کہ آیت کریمہ بدلالت التزامی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے آخر الانبیا ہونے پر

دلالت فرماتی ہے تو سوال یہ ہے کہ دلالت التزامی سے دلالت التزامی منطقی مراد ہے یا ادبی جو اہل عربیت کے نزدیک معتبر ہے بر ہر تقدیر اس کے مقصود و مراد ہونے پر کون سی دلیل قطعی ہے اور اگر کوئی دلیل قطعی اس کے مراد ہونے پر قائم نہ ہو تو انکار آخریت کا کفر ہونا کیوں کر ثابت ہوگا؟ بینوا توجروا

سوال نوزدہم:...... نماز روزہ حج وزکاۃ کی فرضیت کا قرآن عظیم سے ثابت ہونا ضروریات دین سے ثابت ہے یا نہیں جو شخص کہے کہ نماز روزہ حج زکوۃ کی فرضیت کو قرآن عظیم سے ثابت ماننا جاہلوں کا خیال ہے البتہ احادیث ان اعمال کی فرضیت کے ثبوت میں کافی ہیں کیوں کہ یہ مضمون درجۂ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا ہے گو الفاظ مذکور بسندِ متواتر منقول نہ ہوں تو ان کی فرضیت کا منکر کافر ہوگا۔ ایسا کہنے والا آپ کے نزدیک مسلمان ہے یا کافر؟ بینوا توجروا

سوال بستم:...... گنگوہی نے وقوع کذب باری کا فتویٰ لکھا وہ فتویٰ اس کا دستخطی مہری اس وقت الگ محفوظ ہے کیا کسی عالم کا مہری دستخطی فتوی معتبر نہیں گنگوہی کے وہ تمام فتاوی جو عقائد کے متعلق ہیں معتبر ہیں یا دریا برد کرنے دیا سلائی دکھانے کے قابل ہیں اور اگر ایسے ہیں تو کیا گنگوہی کو اتنا علم نہ تھا کہ یہ فتوی نامعتبر ہوں گے عمر بھر اس لغویت میں کیوں مبتلا رہا اور مفتی کے مسجل فتوے کا شرع میں کیا حکم ہے مع دلائل بیان کرو؟ بینوا توجروا

سوال بست ویکم:...... اس فتوے کی بنا پر گنگوہی کی تکفیر پندرہ برس تک بکثرت چھپ کر گنگوہی کی حیات میں عوام وخواص تمام طبقات اہل اسلام میں شائع ہوتی رہی اتنے بڑے الزام پر ایسی کثرت شیوع کے بعد کوئی شخص سکوت گوارا نہیں کر سکتا اگر اس الزام میں واقعیت نہ ہو ایسی حالت میں گنگوہی کا سکوت کیا یقیناً اس فتوے کی تسلیم نہیں؟ بینوا توجروا

سوال بست ودوم:...... گنگوہی کی زندگی تک اس کے تمام دُم چھلے بھی خاموش مست خواب خرگوش رہے اور اس کے مرنے کے بعد ایک دُم چھلے نے گنگوہی کی طرف اس فتوے کی نسبت سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم نے گنگوہی سے اس کی زندگی میں پوچھا تھا اس نے لکھ دیا تھا کہ ”معاذ اللہ میں ایسا کس طرح لکھ سکتا ہوں“ کیا کوئی عاقل گمان کرسکتا ہے کہ اس فتوے کی اپنی طرف نسبت سے گنگوہی کو انکار تھا کیا اس سے صاف طور پر ثابت نہیں ہوتا کہ یقیناً قطعا وہ فتوی ملعونہ گنگوہی کا ہے دُم چھلوں کو اگر گنگوہی کی انکاری تحریر اس کی زندگی ہی میں مل گئی ہوتی تو گنگوہی کے مرنے کا انتظار کیوں کرتے اس کی زندگی ہی میں کیوں نہ چیختے چلاتے کیوں نہ اس کی انکاری تحریر اس کے جیتے جی شائع کراتے چیخ چیخ کر قوم لوط کی بستیوں کی طرح دیوبند کی زمین سروں پر اٹھاتے گنگوہی کی زندگی میں پندرہ برس تک دُم چھلوں کا دم سادھے رہتا اور اس کے مرنے کے بعد مدتوں پیچھے شور مچانا کہ گنگوہی نے انکار لکھ دیا کسی عاقل کے نزدیک قابل سماعت ہوسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال بست وسوم:...... جو شخص شیطان کی وسعت علم کا قائل ہو لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کی وسعت علم کا انکار کرے وہ کافر مرتد ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال بست وچہارم:...... جو شخص زمین کے علم محیط کو خدا کی خاص صفت بتائے اور خود ہی اسے شیطان کے لیے مانے وہ شیطان کو خدا کا شریک مان کر مشرک کافر مرتد ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال بست وپنجم:...... جانوروں پاگلوں کو علم غیب ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو شرع مطہر سے اس پر کون سی دلیل قائم ہے؟ بینوا توجروا

سوال بست وششم:...... جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل لکھے وہ کافر مرتد ہے یا

نہیں؟ بینوا توجروا

سوال بست وہفتم:...... جو شخص غیر خدا کے لیے ذاتی علم غیب ماننے والے کی تکفیر سے کف لسان کرے وہ کافر و مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال بست وہشتم:...... جو شخص انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے لیے غیب پر مطلع ہونے کا مطلقاً انکار کرے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال بست ونہم:...... ایک دیوبندی مہادیو کی بندگی کرے اس کے آگے ڈنڈوت کرے بم بولے گھنٹ بجائے سنکھ پھونکے اور پھر یوں بھی کہے کہ جو شخص مہادیو کی پوجا کرے وہ میرے نزدیک کافر ہے لیکن خود بدستور بت پرستی کرتا رہے تو کیا اس پر سے کفر دفع ہو جائے گا یا اس کا وہ قول خود اسی کے منہ اسی کی تکفیر اور اسی پر حجت ہوگا؟ بینوا توجروا

سوال سیم:...... خود انبیٹھوی نے اپنی ناپاک ملعون کتاب ”المہند“ کے انیسویں سوال کے جواب میں کفر ”براہین قاطعہ“ کی یہ تاویل گڑھی کہ کسی جزئی حادثہ حقیرہ کا حضور کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ حضور نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی حضور کے اعلم ہونے میں کوئی نقصان پیدا نہیں کرسکتا اور شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی اطلاع شدت التفات کے سبب مل جانے سے اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہوسکتا“ یعنی ایک جزئی حادثۂ حقیرہ کی طرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم نے توجہ نہ فرمائی اس لیے حضور کو اس کا علم نہ ہوا اگر توجہ فرماتے تو اس کا علم بھی ہو جاتا اور شیطان نے شدت التفات سے اس جزئی حادثۂ حقیرہ کو معلوم کرلیا تو اس وجہ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں کچھ نقصان نہیں اور شیطان کو اس وجہ سے کوئی شرافت نہیں حاصل ہوئی۔

دربھنگی جی! اس تاویل کو کفر "براہین" سے کیا دور کا بھی کچھ تعلق ہوسکتا ہے بولیے زمین کا علم محیط جسے انبیٹھوی نے براہین میں اپنے پیر ابلیس ملعون کے لیے تسلیم کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہٖ وسلم کے لیے زمین کے اسی علم محیط ماننے کو شرک لکھا کیا یہ علم محیط زمین فقط ایک جزئی حادثہ حقیرہ کا علم ہے۔ کیا اس جزئی حادثہ حقیرہ کا علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے۔ بالفرض ہم انبیٹھوی کی مان لیں تو اب "براہین قاطعہ" کی عبارت کفریہ کا مطلب یہ ہوگیا کہ ایک جزئی حادثہ حقیرہ کا علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے، جس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے ماننا شرک ہے، لیکن شیطان وملک الموت نے شدت التفات کرکے اس جزئی حادثہ حقیرہ کا علم حاصل کرلیا اور دونوں ۳۲۲ بقول انبیٹھوی، اللہ عزوجل کی صفت خاصہ میں اس کے شریک ہوگئے اور اگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام بھی توجہ فرماتے تو حضور کو بھی اس جزئی حادثۂ حقیرہ کا علم ہوجاتا اور حضور بھی اللہ عزوجل کی صفت خاصہ میں معاذ اللہ اس کے شریک ہوجاتے۔

کہیے دربھنگی جی! "المہند" کی اس تاویل سے انبیٹھوی کا کفر اور زائد اخبث ہوگیا یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال سی ویکم:...... مبلغ وہابیہ ملکی شیخ جی ایڈیٹر "النجم" عبدالشکور کاکوروی نے اپنی خبیث کتاب ("نصرت آسمانی" صفحہ ۴۸) پر کفر انبیٹھوی کی یہ تاویل گڑھی کہ:

> "اضلال اور تلبیس اور اس قسم کے خرافات میں شیطان کا علم یقیناً وسیع ہے، مگر ان چیزوں کا علم کوئی کمال نہیں بلکہ شان نبوت کے خلاف ہے شیطان کا علم خرافات کے جاننے میں یقیناً وسیع ہے۔" 95

کیوں! دربھنگی جی! کاکوروی کی تاویل کو انبیٹھوی کے کفر سے ویسا ہی تعلق ہے یا نہیں؟ جیسا سینگ کو گدھے کے سر سے۔ کیا زمین کا علم محیط خرافات ہے، کیا اسی اضلال و تلبیس اور خرافات کا علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے؟۔ بالفرض آپ کے

کہنے سے ہم کاکوروی کی مان بھی لیں تو اس تاویل ذلیل کی بنا پر ''براہین'' کی عبارت کفریہ کا مطلب یہ ہو گیا کہ اضلال و تلبیس اور خرافات کا علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے، جس کو کسی دوسرے کے لیے ماننا شرک ہے، لیکن شیطان کو چوں کہ گمراہی پھیلانے اور مکاری کرنے اور خرافات کا یقیناً پورا علم ہے اس لیے ابلیس بقول وہابیہ یقیناً اللہ عزوجل کی صفت خاصہ میں اس کا شریک ہے۔

کیوں دربھنگی جی! کاکوروی تاویل سے انبیٹھوی، کا کفر اور زائد اشد ہو گیا یا نہیں؟ بینوا توجروا

۳۲۳ **سوال سی ودوم:**...... کسی جزئی یا جزئیات حادثۂ حقیرہ کا علم عالم کے حق میں کمال ہے، یا نقص و عیب اگر کمال ہے تو کاکوروی جھوٹا اور تلبیس کنندہ ہوا یا نہیں؟ اور اگر عیب و نقص ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا ثابت کرنے والا ذات الٰہی کو عیب لگا کر کافر ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال سی وسوم:...... ''المہند'' کی تاویل اور کاکوروی کی تاویل دونوں متخالف ہیں ''المہند'' میں تو زمین کے علم محیط کو ایک جزئی حادثہ حقیرہ کا علم ٹھہرا کر یہ بتایا ہے کہ چوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم نے زمین کے علم محیط کی طرف توجہ نہ فرمائی اس لیے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ علم حاصل نہ ہوا، توجہ فرمائیں تو حضور کو بھی حاصل ہو جائے اور کاکوروی زمین کے علم محیط کو گمراہی و مکاری و خرافات کا علم محیط بتا کر یہ کہتا ہے کہ یہ علم شان نبوت کے خلاف ہے اس لیے زمین کا علم کسی طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام ہر ایسی بات سے معصوم ہیں جو شان نبوت کے خلاف ہو۔

دربھنگی جی! ان دونوں تاویلوں میں آپ کے نزدیک کون سی تاویل صحیح ہے؟

بینوا توجروا

سوال سی و چہارم: ......خود انبیٹھوی نے اپنے فتوے میں جسے آپ در بھنگی جی نے اپنی نجس کتاب ''السحاب المدرار'' کے صفحہ ۴۸ ر سے صفحہ ۵۰ ر تک نقل کیا ''کفر براہین'' کی یہ تاویل گڑھی کہ:

> ''شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت یعنی جس قدر علم ان کو بعطاے الٰہی ملا ہے نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم یعنی وسعت علم ذاتی کی کون سی نص قطعی ہے، جس سے یہ ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو علم ۳۲۴ ذاتی بغیر عطاے الٰہی حاصل ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔''

اور ''المہند'' میں علم محیط ارض کو حضور کے لیے ممکن الحصول بتایا اور فتوے میں تصریح کی کہ عبارت ''براہین'' میں علم محیط ارض سے حضور کے لیے علم ذاتی مراد ہے اور اس کو شرک بتایا تو شرک اس کے نزدیک ممکن ٹھہرا اس تاویل کی بنا پر انبیٹھوی کافر مشرک ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال سی و پنجم: ......انبیٹھوی نے اسی بحث میں ''براہین'' کے صفحہ ۵۲ ر پر لکھا:

> ''ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائے کہ زیادہ۔''

97 **در بھنگی جی!** تینوں تاویلوں میں سے کون سی چل سکتی ہے یہاں اگر کاکوروی کی لیجیے تو مطلب یہ ہوا کہ حضرت عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کو معاذ اللہ اضلال تلبیس یعنی گمراہی وفریب دہی اور خرافات کا شیطانی علم ہے یہ بھی کفر ہے۔ ''المہند'' کی لیجیے تو یہ مطلب ہوا کہ حضرت عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کو صرف ایک جزئی حادثہ حقیرہ کا

علم ہے کیا زمین کا علم محیط صرف ایک جزئی حادثہ حقیرہ کا علم ہے اور اگر آپ خود اپنی آگے لائیے تو یہ معنی ہو گئے کہ ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام سے افضل ہونے کے سبب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے ان کے برابر یا ان سے زائد ذاتی علم نہیں ثابت ہوتا ہاں اگر ملک الموت کے برابر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ذاتی علم حاصل ہو تو جائز ہے۔ کیا کسی ایک بات کا علم ذاتی کسی مخلوق کے لیے ممکن ماننے والا کافر نہیں؟ بینوا توجروا

سوال سی وششم:...... انبیٹھوی نے اسی بحث میں ''براہین'' صفحہ ۲۰۱ر پر لکھا:

> ''حضرت عزرائیل کی مثال پر پھولا نہیں سماتا پہلے اس کا جواب ہو چکا کہ حق تعالیٰ نے حضرت عزرائیل کو ایسی قوت وعلم دیا ہے اور ان کے متعلق یہ خدمت کی ہے اگر فخر عالم کو اس سے صدہا گونہ زائد ہو تو کیا عجب ہے مگر کلام فعلیت میں ہے کہ یہ ہوتا ہے یا نہیں۔''

دربھنگی جی! سوجھو، اسی صفحہ ۵۱ر والی کفری عبارت کا مطلب بتاتا ہے کہ ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ عزوجل نے ایسا علم عطا فرما دیا اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو بھی ملک الموت سے صدہا درجہ زائد علم ہو تو کوئی تعجب نہیں مگر واقع میں ایسا علم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو حاصل نہیں۔ کیا اس عبارت میں علم سے علم ذاتی مراد ہو سکتا ہے۔

ہاں دربھنگی جی! ہم آپ کے کہنے سے آپ ہی کی مان لیں تو اس عبارت کا مطلب یہ ہو گیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو ملک الموت سے سیکڑوں درجے زائد علم ذاتی ہو تو کیا تعجب ہے، مگر نص قطعی سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے علم ذاتی ثابت نہیں۔

کیوں دربھنگی جی! ایسا کہنے والا مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال سی و ہفتم:......اسی انبیٹھوی نے ''براہین قاطعہ'' صفحہ ۵۲ / پر لکھا:

> ''ان اولیا کو حق نے کشف دیا کہ اُن کو یہ حضور علم حاصل ہو گیا اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گنا اس سے زائد عطا فرما دے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے۔''

دیکھو در بھنگی جی! یہ عبارت کیسی صاف پکار کر کہہ رہی ہے کہ انبیٹھوی کو یقیناً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کے علم عطائی ہی سے انکار ہے اور اسی علم عطائی کا شیطان اور ملک الموت و اولیا کے لیے اقرار ہے بہر حال انبیٹھوی کا کفر واضح و آشکار ۳۲۶ ہے اور ''براہین'' کی عبارت کفریہ کی جو تاویل کی جائے جو توجیہ گڑھی جائے سب لغو و بے کار ہے۔

بولو در بھنگی جی! کیا اب بھی انبیٹھوی کے کافر مرتد ہونے پر ایمان نہیں لاؤ گے؟

بینوا توجروا

سوال سی و ہشتم:......زمین کا علم محیط غیر خدا کے لیے ماننا شرک ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو انبیٹھوی مشرک گر پر دولتی چلائیے ''براہین'' کو بتی دکھائیے اور اگر ہاں، تو صرف ذاتی علم محیط زمین غیر خدا کے لیے ماننا شرک ہے، یا عطائی علم بھی غیر خدا کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ اگر غیر خدا کے لیے صرف علم محیط ذاتی ماننا شرک ہے، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ اٰلہ وسلم کے لیے ذاتی علم کس نے مانا تھا اور انبیٹھوی کسے کہہ رہا ہے کہ ''جس کا عقیدہ مؤلف کی تحریر کے موافق ہوگا وہ البتہ مشرک ہوگا'' اور 99 اگر عطائی علم محیط بھی خدا کے سوا کسی اور کے لیے ماننا شرک ہے تو انبیٹھوی اپنے فتوے میں جسے آپ نے ''السحاب المدار'' میں نقل کیا خود اقراری ہے کہ وہ شیطان کے لیے عطائی مانتا ہے تو وہ خود اپنے اقرار سے مشرک ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال سی ونہم:...... یک سر بھنگی سے سوال ہو کہ ”زید اللہ عزوجل کو معبود کہتا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہے زید کا استدلال اور یہ عقیدہ کیسا ہے“۔ در بھنگی اس کے جواب میں کہے ”اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ پر معبودیت کا حکم کیا جانا، اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس معبودیت سے مراد کل کا معبود ہونا ہے یا بعض کا معبود ہونا، اگر بعض کا مراد ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا معبود ہونا تو جانوروں، درختوں، دریاؤں اور پتھروں کے لیے بھی حاصل ہے۔ کیوں کہ جانوروں، درختوں دریاؤں اور پتھروں کو بھی کچھ نہ کچھ لوگ پوجتے ہیں، تو چاہیے کہ جانور، درخت، دریا اور پتھر کو بھی معبود کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو معبود کہوں گا تو پھر معبودیت کو من جملہ کمالاتِ الٰہیہ شمار کیوں کیا جاتا ہے، جس امر میں مومن بلکہ انسان بلکہ حیوان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ الوہیت سے کب ہوسکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو خدا و غیر خدا میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے۔ اور اگر تمام اشیا کا معبود مراد ہے اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج تر ہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات کا معبود نہیں دلیل نقلی یہ ہے کہ: ”وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ“ بلکہ ہزاروں وہ ہیں کہ پوجنا درکنار اسے مانتے ہی نہیں۔ اگر کسی کو ایسے الفاظ سے شبہ واقع ہو جیسا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مذکورہ ہے: ”کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَ تَسْبِیْحَہٗ۔ یا مثل اس کے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہاں عموم و استغراق حقیقی مراد نہیں کیوں کہ اس کا استحالہ اوپر دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہو چکا ہے، بلکہ عموم و استغراق منافی مراد ہے یعنی باعتبار معبودیت بعض اشیا کے کہ ان کا معبود ہونا کمالات ضروویہ متعلقہ یا بالوہیہ سے ہے عموم فرمایا گیا پس اس کا مقتضیٰ صرف اس قدر ہے کہ اس کا الوہیت کے لیے جو معبودتین لازم و ضروری ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بتمامہا حاصل ہیں۔ الفاظ کا عموم اضافی میں مستعمل ہونا محاورات جمیع السنہ میں بلانکیر جاری ہے اور خود قرآن مجید میں مذکور۔ بلقیس کی نسبت

فرمایا گیا: ”وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ“ یعنی اس کے پاس تمام چیزیں تھیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کے پاس اس زمانہ کی ریل اور تار برقی اور لمپ اور گیاس اور فوٹو وغیرہا ہرگز نہ تھے وہاں بھی اشیاے ضروریہ لازمہ سلطنت کا عموم مراد ہے، پس ایسا عموم مصبت مدعاے زید ہرگز نہیں۔

اجوبۂ مذکوہ سے واضح ہو گیا کہ زید کا عقیدہ اور قول سراسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے، ہرگز اس کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں زید کو چاہیے کہ توبہ کرے اور اتباع سنت اختیار کرے۔

۳۲۸ تمام ہوئی در بھنگی کی تقریر کفر تخمیر تو آپ ہی فرمایئے کہ در بھنگی کا یہ جواب کفر بے حجاب و تنقیص شان رب الارباب جل جلالہ ہے یا نہیں؟ اور در بھنگی کی اس تقریری سراپا کفر وطغیان اور تھانوی کی عبارت کفریہ ”حفظ الایمان“ میں کیا فرق ہے؟ بینوا توجروا

سوال چہلم:...... آپ در بھنگی نے اپنے رسالہ ”السحاب المدرار“ کے صفحہ ۵۳/۵۴ پر تھانوی کے کفر کو اسلام بنانے کے لیے عبارت ”حفظ الایمان“ کی یہ تاویل گڑھی کہ:

> ”اے بدعتیو! حضور رسول اللہ کو عالم غیب کہتے ہو اس سے کیا مراد ہے اگر بعض غیوب کا عالم مراد ہے جس کو بعض غیب کا علم ہو چاہے وہ ایک ہی غیب کیوں نہ ہو؟ تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب یعنی ایک نہ ایک غیب کا عالم ہونا تو ہر بچے، ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں، چار پایوں کے لیے بھی ثابت ہے سوا گر تم اس کو جائز رکھتے ہو تو پھر یہ لفظ کمال پر دال نہ ہو اور اگر جائز نہیں رکھتے تو
> تخلف حکم کا دلیل اور علت سے لازم آتا ہے اور یہ ناجائز۔ اور اگر یہ مراد ہے جس 101
> کو تمام غیبوں کا علم ہو تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ اسی طرح آپ در بھنگی سے سیکھ کر وہ سر بھنگی کہتا ہے کہا کہ: **اے مسلمانو!** اللہ تعالیٰ کو معبود رکھتے ہو اس سے کیا مراد ہے اگر بعض بندوں کا معبود مراد ہے جس کو بعض لوگ پو

> جتے ہوں چاہے وہ پوجنے والا ایک ہی کیوں نہ ہو تو اس میں اللہ کی کیا تخصیص ہے ایسی معبودیت یعنی ایک نہ ایک بندے کا معبود ہونا تو ہر معبود باطل چاند، سورج اور آگ وغیرہ بلکہ جانورں، دریاؤں، پتھروں کے لیے بھی ثابت ہے سو اگر تم اس کو جائز رکھتے ہو تو پھر یہ لفظ کمال پر دال نہ ہو اور اگر جائز نہیں رکھتے تو تخلف حکم کا دلیل اور علت سے لازم آتا ہے اور یہ نا جائز اور اگر یہ مراد ہے کہ جو ہر شئ کا معبود نہ ہو تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔“

کہیے! سر بھنگی کی یہ تاویل ذلیل بعینہ وہی تاویل ہے یا نہیں؟ جو آپ در بھنگی نے
گڑھی؟ اس سر بھنگی سے یہی کہا جائے گا یا نہیں؟ کہ او بے دین! ہم اہل اسلام اپنے ۳۲۹
رب عز و جل کو نہ اس لیے معبود مانتے ہیں کہ اس کو تمام لوگ پوجتے ہیں نہ اس لیے کہ
اس کو بعض لوگ پوجتے ہیں اگرچہ وہ پوجنے والے ایک ہی کیوں نہ ہو بلکہ ہمارا ایمان
ہے کہ اللہ عز و جل ہی واجب الوجود و خالق کل ہے اسی لیے وہ عبادت کا مستحق اور پوجنے
کے لائق ہے، یوں ہم اس کی معبودیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ او سر بھنگی اگر تو اس اطلاق
کو اس کے اصل مناط حق پر رکھتا ہے تو تجھ کو اس کی دو قسمیں کر کے بارگاہ الہٰی جل جلالہ
میں بدلگامی کرنے کا موقع نہیں مل سکتا اسی لیے تو نے مسلمانوں کے اس عقیدۂ حقہ سے
واقف ہوتے ہوئے اصل مناط معبودیت یعنی وجوب الوجود و خالقیت کل کو چھوڑا اور
معبود کا مفہوم یہ گڑھا کہ جس کو لوگ پوجتے ہوں اور اس کی دو شقیں کر کے پہلی شق پر
ہمارے رب جل جلالہ کی معبودیت حقہ کو جانورروں سے تشبیہ دی اور دوسری شق پر
ہمارے رب تبارک و تعالٰی کی معبودیت کو نقلاً و عقلاً باطل کہہ دیا تو یقیناً او سر بھنگی تو نے
واحد قدوس جل جلالہ کو گالی دی پھر کیا اسی طرح تھانوی سے کہا جائے گا کہ **او بد دین!** 102
حضرت علمائے اہل سنت حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ علٰی الہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالٰی کا
رسول مجتبٰی و حبیب مرتضی و نبی مصطفٰے جانتے ہیں اور اسی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ
علٰی الہ وسلم کو یا غلام خداوندی مطلع علی الغیوب و عالم ما کان و ما یکون مانتے ہیں تو اگر

بالفرض ان میں سے کوئی حضور علیہ الصلاۃ والسلام بتعلیم اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہیں۔

او تھانوی! اگر تو اس اطلاق کو اس کے اصل مناط حق پر رکھتا تو تجھ کو اس کی دو
قسمیں کر کے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم میں بدلگامی کرنے کا موقع نہیں
مل سکتا اسی لیے تو نے اہل سنت کے اس عقیدہ حقہ سے واقف ہوتے ہوئے عالم
الغیب ہونے کے اصل مناط حق یعنی فضل وعطائے یزدانی واصطفاوارتضائے ربانی کو
چھوڑا اور عالم الغیب کا محض یہ مفہوم گڑھا کہ جس کو غیب کی باتیں معلوم ہوں اور اس کی
دو قسمیں کر کے پہلی شق پر ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کی صفت علم
غیب کو بچوں، پاگلوں، جانورں، چار پاؤں کے علم غیب سے تشبیہ دی اور دوسری شق پر ۳۳۰
ہمارے مالک ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کی صفت علم غیب کو نقلاً وعقلاً باطل کہہ
دیا تو یقیناً او تھانوی تو نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کو گالی دی۔ کیا جس
طرح سربھنگی نے اصل مناط معبودیت یعنی وجوب وجود وخالقیت کل کو چھوڑا اور دو
مہمل شقیں جو ہرگز کسی مسلمان کے ذہن میں نہیں اپنے جی سے گڑھ کر ان پر مباحثہ
چھیڑا اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ سربھنگی کو اللہ واحد قہار جل وعلا کی بارگاہ میں گالی بکنا
ہی مقصود تھا اسی طرح تھانوی نے اصل مناط علم غیب یعنی ارتضاواصطفاے الٰہی کو چھوڑا
اور دو باطل شقیں جو ہرگز کسی سنی کے ذہن میں نہیں اپنے جی سے گڑھ کر ان پر مباحثہ
چھیڑا اس سے کیا صاف ثابت نہ ہوگیا کہ تھانوی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ
وسلم کی سرکار میں گالی بکنا ہی مراد ومقصود تھا۔ پھر آپ دربھنگی صاحب کے دھرم میں یہ
سربھنگی کافر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ذرا جی کرا کر کے صاف لفظوں میں قبول دیجیے اور اگر
ہاں تو جب سربھنگی کو اس کی تاویل کفر وارتداد سے نہیں بچا سکی تو تھانوی کو آپ دربھنگی کی 103
تاویل کیوں کر کفر وارتداد سے بچا سکتی ہے۔ سربھنگی ودربھنگی تاویلوں کے درمیان کیا
فرق ہے؟ بینوا توجروا

سوال چہل و یکم:...... ایک سرہنگی سے سوال ہو کہ زید اللہ عزوجل کو قادر کہتا ہے کہ اشیا پر اس کو قدرت ہے۔ زید کا یہ استدلال اور عقیدہ کیسا ہے۔ سرہنگی اس کے جواب میں کہ:

”اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض اشیا پر قدرت ہے یا کل پر اگر بعض اشیا پر قدرت مراد ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا تخصیص ہے ایسا قادر ہونا تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات پر قدرت ہوتی ہے تو چاہیے کہ ہر بچہ ہر پاگل بلکہ سب جانوروں چار پاؤں کو بھی قادر کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو قادر کہوں گا تو پھر قدرت کو من جملہ کمالات الٰہیہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات الوہیت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو خدا و غیر خدا میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام اشیا پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات پر قادر نہیں نقلی یہ ہے کہ:

”اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ“

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے شریک کے وجود کا علم نہیں تو ثابت ہوا کہ اس کو اپنے شریک کے پیدا کرنے پر قدرت بھی نہیں اگر کسی کو ایسے الفاظ سے شبہ واقع ہو جیسا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد ہے: ”اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ“ یا مثل اس کے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہاں عموم و استغراق حقیقی مراد نہیں کیوں کہ اس کا استحالہ اوپر دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہو چکا ہے بلکہ عموم و استغراق اضافی مراد ہے یعنی باعتبار قدرت کے بعض اشیا پر کہ اس پر

قدرت کمالات ضروریہ متعلقہ بہ الوہیت سے ہے عموم فرمایا گیا پس اس کا
مقتضیٰ صرف اس قدر ہے کہ الوہیت کے لیے جن اشیا پر قدرت لازم
وضروری ہے ان پر بتمامہا اللہ تعالیٰ کو قدرت حاصل ہے الفاظ عموم کا عموم
اضافی میں مستعمل ہونا محاورات جمیع السنہ میں بلانکیر جاری ہے اور قرآن مجید
میں مذکور بلقیس کی نسبت فرمایا گیا: "وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ" یعنی اس کے
پاس تمام چیزیں تھیں یہ ظاہر ہے کہ اس کے پاس اس زمانے کی ریل اور تار
برقی اور لمپ اور گیاس اور فوٹو وغیرہا ہرگز نہ تھے وہاں بھی اشیاے ضروریہ
لازمہ سلطنت کا عموم مراد ہے۔ پس ایسا عموم مثبت مدعائے زید ہرگز نہیں۔ ۳۳۲
زید کا عقیدہ اور قول سراسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے۔ ہرگز اس کا قبول
کرنا کسی کو جائز نہیں زید کو چاہیے کہ توبہ کرے اور اتباع سنت اختیار کرے۔"

تمام ہوئی سرہنگی کی تقریر کفر تخمیر تو آپ ہی فرمایئے کہ اس خبیث کا یہ جواب کفر بے حجاب و تنقیص شان رب الارباب ہے یا نہیں اور سرہنگی و تھانوی دونوں کی تقریروں میں وجہ فرق کیا ہے؟ بینوا توجروا

سوال چہل ودوم:...... آپ ہی در بھنگی سے سیکھ کر سرہنگی یوں کہے کہ:

"**اے مسلمانو!** اللہ تعالیٰ کو قادر کہتے ہو اس سے کیا مراد ہے اگر بعض
چیزوں پر قادر مراد ہے جس کو بعض اشیا پر قدرت ہو چاہے وہ چیز ایک ہی کیوں
نہ ہو تو اس میں اللہ کی کیا تخصیص ہے ایسی قدرت یعنی ایک نہ ایک چیز پر قادر
ہونا تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ جانوروں چارپایوں کے لیے بھی ثابت ہے سو اگر تم 105
اس کو جائز رکھتے ہو تو پھر یہ لفظ کمال پر دال نہ ہوا اور اگر جائز نہیں رکھتے تو
تخلف حکم کا دلیل اور علت سے لازم آتا ہے اور یہ ناجائز اور اگر یہ مراد ہے کہ
جس کو تمام اشیا پر قدرت ہو تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔"

کہیے! اس سرہنگی کی تاویل بعینہ آپ در بھنگی کی تاویل ہے یا نہیں؟ پھر اس سرہنگی سے کہا جائے گا یا نہیں کہ او بے دین ہم اہل اسلام اپنے رب عزوجل کو اس لیے قادر مطلق نہیں کہتے کہ وہ تمام اشیا حتی کہ معاذ اللہ اپنی ذات وصفات پر قادر ہے نہ اس لیے کہ اس کو بعض اشیا پر قدرت ہے خواہ وہ ایک ہی چیز ہو بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ وہی حقیقۃً وبالذات قادر مطلق ہے قدرت ذاتیہ اسی کے ساتھ خاص ہے اس کے غیر کو ذرہ کے کروڑویں حصہ پر ذاتی قدرت ناممکن ومحال عقلی ہے اسی لیے ہم اس واجب الوجود جل جلالہ کے قادر مطلق ہونے پر ایمان رکھتے ہیں او سرہنگی اگر تو اس اطلاق کو اس کے اصل مناط پر رکھتا تو تجھ کو اس کی دو قسمیں کر کے بارگاہ الٰہی میں منہ زوری ہی کرنے کا موقع نہیں مل سکتا اسی لیے تو نے مسلمانوں کے اس عقیدے سے واقف ہوتے ہوئے قدرت ذاتیہ کو چھوڑا اور قادر کا مفہوم یہ گڑھا کہ جس کو چیزوں پر قدرت ہو اور اس کی دو شقیں ٹھہرا کر پہلی شق پر ہمارے رب تبارک وتعالیٰ کی قدرت کو بچوں پاگلوں جانوروں کی قدرت سے تشبیہ دی اور دوسری شق پر ہمارے رب جل جلالہ کی قدرت کو عقلاً ونقلاً باطل کہہ دیا تو یقیناً او سرہنگی تو نے اللہ واحد قہار جل جلالہ کو گالی دی پھر کیا اسی طرح تھانوی سے نہ کہا جائے گا کہ **او بے دین!** مسلمانان اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ بارگاہ الٰہی سے اصالۃً وبلا واسطہ غیوب کا یقینی علم حضرات انبیا ومرسلین کو ملتا ہے اور جس کسی کو غیب کا علم ہوگا وہ ظنی ہوگا اور اگر یقینی ہوگا تو یقیناً بواسطہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام حاصل ہوگا تو اہل سنت میں سے اگر بالفرض کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو عالم الغیب کہے گا تو اسی بنا پر تو کہے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے ساتھ اطلاع علی الغیب خاص ہے او تھانوی اگر تو اس اطلاق کو اس کے اصل مناط پر رکھتا تو تجھ کو اس کی دو شقیں کر کے بارگاہ مصطفیٰ میں بدلگامی کرنے کا موقع نہیں مل سکتا اسی لیے تو نے اہل سنت کے اس عقیدے سے واقف ہوتے ہوئے اس اختصاص الٰہی کو چھوڑا اور عالم الغیب کا یہ مفہوم گڑھا کہ جس کو غیب کی باتیں معلوم ہوں اور اس کی دو شقیں کر کے پہلی شق پر

ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کی صفت علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب سے تشبیہ دی اور دوسری شق پر ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کی صفت علم غیب کو عقلاً ونقلاً باطل کہہ دیا تو یقیناً او تھانوی تو نے حضور پُر نور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کو گالی دی کیا اس سے صاف ثابت نہ ہو گیا کہ جس طرح اس سرہنگی کو بارگاہ الوہیت میں گالی بکنا ہی مقصود تھا اسی طرح تھانوی کا مقصود سرکارِ رسالت میں گالی بکنا تھا والعیاذ باللہ تعالیٰ جب سرہنگی کی تاویل اس کو کفر سے نہیں بچا سکتی تو آپ دربھنگی کی تاویل تھانوی کو کیوں کر کفر سے بچا سکتی ہے دونوں تاویلوں کے درمیان کیا فرق ہے؟ بینوا توجروا ۳۳۴

سوال چہل وسوم:...... کیا سرہنگی نے اپنی عبارت ملعونہ میں اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ پر قادر کا اطلاق کیے جانے کی صحت کو دو شقوں میں منحصر نہیں کیا۔ ایک اللہ کے لیے بعض چیزوں پر قدرت کا ثبوت دوسری تمام اشیا پر قدرت کا ثبوت اور جمیع اشیا پر قدرت کے ثبوت کو دلیل عقلی ونقلی کے خلاف اور باطل بتایا تو لامحالہ اس کے نزدیک اللہ عزوجل کی قدرت بعض ہی اشیا پر رہی کیوں کہ اس کا تو وہ بھی قائل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو نہ بعض اشیا پر قدرت ہے نہ کل پر چنانچہ وہ تصریح کرتا ہے کہ ”بلکہ عموم واستغراق اضافی مراد ہے یعنی باعتبار قدرت کے بعض اشیا پر“ اور یہ بھی سرہنگی کو معلوم ہے کہ اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے لیے اشیا کثیرہ غیر متناہیہ یعنی جملہ ممکنات پر قدرت کا اثبات کرتے ہیں تو انھیں اشیا کثیرہ غیر متناہیہ یعنی جمیع ممکنات کی قدرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر قادر کا اطلاق کرتے ہیں نہ کہ صرف ایک دو چیزوں پر قدرت رکھنے کی وجہ سے تو مقام اس بعض کی تعیین کرتا ہے کہ ان ہی اشیاے کثیرہ غیر متناہیہ یعنی تمام ممکنات پر قدرت اس قدرت علی بعض الاشیا سے مراد لی ہے اور اسی کو بچوں پاگلوں جانوروں کی قدرت سے تشبیہ دی ہے تو قطعاً یقیناً وہ سرہنگی کافر مرتد ہوا۔

کیوں ور بھنگی جی! کیا اسی طرح تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر علم غیب کے حکم کیے جانے کی صحت کو دو شقوں میں منحصر کیا یا نہیں۔ ایک حضور کے لیے جمیع غیوب کے علم کا ثبوت دوسری بعض غیوب کے علم کا ثبوت۔ اور جمیع غیوب کے علم کے ثبوت کو تھانوی نے دلیل عقلی و نقلی کے خلاف اور باطل بتایا یا نہیں تو لامحالہ تھانوی کے نزدیک حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا علم بعض ہی غیوب سے متعلق رہا کیوں کہ اس کا تو وہ بھی قائل نہیں کہ حضور کے لیے نہ بعض غیوب کا علم ہے نہ کل کا۔ چنانچہ اسی ''حفظ الایمان'' میں اسی عبارت کفریہ کے چند سطر بعد وہ تصریح کرتا ہے ''بلکہ عموم و استغراق اضافی مراد ہے یعنی باعتبار بعض علوم کے'' اور یہ بھی تھانوی اور اس کے تمام اذناب کو اور اس کے تمام ہم مذہبوں کو قطعاً یقیناً معلوم ہے کہ علمائے اہل سنت اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے علوم غیبیہ کثیرہ یعنی جملہ ما کان و ما یکون کے تفصیلی علم محیط کا اثبات کرتے ہیں تو اگر ان میں سے کوئی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات مقدس پر عالم الغیب کا اطلاق کرے گا تو ان علوم غیبیہ کثیرہ یعنی جملہ کائنات کے علم ہی کی وجہ سے کرے گا نہ کہ صرف ایک دو چیزوں کے جاننے کی وجہ سے۔ تو مقام رد اس بعض کی تعیین کرتا ہے کہ تھانوی نے وہی علوم غیبیہ کثیرہ عظیمہ یعنی تمام کائنات کے علوم اس بعض سے مراد لیے ہیں اور انہیں کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علوم سے تشبیہ دی ہے یہ تو مدارس کے طلبہ بھی جانتے ہیں کہ علم کا اطلاق ایک دو چیزوں کے جانے پر نہیں ہوتا تھانوی اتنا جاہل اور ایسا پاگل نہیں کہ اس کو اتنی بات معلوم نہ ہو کہ علمائے اہل سنت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ الہ وسلم کے لیے علوم کثیرہ عظیمہ یعنی جمیع کائنات کے علم کا اثبات کرتے ہیں۔ تو یقیناً اس نے ایسا بعض علم غیب کہہ کر مطلق بعض کا فرد کثیر ملحوظ رکھا اور اسی کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی تو قطعاً یقیناً تھانوی کافر مرتد ہوا **کہیے ور بھنگی!** اب آپ کی ''السحاب المدرار'' والی تاویل مکر و تلبیس ثابت ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا

سوال چہل و چہارم:……خالد کہتا ہے:

> ’’گنگوہی و تھانوی کی ذات پر مولویت کا حکم کیا جانا، اگر بقول علماے دیو بند صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض علم ہے یا کل علم۔ اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں گنگوہی و تھانوی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو ہر کتے سور، بیل، گدھے کو بھی ہے کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو مولوی کہا جائے پھر اگر علماے دیو بند اس کا التزام کر لیں کہ ہاں ہم سب کو مولوی کہیں گے تو پھر علم کو من جملہ کمالات گنگوہی و تھانوی شمار
> ٣٣٦ کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں انسان کی تخصیص نہ ہو وہ کمالات انسانیت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو تھانوی، گنگوہی اور سور، کتے، بیل میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے اور اگر تمام علوم مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اُس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔‘‘

خالد کی اس عبارت میں گنگوہی و تھانوی کی توہین ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس مضمون کی اشاعت میں کیا تأمل ہے اور اگر ہے تو خالد کی یہ تقریر بعینہ وہی ہے یا نہیں؟ جو تھانوی نے ’’حفظ الایمان‘‘ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کے لیے بکی اگر خالد نے گنگوہی و تھانوی کی توہین کی تو تھانوی بھی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کی توہین کر کے کافر مرتد ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا

دربھنگی جی! ہمیں حق تھا کہ سوالاتِ مناظرہ کو وقت مناظرہ تک ظاہر نہ کرتے
109 تا کہ میدان مناظرہ میں آپ کو اور زائد پریشانی ہوتی مگر ہمیں محض احقاق حق منظور ہے کہ پہلے سے یہ سوالات بتا دیئے تا کہ **سوچ لو! بوجھ لو! سمجھ لو! سمجھا لو!** اور ہو سکے تو ان سوالات پر مناظرہ کر کے اپنے اوپر سے اور اپنے بڑوں پر سے کفروں کے پہاڑ ہٹا لو۔

یہ رسالہ بعونہ تعالیٰ چھپ کر بذریعہ رجسٹری آپ پر نازل ہوگا تاریخ

وصول سے تین مہینے کی آپ کو چھٹی ہے اگر آپ کے اندر کچھ بھی حیا، شرم، غیرت ہے تو اپنی ہی پیش کی ہوئی شرط پر قائم رہ کر ان سوالات پر مناظرہ کے لیے تیار ہو جائیں اور اگر مردوں کے آگے آنے کی آپ کو ہمت نہ ہو تو پردہ ہی کے اندر بیٹھ کر ان سوالات قاہرہ کے نمبر وار جواب لائیے……

والسلام علی من اِتبع الھدیٰ. والعذاب علیٰ من کذب وتولی. وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ ربنا الأعلی. والصلوۃ والسلام علیٰ حبیبہ سید الأنام. وآلہ وصحبہ البراۃ الکرام. وإبنہ وحزبہ وجمیع أھل الاسلام. وعلینا بھم ولھم فیھم ومعھم یا ذالجلال والأکرام، آمین.

سگ آستانۂ نبویہ و بندۂ حضرت قادریہ

وگدائے دربار برکاتیہ، ورضویہ وحشمتیہ فقیر محمد طیب صدیقی

دانا پوری قادری برکاتی نوری غفرلہ

بہ ذنبہ المعنوی والصوری